INTERNATIONAL URDU MONTHLY
KHELAFAT-E-RASHDA
Faisalabad Pakistan

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو آپس میں تفرقہ نہ ڈالو (القرآن)

انجمن سپاہ صحابہ کا ترجمان
ماہنامہ

خلافتِ راشدہ

فیصل آباد پاکستان
جولائی ۱۹۹۰ء

پاکستان میں شیعہ اور مسلم فسادات کرانے کا خوفناک منصوبہ

- سازش ایران میں تیار کی گئی سفارت کاروں کے ذریعے عمل کیا جائیگا
- منصوبہ کا مقصد پاکستان میں شیعہ انقلاب کی راہیں ہموار کرنا ہے
- خوبصورت ایرانی لڑکیوں کو بھی اس مقصد کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے سرپرستِ اعلیٰ
مولانا
ضیاء الرحمن فاروقی
کا
دنیا بھر کے مسلمان علماء دانشور حکمرانوں اور مدیران جرائد کے نام خط

نامور مناظر
مولانا
شبیر علیؒ
نے
شیعہ مذہب چھوڑ کر
اسلام قبول کرلیا

پاکستان ٹیلیویژن پر خمینی کی برسی نظریۂ پاکستان کیساتھ غداری ہے
شیعہ راہنما

مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید اور
ایرانی مسلمان ! ایران سے خفیہ خط

۲۷ مئی
ضیاء الحق شہید سٹیڈیم جھنگ میں
آل پاکستان دفاعِ صحابہؓ
کانفرنس
کانفرنس میں انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے ایک لاکھ سے زائد کارکن شریک ہوئے

فقہ جعفریہ تاریخ کے آئینہ میں
پاکستان میں اس کے نفاذ کا مطالبہ محض شرارت ہے

بلاول ہاؤس
پر
سیاہ جھنڈا اور پنجہ کیوں؟
اہلسنت علماء کے قتل عام کی وحشت ناک سازش

چار خطرناک تربیت یافتہ ایرانی کمانڈوز پنجاب میں داخل ہوگئے سازش کا مقصد لاقانونیت کی فضا پیدا کرنا ہے

میں انجمن سپاہ صحابہ کے مشن کی خاطر جان تک قربان کردوں گا۔
چوہدری
طارق افضال
قائد شہیدؒ کے آخری دیدار کی حسرت تا زندگی رہیگی
کی رہائی کے بعد پہلا انٹرویو
انہیں تین سال قبل قتل کے جھوٹے مقدمہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔

Scanned by CamScanner

رجسٹرڈ نمبر ۷۷۲۰ جی

ماہنامہ خلافتِ راشدہ

شمارہ نمبر ۵ ○ جولائی ۱۹۹۰ء ○ جلد نمبر ۱

بیاد

شہید ناموسِ صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگوی رح
بانی انجمن سپاہِ صحابہؓ پاکستان

نگرانِ اعلیٰ

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

مدیر

انجنیئر طاہر محمود

نائب مدیر

محمود اقبال

منتظم

قاری عبد الغفار سلیم اعوان

مدیرانِ معاون

مولانا ایثار القاسمی ○ ارشد حسن ثاقب

مجلس ادارت

○ مولانا انور کلیم ○ محمد یوسف مجاہد
○ ایم آئی صدیقی ○ قاری سلطان محمود ضیاء
○ اعظم طارق کراچی ○ بشیر الحق پشاور
○ قاضی اسرائیل ○ پروفیسر طاہر ہاشمی
○ سراج الحق نعمانی ○ مولانا غلام محمود
○ ڈاکٹر یٰسین چودھری ○ مولانا ضیاء الحق سرگودھا

بدلِ اشتراک

فی شمارہ	۔/۶ روپے
سالانہ	۔/۶۵ روپے
غیر ممالک کیلئے سالانہ	۔/۳۰۰ روپے
متحدہ عرب امارات	۔/۵ درہم
سعودی عرب	۔/۵ ریال

اعلان

ماہنامہ "خلافتِ راشدہ" ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوکر پاکستان بھر کے تمام شہروں کے علاوہ غیر ممالک میں بھی کثیر تعداد میں پسند کیا جاتا ہے۔ لہٰذا کاروباری حضرات اور اداروں سے درخواست ہے کہ رسالہ میں اشتہار بھیج کر مشکور فرمائیں۔ تمام قسم کے اشتہارات کے نرخ میں ۳۲٪ کمی کر دی گئی ہے۔

اس شمارے میں

۵ — اداریہ — کراچی اور حیدرآباد میں موت کا ننگا رقص

۶ — قائدِ سپاہِ صحابہ کا خط — عالمِ اسلام کے نام

۱۳ — انٹرویو، طارق اقبال چوہدری

۱۵ — قصور میرا ہے یا کہ تیرا

۱۹ — فقہ جعفریہ تاریخ کے آئینہ میں — امان اللہ ملک

۲۳ — اصحابِ رسولِ اکرم اور شیعہ راہنما خمینی — تقریر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

۲۵ — عظمت کے مینار — فضل الرحمٰن

۲۷ — مولانا شیر علی نے شیعہ مذہب چھوڑ دیا

۲۸ — اصحابؓ رسولؐ — حافظ محمد صدیق

۲۹ — شیعہ مسلم فسادات کا خوفناک منصوبہ — رپورٹ محمد اختر

۳۱ — ہمیں ملکی سالمیت عزیز تر ہے لیکن! — فاران فاروقی

۳۲ — علماءِ اہلسنت کے قتل کی سازش — ایم اے خان

۳۳ — امیرِ عزیمت کا پیغام سپاہِ صحابہ کے نام — مولانا اعظم طارق

۳۵ — مولانا حق نواز شہیدؒ اور ایرانی مسلمان — ایران سے خفیہ خط

۳۹ — بلاول ہاؤس یا ماتم کدہ — ابنِ غنی کے قلم سے

۴۲ — آل پاکستان سپاہِ صحابہ کانفرنس

ترسیلِ زر اور خط و کتابت کا پتہ

ایڈیٹر ماہنامہ "خلافتِ راشدہ" اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد (پاکستان) فون ۳۱۱۲۲

انجنیئر طاہر محمود نے ظفر اینڈ فضل پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے طبع کروا کر دفتر ماہنامہ خلافتِ راشدہ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد سے شائع کیا۔

Scanned by CamScanner

علاماتِ اصحابِ رسولؐ

پیغامِ ربانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تم ایک بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئی ہو تاکہ انہیں نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو اور اللہ پر ایمان لاؤ۔
(آلِ عمران ۔ ۱۱۰)

تمام محدثین اور مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس آیت کا صحیح مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کیونکہ انہیں کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے صاف اور صریح الفاظ میں حضرات صحابہؓ کو تمام اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بہتر اور افضل قرار دیا۔

مقاماتِ اصحابِ رسولؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ نبویؐ

جو شخص اقتداء کرنی چاہتا ہے اُسے اصحابِ رسولؐ کی اقتداء کرنی چاہیئے کیونکہ یہ حضرات ساری اُمت سے زیادہ اپنے قلوب کے اعتبار سے پاک علم کے لحاظ سے گہرے، تکلف سے الگ تھلگ عادات کے لحاظ سے معتدل اور حالات کے لحاظ سے سب بہتر ہیں۔ یہ وہ قوم ہیں کہ اللہ جل وعلا شانہٗ نے ان کو اپنے نبیؐ کی صحبت اور دین کی اقامت کیلئے پسند فرمایا۔ لہٰذا تم ان کی قدر پہچانو اور ان کے قدموں کی اتباع کرو کیونکہ یہی لوگ سیدھے راستہ پر رہیں۔

(شرح عقیدۃ سفارینیہ جلد ۲ صفحہ ۳۸۰، اعلام الموقعین جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)

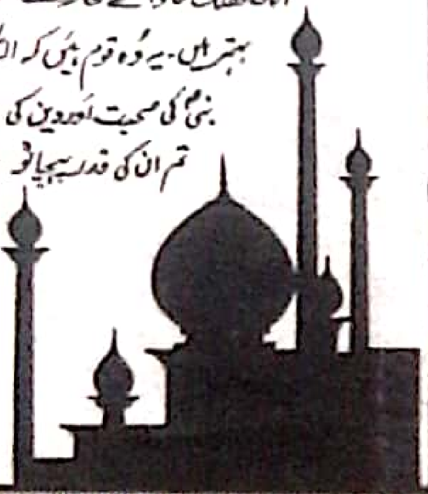

تہذیبِ افکار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عیدالضحیٰ سے پہلے دس دن

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی دن جس میں خدا کی عبادت کی جائے ذی الحج کے عشرے سے زیادہ محبوب نہیں ان میں ہر دن کے روزہ رکھنے کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر (الحدیث)

عیدالضحیٰ !

عید کے دن مسنون اعمال میں غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ خوشبو لگانا۔ اچھے کپڑے پہننا۔ نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے کوئی چیز نہ کھانا۔ شامل ہیں۔ جس شخص نے اس دن قربانی کا جانور ذبح کرنا ہو وہ سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے۔

عیدالضحیٰ کی نماز کا طریقہ :۔

- نماز کی نیت :۔ دو رکعت چھ زائد تکبیروں کے پیچھے امام کے منہ طرف قبلہ کے
- پہلی رکعت :۔ پہلی تین تکبیروں پر ہاتھ کانوں تک اُٹھائیں پھر قرأت باقی طریقہ عام نمازوں کی طرح
- دوسری رکعت :۔ قرأت کے بعد تین تکبیروں میں ہاتھ اُٹھائیں۔ چوتھی تکبیر پر رکوع میں جائیں۔

Scanned by CamScanner

اداریہ

کراچی اور حیدر آباد میں موت کا ننگا رقص

مئی اور جون کا اکثر حصہ کراچی اور حیدر آباد میں مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل عام کی خبریں سننے گزر گیا ہے۔ حیدر آباد میں قرآن سر پر اٹھا کر بازاروں میں آنے والی خواتین پر پولیس کی وحشیانہ فائرنگ، بربریت اور ظلم کی تاریخ کا انوکھا واقعہ ہے۔ بے گناہ عوام کا قتل، بھارتی اور ایرانی غنڈوں کی جارحانہ کارروائی ہے۔ حیدر آباد اور کراچی میں سینکڑوں افراد کے قتل اور ہزاروں مکانوں کے نذر آتش کئے جانے پر ضروری تھا کہ وہاں کی پوری حکومت مستعفی ہو جاتی، لیکن جب صدر پاکستان غلام اسحٰق جیسا بڑا کھلاڑی بھی کراچی کے گیسٹ ہاؤس ہی میں بیٹھ کر بے گناہ مقتولوں پر اظہار تاسف کرتا رہا اور ایک لمحہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ خود حیدر آباد جا کر مجبور آوازوں، اشک بہانے والی آنکھوں، تڑپنے والی لاشوں، سسکیاں بھرنے والی معصوم جانوں کی اشک شوئی کر سکے تو کسی اور حاکم سے بھلائی کی کیا توقع رکھی جا سکتی ہے۔

کراچی اور حیدر آباد میں قتل و غارت اور بربریت کی خبروں پر پوری دنیا چیخ اٹھی ہے۔ غیر ملکوں کے پاکستانی دن رات کی نیندیں حرام کر چکے ہیں۔ اگر یہ واقعات کسی مغربی ملک میں پیش آتے تو ساری حکومت مستعفی ہو جاتی لیکن یہاں ایک کونسلر بھی کرسی چھوڑنے کو تیار نہیں۔

سیکرٹری داخلہ کا تبادلہ

چند روز پیشتر پیپلز پارٹی کی حکومت نے سیکرٹری داخلہ ایس کے محمود کو تبدیل کر دیا ہے۔ وزیر داخلہ چوہدری اعتزاز احسن نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ سیکرٹری داخلہ کو کسی اختلاف کی وجہ سے نہیں بلکہ معمول کی کارروائی کے تحت تبدیل کیا گیا۔ سید خالد محمود چھ سال تک سیکرٹری داخلہ رہے ہیں۔ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے قائد مولانا حق نواز جھنگوی نے کئی بار حکومت کو اپنی تقاریر کے ذریعے متنبہ کیا تھا کہ سیکرٹری داخلہ کی سرگرمیاں ملک کے مفادات کے منافی ہیں۔ اس نے ایرانی سفارت کاروں کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ اس کی ایما پر ایرانی سفارت خانے اور خانۂ فرہنگ ایران کی طرف سے شیعہ تنظیموں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اور امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کو جدید ترین آتشیں اسلحہ اور دولت فراہم کی جا رہی ہے۔ لیکن حکومت نے مولانا حق نواز جھنگوی اور پھر انجمن کے موجودہ قائد مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کے ان انکشافات اور تنبیہ پر کوئی توجہ نہ دی۔ آخر کار مذکورہ سیکرٹری داخلہ کی ایرانی مفادات کے تحفظ کی کارروائیاں اس حد تک بڑھ گئیں کہ اس نے کھلم کھلا عالم اسلام کے پیشوا ممالک کی حکومتوں کے خلاف خفیہ خط لکھنے شروع کر دیئے جن میں ان پر وہابی نامی جیسے گھناؤنے اخلاق باختہ الزامات کا ایسا طومار باندھا کہ پاکستان کی حکومت کو عالم اسلام کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا اور وزیر اعظم پاکستان کا اسلامی ممالک کا دس روزہ دورہ بری طرح ناکام ہو گیا۔

بالآخر حکومت کو مذکورہ سیکرٹری داخلہ ایس محمود کو تبدیل کرنا پڑا۔

اگر سیکرٹری داخلہ کی مذموم کارروائیوں کا قبل ازیں سدباب کر لیا جاتا تو وزیر اعظم پاکستان کا عرب ممالک کا دورہ کبھی ناکام نہ ہوتا۔

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے خلاف نئی چالیں

چند دنوں سے دنیائے کفر نے انجمن سپاہ صحابہؓ کے خلاف رائے عامہ کو ورغلانے کے لئے نئی نئی چالیں شروع کر رکھی ہیں۔ کبھی انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کی طرف سے بریلوی مکتبِ فکر کے خلاف فرضی اشتہار شائع کروا کر تقسیم کر دئے جاتے ہیں۔ کبھی پمفلٹ کی صورت میں بریلوی، دیوبندی اختلافات کو ابھارا جاتا ہے۔ تاکہ مسلم مکاتبِ فکر آپس میں دست و گریباں رہیں اور انجمن سپاہ صحابہ جو کہ امتِ مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ اپنے مقاصد کی تکمیل میں ناکام ہو جائے۔

الحمد للہ پہلا تیر کمان سے نکل کر سپاہ صحابہ کے واضح موقف کی وجہ سے کارگر ثابت نہ ہو سکا تو شیعہ کے ایجنٹوں نے مقامی اور قومی اخبارات کے ذریعے انجمن کے خلاف ...... نئی پروپیگنڈہ مہم شروع کی۔ کبھی من گھڑت خبر چھپتی ہے کہ انجمن سپاہ صحابہ کے دو ہندو اور ایک قادیانی رکن تخریب کاری کرتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے۔

کبھی خبر آتی ہے۔ انجمن سپاہ صحابہ کے دو نوجوانوں کو ڈکیتی کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا؟ کبھی خبر چھپتی ہے سپاہ صحابہ کے نوجوانوں سے بھاری تعداد میں اسلحہ برآمد ہوا۔

ایسی من گھڑت اور جھوٹی خبریں پھیلا کر انجمن سپاہ صحابہ کی کردار کشی کی جا رہی ہے۔ بعض سرکاری اہلکار بھی اس مہم میں شریک ہیں۔ انجمن سپاہ صحابہ کے ترجمان کی طرف سے یہ اعلان اخبارات میں آ چکا ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم انجمن سپاہ صحابہ کا رکن نہیں بن سکتا۔

انجمن ایک نظریاتی تحریک ہے۔ یہ اصحابِ رسولؐ کے دشمنوں کے ساتھ ساتھ معاشی برائیوں کے خلاف بھی نبرد آزما ہے۔

ہر وہ شخص جو عیاشی اور اخلاقی برائیوں کا مرتکب ہو انجمن سپاہ صحابہؓ کا اس سے کوئی تعلق نہ ہے۔

انجنیئر طاہر محمود

Scanned by CamScanner

کاروانِ انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان

الحاج شفیق احمد

آزاد کشمیر

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد بذریعہ ہوائی جہاز ۲ جون کو آزاد کشمیر راولاکوٹ پہنچے۔ ایئرپورٹ پر کشمیری نوجوانوں نے فقید المثال استقبال کیا۔

راولاکوٹ کی عظیم الشان مرکزی جامع مسجد میں بعد ظہر آزاد کشمیر کے ہر شہر سے آئے ہوئے سینکڑوں علماء اور کارکن جمع تھے۔

مرکزی جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد نے انجمن کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد قائدِ انجمن نے آزاد کشمیر میں پہلی مرتبہ انجمن کی تشکیل اور بالخصوص ضلع باغ اور مختلف علاقوں میں شیعہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ آپ نے علماء اور کارکنوں کے سامنے وہ حالات بیان کئے جن کے مطابق لازمی ہے کہ پورے آزاد کشمیر میں انجمن سپاہ صحابہ کی شاخیں قائم کر کے اس عظیم فریضہ کی تکمیل کی جائے۔

علامہ فاروقی کے بیان کے بعد مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور ممتاز عالم مولانا عبدالخالق نے آزاد کشمیر میں شیعہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر انجمن کی خصوصی توجہ اور قائدِ انجمن کے تنظیمی دورے کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں انجمن سپاہ صحابہ آزاد کشمیر تنظیمی باڈی تشکیل دی گئی۔

> سرپرست اعلیٰ: شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف پلندری
> سرپرست: مولانا عبدالخالق راولاکوٹ
> کنوینر: لیاقت حسین عثمانی

علاوہ ازیں کنوینر کے چھ معاون مقرر کئے گئے جو عرصہ چھ ماہ میں آزاد کشمیر کا دورہ کر کے ۱۴ اکتوبر کو انتخابی کنونشن منعقد کریں گے۔ جس میں انجمن کے قائد مرکزی راہنما شریک ہوں گے۔

کراچی روانگی

انجمن کے سرپرستِ اعلیٰ اور جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد ایک خصوصی گاڑی کے ذریعے راولاکوٹ سے راولپنڈی پہنچے یہاں سے رات تین بجے بذریعہ خیبر میل کراچی کے لئے روانہ ہو گئے، کراچی اور ملک کے دگرگوں حالات کی وجہ سے کاروانِ سپاہ کے استقبال اور ہر اسٹیشن پر جلسوں کا پروگرام اگرچہ ملتوی کر دیا گیا تھا تاہم وزیرآباد گوجرانوالہ، ساہیوال، چیچہ وطنی، خانیوال، ملتان، بہاولپور اور رحیم یار خان میں انجمن کے سینکڑوں کارکنوں نے قائدین کا استقبال کیا۔

انجمن کے قائدین ۴ جون کو صبح ۷ بجے کراچی پہنچے تو اسٹیشن پر قاری جمشید اقبال، طارق محمود مدنی، قاری تاج محمد اور دیگر کارکنوں نے خوش آمدید کہا۔

صوبہ سندھ کا کنونشن اور جلسہ عام

۴ جون پروگرام اور اعلانات کے مطابق جامع مسجد معاذ بن جبل گلشن اقبال بعد ظہر صوبہ سندھ کے کارکنوں کا شاندار کنونشن منعقد ہوا۔ کراچی اور حیدرآباد کے انتہائی ناگفتہ حالات کے باوجود سندھ کے تمام علاقوں کے کارکن شریک تھے۔

صوبائی کنونشن میں محمد یوسف مجاہد، قاری رفیق الخلیل، صوبائی صدر مولانا علی شیر حیدری، اور قائدِ انجمن مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے اثر انگیز خطاب فرمایا۔ ۴ جون کو بعد عشاء اسی جگہ عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا۔

جلسہ میں توقع سے زیادہ حاضری ہوئی۔ کراچی کے صوبائی کنونشن میں مولانا علی شیر حیدری، قاری جمشید اقبال، قاری تاج محمد، قاری رفیق الخلیل، طارق محمود مدنی، حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ کی محنت اور جانفشانی سے انجمن کے کام کو آگے بڑھانے اور صوبہ سندھ کے تمام علاقوں تک انجمن کا پیغام پہنچانے میں مدد ملے گی۔

شام چھ بجے جیمبر ہوٹل میں قائدینِ انجمن نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں تمام قومی اخبارات کے نمائندے شریک ہوئے۔

۵ جون کو قائدین نے کراچی کے علماء اور مدارس عربیہ کے احباب سے ملاقاتیں کیں۔

بلوچستان

۶ جون کو کاروان سپاہ صحابہ کوئٹہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ انجمن کے قائد مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور محمد یوسف مجاہد سوا نو بجے کے جہاز سے کراچی سے کوئٹہ روانہ ہوئے۔

کوئٹہ ایئرپورٹ پر سینکڑوں کاروں، ویگنوں، موٹر سائیکلوں پر ہزاروں کارکنوں نے قائدین کا استقبال کیا۔

صوبہ بلوچستان میں ایرانی اثرات اور بعض اہلِ علم طبقوں میں خمینی کی عطا کردہ مراعات کے باعث انجمن سپاہ صحابہ کی مخالفت میں کوئی کسر نہ چھوڑی گئی۔ لیکن بعد ظہر کے صوبائی کنونشن اور رات کے جلسہ نے صوبہ میں انجمن کی ترقی اور فروغ کی راہیں کھول دیں، رات کا جلسہ صادق پارک کے وسیع گراؤنڈ میں تھا، اتنا بڑا جلسہ اس سے پہلے یہاں کسی مذہبی جماعت کا منعقد نہ ہوا تھا۔ مرکزی جنرل محمد یوسف مجاہد نے انجمن کی تاریخ اور سالانہ کارگزاری پر مشتمل تاریخی خطاب فرمایا۔ بعد ازاں قائدِ انجمن مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کے خطاب نے سامعین کے قلوب کو مسحور کر دیا۔ ہزاروں انسانوں نے جلسہ ہی میں پرچیوں کے ذریعے انجمن میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ انجمن کا تمام انتظام قاری منور حسین مرکزی نائب، جہانگیر شاہ اور ندیم انور کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔

قائدِ انجمن نے دوسرے روز کوئٹہ کے تمام علماء اور مدارس میں جا کر ملاقاتیں کیں، دورہ کے بعد محمد عبداللہ بلوچستان میں انجمن کا کام ترقی پذیر ہے۔

ماہنامہ "خلافتِ راشدہ" کے سالانہ خریدار بن کر گھر بیٹھے بٹھائے رسالہ حاصل کریں۔ شکریہ (ادارہ)

Scanned by CamScanner

انجینئر طاہر محمود

پاکستان ٹیلیویژن پر شیعہ راہنما خمینی کی برسی

پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس ضمن میں ہمیں غور کرنا ہے۔ ہمارے اقدامات ہماری اصلاحات ہمارے محکمے، ہمارا قول و فعل اس نعرے کے تابع ہیں جسے بنیاد بنا کر یہ ملک حاصل کیا گیا۔

یہ ایک طویل بحث ہے سردست ہمیں پاکستان ٹیلی ویژن پر گذشتہ دنوں ایرانی راہنما جناب خمینی کی برسی کی تقریبات اور شیعہ لیڈر کو اسلامی رہبر کے طور پر پیش کرنے کا جائزہ لینا ہے۔

ہمیں غور کرنا ہے۔ کہ یہ تقریبات پاکستان میں بھی شام کی طرح شیعہ انقلاب برپا کرنے کی سازش کا حصہ تو نہیں؟ ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب قرار دینا انتہائی دجل، مکر فریب اور دھوکہ دہی کی علامت ہے۔ آج کئی نام نہاد علماء و دانشور عدم واقفیت اور شیعہ کے بنیادی عقیدہ تقیہ سے لاعلمی کی بناء پر اسلامی روح کے منافی اقدامات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایران کی حکومت کو اسلامی حکومت اور انقلاب کو اسلامی انقلاب قرار دے رہے ہیں جو کہ سراسر ناانصافی ہے۔ کسی بھی مصلح، مربی یا قائدِ انقلاب کے نظریات جاننے کے لئے اس کے انقلابی اقدامات کی بجائے اس کی تحریریں اس کی ہدایات اس کے پیغامات یا اس کی کتابیں سب سے زیادہ معتبر ذریعہ تصور کی جاتی ہیں۔ اس مضمون میں ہم جناب خمینی کی کتابوں کی روشنی میں اس نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ کہ اس کے نظریات اسلام کی روح کے حامل ہیں یا اس سے متصادم؟ اس بحث سے قبل یہ چیز سمجھ لینا انتہائی ضروری ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخر الزماں پیغمبر ان کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم۔ ان کے دنیا سے چلے جانے سے دین اسلام میں کسی بھی چیز کی کمی یا زیادتی کا سلسلہ ختم۔ اگر کوئی شخص حضور پاک کے دین اسلام کے بنیادی اصولوں میں کمی یا زیادتی کا دعویٰ کرے یا اس کو جائز سمجھے۔ کسی صحابی امام یا ولی کو حضور پاک کے منصب کے برابر تصور کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جناب خمینی نے اپنی کتاب "الحکومۃ الاسلامیہ" کے صفحہ ۵۲ پر تحریر کیا ہے "(ترجمہ) امام کو وہ مقام محمود اور وہ بلند درجہ اور ایسی تکوینی حکومت حاصل ہوتی ہے۔ کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم و اقتدار کے سامنے سرنگوں اور تابع فرمان ہوتا ہے"۔

قارئینِ کرام! جمہور اُمتِ مسلمہ کے نزدیک یہ شان صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر اسی کی حکومت اور فرمانروائی ہے اور ساری مخلوق اسی کے تکوینی حکم کے سامنے سرنگوں اور تابع فرمان ہے۔

لیکن جناب خمینی اور ان کے اثنا عشریہ کا عقیدہ اور ایمان یہی ہے کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر یہ حکومت و اقتدار ان کے ائمہ کو حاصل ہے۔ اسی صفحہ پر آگے لکھا ہے (ترجمہ) اور ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ) کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ ہمارے آئمہ معصومین (بارہ امام) کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

قارئینِ کرام! آپ اندازہ لگائیں کہ خمینی کے بنیادی عقائد کے مطابق امام کے درجہ تک کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل نہیں پہنچ سکتا کیا یہ تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں۔ ایسے عقائد رکھنے والا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟

اسی سلسلہ کلام میں خمینی نے آگے تحریر کیا۔

(ترجمہ) "اور جو روایات و احادیث (یعنی شیعی روایات) ہمارے سامنے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول اعظم اور آئمہ (بارہ امام) اس عالم کے وجود میں آنے سے پہلے انوار و تجلیات تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے عرش معلی کے گرداگرد کر دیا۔ اور ان کو وہ مرتبہ اور مقام عطا فرمایا جس کو بس اللہ ہی جانتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اسی کتاب کے صفحہ ۹۱ پر اپنا یہ اماموں کے بارے میں تحریر کیا ہے۔

(ترجمہ) ان کے بارے میں سہو یا غفلت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"۔

آگے صفحہ ۱۱۳ پر لکھا ہے۔

"ہمارے آئمہ معصومین (بارہ امام) کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کی مثل ہیں وہ کسی خاص طبقے کے اور خاص دور کے لوگوں کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لئے ہیں اور تا قیامت ان کی تائید اور ان کا اتباع واجب ہے"۔

آپ بتائیں مذکورہ بالا عقائد کی موجودگی میں انبیاء خصوصاً حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ مقدس تعلیمات اور قرآن پاک کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی تربیت یافتہ برگزیدہ جماعت صحابہ کرامؓ جن کے بارے میں قرآن پاک میں خداوند کریم نے اپنی رضامندی کا واضح اعلان کر دیا ہے۔

جناب خمینی کے نظریات ان کے بارے میں آپ ذرا ان کی سطور میں کشف الاسرار کی چند عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ شیخین ابوبکر و عمرؓ دراصل ایمان ہی نہیں لائے تھے صرف حکومت و اقتدار کی طمع و ہوس میں انہوں نے بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے کو چپکا رکھا تھا

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت و اقتدار حاصل کرنے کا ان کا منصوبہ تھا اس کے لئے وہ ابتداء ہی سے سازشیں کرتے رہے اور انہوں نے اپنے ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنالی تھی ان سب کا اصل مقصد اور مطمع نظر رسول اللہ کے بعد حکومت پر قبضہ کر لینا ہی تھا۔ اس کے سوا اسلام سے اور قرآن سے ان کو کوئی سروکار نہیں تھا۔

۳۔ اگر بالفرض قرآن میں صراحت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امامت و خلافت کے لئے

حضرت علیؓ کی نامزدگی کا ذکر بھی کر دیا جاتا تب بھی یہ لوگ قرآنی آیات اور خداوندی فرمان کی وجہ سے اپنے اس مقصد اور منصوبہ سے دستبردار ہونے والے نہیں تھے جس کے لئے انہوں نے اپنے کو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکا رکھا تھا اس مقصد کے لئے جو حیلے اور جو داؤ پیچ ان کو کرنے پڑتے وہ سب کرتے اور فرمانِ خداوندی کی کوئی پرواہ نہ کرتے۔

۴۔ قرآنی احکام اور خداوندی فرمان کے خلاف کرنا ان کے لئے معمول بات تھی۔ انہوں نے بہت سے قرآنی احکام کی مخالفت کی اور خداوندی فرمان کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

۵۔ اگر وہ اپنا مقصد (حکومت و اقتدار حاصل کرنے کے لئے) قرآن سے ان آیات کا نکال دینا ضروری سمجھتے (جن میں امامت کے منصب پر حضرت علیؓ کی نامزدگی کا ذکر کیا گیا ہوتا) تو وہ ان آیتوں ہی کو قرآن سے نکال دیتے یہ ان کے لئے معمولی بات تھی۔

۶۔ اور اگر وہ ان آیات کو قرآن سے نہ نکالتے تب وہ یہ کہہ سکتے تھے اور یہی کرتے کہ ایک حدیث اس مضمون کی گھڑ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو سنا دیتے کہ آخری وقت میں آپ نے فرمایا تھا۔ کہ امام و خلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ شوریٰ سے طے ہو گا۔ اور علی جن کو امامت کے منصب کے لئے نامزد کیا گیا تھا۔ اور قرآن میں بھی اس کا ذکر کر دیا گیا تھا۔ اس کو اس منصب سے معزول کر دیا گیا۔

۷۔ اور یہ بھی ہو سکتا تھا۔ کہ مگر ان آیات کے بارے میں کہہ دیتے کہ یا تو خود خدا سے ان آیتوں کے نازل کرنے میں یا جبرئیل یا رسول خدا سے ان کے پہنچانے میں اشتباہ ہو گیا۔ یعنی غلطی اور چوک ہو گئی۔

۸۔ جناب خمینی نے حدیث قرطاس ہی کا ذکر کرتے ہوئے بڑے دردناک نوعیت کے انداز میں (حضرت عمر کے بارے میں) لکھا ہے کہ رسول اللہ کے آخری وقت میں اس نے آپ کی ایسی گستاخی کی جس سے قلب پاک کو انتہائی صدمہ پہنچا۔ اور آپ دل پر صدمہ کا داغ لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے اس مضمون پر خمینی نے صراحت کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ عمر کا یہ گستاخانہ کلمہ دراصل اس کے باطن اور اندر کے کفر و زندقہ کا ظہور تھا یعنی اس سے ظاہر ہو گیا۔ (معاذ اللہ) وہ باطن میں کافر اور زندیق تھا۔

۹۔ اگر یہ شیخین (اور ان کی پارٹی والے) دیکھتے کہ قرآن کی ان آیات کی وجہ سے (جن میں امامت کے لئے حضرت علی کی نامزدگی کی گئی ہوتی) اسلام سے وابستہ رہتے ہوئے ہم حصولِ اقتدار کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسلام کو ترک کر کے اور اس سے کٹ کر ہی یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ تو یہ ایسا ہی کرتے اور (ابوجہل و ابولہب کا موقف اختیار کر کے) اپنی پارٹی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو جاتے۔

۱۰۔ عثمان و معاویہ اور یزید ایک ہی طرح کے اور ایک درجہ کے "جیاد لچی" (ظالم و مجرم) تھے۔

۱۱۔ عام صحابہ کا حال یہ تھا کہ یا تو وہ ان کی (شیخین کی) خاص پارٹی میں شریک شامل، ان کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہمنوا یا پھر

پاکستان ٹیلی ویژن پر خمینی کی برسی نشر ہونے سے پاکستان کے ۱۰ کروڑ سنیوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں

وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے۔ اور ان کے خلاف ایک حرف زبان سے نکالنے کی جرأت و ہمت نہیں تھی۔

۱۲۔ سنیوں کا معاملہ یہ ہے کہ ابوبکر و عمر قرآن کے صریح احکام کے خلاف جو کچھ کہیں یہ لوگ قرآن کے مقابلہ میں اسی کو قبول کرتے ہیں۔ اور اسی کی پیروی کرتے ہیں۔ عمر نے اسلام میں جو تبدیلیاں کیں اور قرآنی احکام کے خلاف جو احکام جاری کئے سنیوں نے قرآن کے اصل حکم کے مقابلہ میں عمر کی تبدیلیوں کو اور ان کے جاری کئے ہوئے احکام کو قبول کر لیا اور انہیں کی پیروی کر رہے ہیں۔

کتاب، ایرانی انقلاب از مولانا منظور احمد نعمانی،

محترم قارئین اب آپ بتائیں۔ کہ خمینی کے مذکورہ بالا نظریات منظر عام پر آجانے کے بعد اسے رہبرِ انقلاب اسلامی کہنا کتنا بڑا فریب ہے۔ اور اس کی برسی کی تقریبات پاکستانی ٹیلی ویژن پر نشر کرنا اسلام اور نظریۂ پاکستان سے غداری ہے۔

جناب خمینی نے اپنے خلاف اسلام عقائد و نظریات کے علاوہ لاکھوں ایرانی شیعہ کے ذریعے خانہ کعبہ کی عظمت کے تقدس کو پامال کیا۔ اس کے حواریوں نے میں خانہ کعبہ کے سامنے **لبیک۔ یا خمینی۔** اللہ اکبر خمینی رہبر کے نعرے لگائے سینکڑوں حجاج کرام کو چھریوں سے ذبح کیا۔ اس کے بعد گذشتہ سال حج کے موقع پر ۱۰ کویتی شیعہ کے ساتھ مکر ۶ / ایرانیوں نے مکہ مکرمہ میں دھماکے کئے جس سے سینکڑوں حاجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ بعد میں ان سولہ شیعہ کو سعودی حکومت نے پھانسی دی۔

پاکستان ٹیلی ویژن نے خمینی کی برسی کی تقریبات نشر کر کے ۱۰ کروڑ سنیوں کے جذبات مجروح کئے ہیں۔

بقیہ: شریعت کانفرنس

دیگر جماعتوں میں جمعیت اشاعت التوحید والسنہ، تنظیم اہلسنت کی بھرپور نمائندگی تھی۔ انجمن سپاہ صحابہ کی طرف سے راقم نمائندہ کی حیثیت سے شریک تھا۔ ممتاز صحافیوں میں ہفت روزہ تکبیر کے ایڈیٹر جناب صلاح الدین صاحب زندگی سے مجیب الرحمن شامی، سرحد کے سابق گورنر جنرل فضل حق نمایاں ہیں۔

شریعت کانفرنس کا انعقاد اور تمام جماعتوں کی شرکت بھی شریعت بل کی منظوری کی طرح مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کا تاریخ ساز کارنامہ ہے۔

شریعت کانفرنس میں، وکلاء، مشائخ، طلباء کی تنظیمیں بھی شریک تھیں ہم شریعت کانفرنس کی کامیابی مولانا سمیع الحق کو خصوصی طور پر مبارک دیتے ہوئے اپنی مکمل حمایت کا یقین دلاتے ہیں۔

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی حج کیلئے روانہ ہو گئے ماہ جولائی تمام پروگرام

ملتوی

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی جون کے آخر میں سعودی وزارتِ حج و اوقاف کی دعوت پر حج پر سعودی عرب روانہ ہو گئے ہیں۔ اس مقدس سفر کی وجہ سے ماہ جولائی کے تمام پروگرام ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ علامہ فاروقی کی عدم موجودگی میں مولانا ایثار القاسمی انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے قائم مقام سرپرست اعلیٰ ہوں گے۔

Scanned by CamScanner

انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے قائدؒ کے قتل اور کارکنوں پر بے پناہ مظالم پر اسلامی حکومتوں کی خاموشی ایرانی جارحیت میں اضافہ کا باعث بنے گی!

انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کا مکتوب دُنیا بھر کے مسلمان علماء، حکمرانوں، مدیران جرائد کے نام!

۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کو ایران میں خمینی کے انقلاب کے بعد سے لیکر آج تک شیعہ کی ستم کاریوں نے اُمت مسلمہ کا سینہ چھلنی کر دیا ہے۔ اسلامی ممالک میں خانہ جنگی سے لیکر خانہ کعبہ، حرم نبوی میں مظاہروں کی دھما چوکڑی، ایرانی جارحیت کے واضح ثبوت ہیں کویت پر ایرانی آبدوزوں کا حملہ، عراق سے محاذ آرائی اور سال ہا سال تک مسلمانوں کا قتل عام، اسرائیل سے خفیہ گٹھ جوڑ اور عربوں سے مخاصمت نے ایرانی انقلاب کے جرثوموں کے زہر سے اسلامی اُمت کے قلوب میں ٹیس پیدا کر دی ہے، "نجاح دور المجوس" جیسی حیرت انگیز کتاب نے آج سے دس سال پہلے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو جن خطرات سے آگاہ کیا تھا عالم اسلام ایک ایک کر کے تمام خطروں کی زد میں آتا رہا، اور اس طرح آل یہود کی کوکھ سے جنم لینے والا ایرانی فتنہ اسلام کے نام پر دُنیا کے ایک طبقے کو متاثر کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

عالمی مبصرین کی یہ رائے سو فیصد دُرست ثابت ہوئی ہے کہ اگر ایران، عراق کی جنگ میں نہ اُلجھتا اور صدام کی یلغار سے ایرانی حکومت بے پناہ مشکلات سے دوچار نہ ہوتی تو آج ایرانی افواج خانہ کعبہ کی تسخیر اور حرم نبوی پر تسلط کے لئے بڑھ رہی ہوتیں۔ افغان مجاہدین کو ایران کی جارحیت کے خلاف روس کے ساتھ ساتھ ایک اور محاذ پر اُترنا پڑا۔

ایران کی شیعہ انقلاب کو اسلامی انقلاب ثابت کرنے کے لئے اس قدر زور دار پروپیگنڈا کیا گیا کہ محمود مصری سے لیکر مولانا مودودیؒ تک اور شامی علماء سے لیکر سید ابوالحسن ندوی تک سارے عالم اسلام کی طرف سے خمینی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا خمینی نے انقلاب کو اسلامی ثابت کرنے کیلئے ہر سال دُنیا بھر سے علماء کو خیر سگالی کے نام پر ایرانی انقلاب کی تقریبات میں دعوتیں دی جاتی رہیں، نتیجتاً ایک طبقہ، جس کا کھاد اسی کا گاؤ ؟ کے تحت افکار و نظریات سے قطع نظر خمینی کے انقلاب، معاشی اصلاحات، پردہ کی ترویج کی تائید کرنے لگا، ایرانی انقلاب چونکہ خالصتاً شیعہ عقائد کی بنیاد پر برپا ہوا تھا اس کا جمہور اُمت مسلمہ کے عقائد و نظریات سے دُور کا بھی تعلق نہ تھا، اگر اس انقلاب کو صرف شیعہ انقلاب کہا جاتا تو اہل حق اسے ۱۹۱۷ء کے بالشویک انقلاب کی طرح لینن کی انقلابی حکمت عملی کے عین مطابق تائید کرتے لیکن اسلام کے نام پر پھیلنے والے کفر کو آخر کب تک مخفی رہتی۔ بالآخر بادۂ سحر نمودار ہوا ذرائع ابلاغ کی اوٹ میں چھپے ہوئے کفر کو چند ہی سالوں میں پہچان لیا گیا۔

شروع شروع کے "لاشرقیہ ولاغربیہ، اسلامیہ اسلامیہ" کے پُر فریب نعروں نے ہر کسی پر سحر طاری کر رکھا تھا اور خمینی کی اس خوبصورت تحریر نے "جو شیعہ اور سُنی میں تفریق کرتا ہے وہ نہ شیعہ ہے نہ سُنی" دُنیا بھر سے خراج تحسین حاصل کیا، مذہبی سوچ رکھنے والے طبقہ کی آواز داد و تحسین کے ہجوم میں گم ہو گئی، بہت تھوڑے عرصہ کے بعد حقیقت بے پردہ ہونے لگی اتحاد و یکجہتی کے نعروں کا فریب اور وحدت و یگانگت کا طلسم چور ہوا یہ اس وقت ٹوٹ گیا جب ایران کا دستور ترتیب دیا گیا اور اس کی دفعہ نمبر ۵ میں یہ شق سامنے آئی۔

(۱) "ایران کا سرکاری مذہب شیعہ اثنا عشری ہوگا۔"

(۲) "ایران کا صدر، وزیر اعظم، جج، وزیر حتیٰ کہ مجلس بزرگان پارلیمنٹ کے ممبر کا بھی شیعہ اثنا عشری ہونا ضروری ہے۔"

فرقہ واریت کی تردید میں گلے خشک کرنے والے خمینی پرستوں اور باہمی تفریق کو ختم کرنے کے دعویدار ایرانیوں نے دستوری بنیاد ہی باہمی آویزش، محض شیعہ تفریق کے مطابق قائم کی، یہ شرط کہ پارلیمنٹ کے ممبر کا بھی شیعہ ہونا ضروری ہے پاکستان جیسے لادین حکمرانوں کے ملک میں بھی لگائی نہ جا سکی، اسلامی نظریہ پر قائم ہونے والی اس ریاست میں بھی دستوری نقطۂ نظر کے مطابق ملحد نظریات کے حاملین کے باعث ۴۲ سال کی پاکستانی تاریخ میں اہلسنت کے حقوق کو پامال کر کے شیعہ کو برابری کے تمام کلیدی عہدوں میں تعینات کیا گیا، ایران میں ۲۵ فیصد اہلسنت کے لئے مساجد کی تعمیر اور مدارس کے قیام کی قطعی کوئی اجازت نہیں جبکہ پاکستان میں تین فیصد شیعہ کے لئے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں چاہیئے تو یہ تھا کہ ایران میں جو حقوق شیعہ حکومت نے مسلمانوں کو عطا کئے ہیں پاکستان میں شیعہ مسلمانوں سے اسی کی توقع کرتے لیکن یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔

سُنیت اور مسلم شخصی کی بنا پر ہونے والی سوچ یہاں مفقود ہو گئی ہے۔

خمینی کے اسلامی دعوؤں کی قلعی اسوقت کھل گئی جب پہلی مرتبہ ایرانی انقلاب کی اساسی کتاب اور خمینی نظریات کا ترجمان مجموعہ "اسلامی حکومت اور ولایت فقیہ" کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے صفحہ ۵۴ کے مطابق اسلام کا چودہ سو سالہ تصور ہی غلط کر دیا گیا جس کے مطابق

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا کوئی ملک مقرب ۱۲ اماموں کے مرتبہ کو نہیں پا سکتا۔ اس عقیدہ کی رو سے انبیاء کے عظیم مرتبہ اور

Scanned by CamScanner

قرآن کے انکار، عقیدہ رسالت کی جڑ بھی کاٹ دی گئی تھی، اس کے ساتھ اسلام کے اولین شارح اور محمدی شریعت کے تجرباتی دور کے سب سے پہلے نقیب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو کافر، مرتد، منافق، دشمنِ اسلام قرار دیا گیا اس سلسلے میں خمینی کی کتاب کشف الاسرار کے صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶ کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

خمینی کی ان تحریروں کے سامنے آنے کے بعد علماءِ امت پر شرعی فرض عائد ہوا کہ وہ اسلام کے نام پر برپا ہونے والے اس خالص شیعی انقلاب کے مکروہ چہرے سے پردہ اٹھاتے، وہ کفر اور اسلام میں تمیز کرتے اسلامی عقائد سے بغاوت کرنے والے خمینی کے کفریات سے امتِ مسلمہ کو آگاہ کرتے مبادا عقیدہ امامت، تحریفِ قرآن، تکفیرِ صحابہؓ اسلام قرار دیا جائے اور اسلام کے چودہ سو سالہ تصور کا حلیہ بگڑ جائے۔

ایسے وقت میں ایک طرف امتِ مسلمہ کے علماء پر فرض تھا کہ وہ خمینی کے اصل چہرے کو آشکار کر کے اسلامی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتے۔ دوسری طرف دنیا بھر کے ۴۴ اسلامی ملکوں کے سربراہوں، اعلیٰ عدالتوں کے ججوں اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ اور [illegible] ارکان پر لازم تھا کہ وہ اس عظیم جہاد میں علماء کے پہلو بہ پہلو حصہ لیتے، ذرائع ابلاغ کو اس فریضے کے لیے وقف کر دیتے، ایک طرف اگر ایرانی ریڈیو خالص شیعہ نظریات کو اسلام کی اصل تصویر قرار دے رہا تھا۔ تو دوسری طرف دنیا کے تمام مسلمان ملکوں کے سربراہوں پر لازم تھا کہ وہ ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی ذمہ داری سے جہاں عہدہ برآ ہوتے وہاں امریکہ، برطانیہ، روس، کینیڈا، جاپان اور فرانس دنیا کے تمام ملکوں کے سامنے اس حقیقت کو آشکار کرتے اسلام کے جس تصور کا اعلان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل کیا تھا جس کی عملی تصویر خلفاء راشدینؓ نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔

نظامِ شریعت کے جو حقیقی خدوخال قرآن بیان کرتا ہے۔ ایرانی حکومت اس سے کوسوں دور ہے اسلام کے ساتھ ایران اور روس کے پیشوا کا کوئی تعلق نہیں ہے، تاکہ دنیائے کفر نے ایرانی چنگیزیت اور ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ دشمنی کو اسلام سمجھا ہے وہ اس صدی کے اس سب سے بڑے جھوٹ اور فریب سے آشنا ہو جاتے، اور اس طرح امتِ مسلمہ کی وہ سچی تصویر اور اسلام کا وہ حسین نقشہ جو قرآن کی زبان میں نمایاں ہے۔ اس کے بارے میں کسی قسم کی کوئی غلط فہمی باقی نہ رہتی۔

برصغیر پاک و ہند میں خمینی کے نظریات پر سب سے پہلے جس شخص نے ۸۰ سال کی پیرانہ سالی میں جرأت کے ساتھ قلم اٹھایا اور جس کی پہلی کاوش نے ساری دنیا کو جھٹکا دیا، جس کے مضبوط استدلال اور زوردار کاٹ نے شیعیت کو ناک آؤٹ کیا وہ مفکرِ اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی ذات تھی۔ آپ کی کتاب "ایرانی انقلاب اور شیعیت" نے اندھیروں میں بھٹکنے والے لاکھوں انسانوں کو حقیقت اور واقعیت کی روشنی میں کھڑا کر دیا، پاکستان میں خمینی کے نظریات اور کفریہ عقائد کے خلاف سب سے زوردار آواز جس نے اٹھائی وہ امیرِ عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی کی ذات تھی۔ امیرِ عزیمت نے خمینی کی متعصب شیعہ حکومت اور ایرانی ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈہ کا توڑ کرنے کے لیے ۶ ستمبر ۱۹۸۴ء کو انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نام سے مسلم نوجوانوں کی ایک تنظیم کی داغ بیل ڈالی،

راقم السطور نے پاکستان میں خمینی نظریات و افکار کے خلاف جب "خمینی ازم اور اسلام" لکھی، تو ایک طبقہ قہر و غضب کا شکار ہوا اور آج سے پانچ سال قبل پاکستان کے چاروں صوبوں کی حکومتوں نے کتاب پر پابندی لگا دی۔ قابلِ اعتراض کتاب تصنیف کرنا، اور پھر اسے عام لوگوں تک پہنچانے میں انسان کو ایسی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جیسی مشکلات ہمارے مرحوم قائدؒ کو در پیش تھیں۔ امیرِ عزیمت نے پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہزاروں کے اجتماعات منعقد کر کے خمینی کے کفریہ عقائد کو آشکار کیا۔

ایران میں ہونے والے اہلِ سنت پر مظالم سے امت کو آگاہ کیا، خمینی کے شیعہ افکار جس جرأت، ہمت، استقامت اور بہادری کے ساتھ مولانا حق نواز جھنگوی نے پیش کیا۔ وہ انہی کا حصہ تھا اس باب میں شہیدؒ کا کوئی ثانی نہیں، پانچ سال قبل جن باتوں کا تصور محال تھا آج وہ سب کے سامنے آشکار ہو چکی ہیں ہم سوچتے تھے کہ یہ بات کس طرح ممکن ہو گی کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام "اسلام" کے پروپیگنڈے کے مقابلے میں اس کے کفریہ عقائد تسلیم کر کے اسے علیحدہ قوم اور غیر اسلامی انقلاب قرار دیں گے،

لیکن دیکھتے دیکھتے آج پاکستان میں کوئی ایسا مسلمان نظر نہیں آتا جو خمینی اور اس کے حواریوں کے کفریہ عقائد کو جاننے کے باوجود اسے مسلمان کہے،

رائے عامہ کو ہموار کرنا کتنا کٹھن مرحلہ تھا، اس کے لئے کن مصائب اور مشکلات کو عبور کرنا پڑا۔ اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ اس کے لئے امیرِ عزیمت کو پاکستانی حکومت نے سخت اذیتیں پہنچائیں۔ مولانا حق نواز کو ڈیرہ غازی خان، ملتان، فیصل آباد، میانوالی، لاہور کی جیلوں میں ایک طویل عرصہ گزارنا پڑا، آپ پر دو سو سے زائد مقدمات قائم کئے گئے، ہر ضلع میں داخلے بند کئے گئے۔

ایرانی حکومت کے خوف سے مولانا حق نواز کی جدوجہد کے خلاف زہر اگلا گیا۔ آپ کی جدوجہد جو خالص اسلامی جذبہ اور دینی اقدار کے فروغ کی آئینہ دار تھی جس کا مقصد طاقت اور پیسے کی بنیاد پر پھیلنے والے کفر اور فریب سے امت کو آگاہ کرنا تھا، فرقہ واریت، تشدد، فساد، تخریب کاری قرار دیا گیا، شیعہ اور خمینی کے حواریوں سے قریبی تعلقات کی بناء پر ایک مذہبی گروہ اور بعض پاکستانی سیاستدان بھی آڑے آئے۔ جس طرح ہر دور کے حق آگاہ انسانوں کو اپنوں، غیروں کے طعن کا نشانہ بننا پڑا مولانا حق نواز بھی ایسے حالات سے دوچار ہوئے۔

سانحہ مکہ پر مولانا حق نواز کا ردِ عمل :-

ایرانی انقلاب کی غیر اسلامی سرگرمیاں روز بروز نمایاں ہوتی گئیں بالآخر وہ دن بھی آن پہنچا جب خمینی کے ایک لاکھ حواریوں نے خانہ کعبہ پر حملہ بول دیا دُنیا بھر کے مسلمانوں نے یہ تماشہ دیکھا۔ حرم کعبہ کے تقدس کو پامال کیا اسکے ساتھ حرم نبوی میں بھی ہلڑ بازی کی گئی۔

سانحہ مکہ کے رُونما ہوتے ہی دُنیا بھر میں خمینی کے خلاف ردِ عمل پیدا ہونا شروع ہوا۔ اس سلسلہ پر پاکستان میں سب سے پہلا اجتماع انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان نے سانحہ مکہ سے ٹھیک آٹھ گھنٹے بعد مولانا حق نواز شہیدؒ کے حکم پر کراچی میں ہزاروں انسانوں نے مولانا اعظم طارق کی قیادت میں مظاہرہ کیا، پاکستانی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ حرمین کے تقدس کے لئے کسی ملک کی جارحیت کے خلاف لوگ سڑکوں پر آئے ہوں اس مظاہرہ کے ساتھ ہی انجمن سپاہ صحابہ کے لاکھوں کارکن کراچی سے پشاور تک ہر شہر میں ایرانی جارحیت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے رفتہ رفتہ دوسرے علماء اور دیگر تنظیمیں بھی اس احتجاج میں شامل ہو گئیں،

ایران، عراق جنگ میں مولانا حق نواز شہیدؒ کئی موقعوں پر ایرانی افواج کے تشدد اور ظلم کو آشکارا کرتے۔ وہ ایران میں ہونے والے اہلسنت پر مظالم کے خلاف آواز بلند کرتے۔

جب کویت پر ایرانی آمروں نے حملہ کیا تو امیر عزیمت نے لاہور کے ایک جلسہ میں فرمایا۔

"ایران کی فوجیں خفیہ طور پر اسرائیل اور امریکہ سے اسلحہ حاصل کر کے عربوں کو کچلنا چاہتی ہیں، انجمن سپاہ صحابہؓ دنیا بھر میں عرب ملکوں کی جدوجہد کی حمایت کرتے ہوئے ایرانی جارحیت کی مذمت کرتی ہے، سانحہ مکہ کے بعد سعودی حکومت ذمہ داری قبول کرے تو سپاہ صحابہؓ حج کے موقعہ پر ایرانی جارحیت سے نمٹنے کے لئے تیار رہے گی"

پاکستانی حکومت میں شیعہ افسران اور ایران کے بہی خواہ مولانا حق نواز کو اپنے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے، پاکستان کا ایرانی سفارت خانہ انقلاب ایران کی سالگرہ کی تقریبات میں تمام مسلم مکاتب فکر کے علماء کو بھاری وظیفہ دے کر ہر سال ایران کے دورے پر لے جاتا اور انہیں ایران کی حمایت پر مجبور کرتا ہے، ایران کے دورے پر لیجائے جانے والے علماء کے خلاف مولانا حق نواز نے پہلی آواز اُٹھائی۔ رفتہ رفتہ ایران کا یہ ہتھکنڈہ بھی ناکام ہوگیا، اب گذشتہ سال جو علماء ایران گئے ایک طرف تو انہیں انجمن سپاہ صحابہؓ کے عتاب کا نشانہ بننا پڑا۔ دوسری طرف علماء کے اس قافلے میں چند علماء ایسے تھے جنہوں نے یہاں آکر ایرانی انقلاب کے غیر اسلامی ہتھکنڈوں پر مضامین لکھے، ایرانی انقلاب کو خالص شیعہ اور اسلام دشمن انقلاب قرار دیا۔ پاکستان کے تمام ذرائع ابلاغ، ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات میں خمینی کے ایجنٹ اور شیعہ نظریات کے حامل افراد کی شروع سے کوشش رہی ہے کہ وہ مولانا حق نواز کی جدوجہد کو سبوتاژ کریں ان کی تقاریر، نصب العین، اغراض و مقاصد کسی طرح بھی کسی میڈیا سے شائع نہ ہوسکیں، فرقہ واریت اور باہمی نفرت کے نام نہاد عنوانات کی بھینٹ چڑھا کر مولانا حق نواز کو گھر سے انتقام اور قلبی غیظ و غضب کا نشانہ بنایا گیا۔

حکومت کے کارندوں نے شیعہ کی ملی بھگت سے مولانا حق نواز پر تقاریر کے مقدمات کے علاوہ قتل، اغوا، ڈکیتی کے جھوٹے مقدمات قائم کئے، مولانا حق نواز کو طویل عرصہ تک انہی مقدمات کی بنیاد پر میانوالی جیل میں رکھا گیا غیر جانبدار تفتیش کی چار ٹیموں نے مولانا حق نواز کو قتل کے تمام مقدمات میں بے گناہ قرار دیا، لیکن انجمن سپاہ صحابہؓ کی تنظیم کے مرکزی رہنما پونے تین سال سے مسلسل جھوٹے مقدمات کی پاداشت میں پابند سلاسل ہیں۔

۱۹۹۰ء کے عام انتخابات میں مولانا حق نواز نے حصہ لینے کا اعلان کیا تو شیعہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں میں کھلبلی مچ گئی،

جھنگ کی سرزمین نصف صدی سے شیعہ جاگیرداروں کے مظالم کی آماجگاہ ہے۔ دس فیصد شیعہ جاگیرداروں نے ۹۰ فیصد سُنی اکثریت کو غربت، افلاس کی وجہ سے غلام بنا رکھا تھا، ہر الیکشن میں شیعہ آسانی کے ساتھ انتخاب جیت جاتے اس سلسلے میں کرنل عابد کی بیٹی عابدہ حسین، فیصل صالح حیات، ذوالفقار بخاری جیسے شیعہ جاگیردار مولانا حق نواز کی جدوجہد سے تنگ آگئے، انہوں نے مولانا حق نواز کو راستے سے ہٹانے کیلئے ہر حربہ استعمال کیا، انتخابات میں مولانا حق نواز کے جلسوں کی گہما گہمی اور پہلی مرتبہ ایک غریب اور درویش عالم دین کا شیعہ جاگیرداروں کے مقابلے میں آنا اور پھر نہایت جرأت کے ساتھ شیعہ مظالم کی تردید اور خمینی کے کفریات کا کھلے عام اظہار، دشمن کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھا، مولانا حق نواز نے ۱۹۸۸ء کے انتخابات میں پورے ملک کے عوام کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا،

راقم السطور برطانیہ کے دو ماہ کے دورے کے بعد واپس پہنچا تو انتخابات کو صرف ۱۵ روز باقی رہ گئے یہ تمام دن مرحوم قائد کی انتخابی مہم میں صرف کئے۔ اس اثنا میں اندازہ ہوتا تھا کہ کس طرح لاکھوں انسان روزانہ مولانا حق نواز کے جلسوں میں شریک ہو کر ان کی حمایت کا اعلان کرتے اور شیعہ اور ایرانی جارحیت سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

بالآخر پہلی مرتبہ حصہ لینے اور بعض بلکہ بیشتر دشمن کی طرف سے غلط افواہیں پھیلانے کے باعث ۱۲ نومبر ۱۹۸۸ء سے ۳ ہزار ووٹوں سے مولانا حق نواز شکست تو کھا گئے۔ لیکن ۴۰ ہزار ووٹ حاصل کر کے ایک جاگیردار کے تسلط کو توڑنا کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔

مولانا حق نواز کی اس واضح مقبولیت کے بعد ایرانی سفارت خانہ کی طرف سے شیعہ کو پاکستان میں اسلحہ اور روپیہ کی فراہمی عام ہو گئی۔

اس سلسلے میں ہمارے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہیں، ایران کی طرف سے پاکستان میں قائم ہونے والے خانہ فرہنگ ایران کے تمام دفاتر پاکستان میں کھلم کھلا شیعہ کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

صحابہ کرام کے خلاف اور تحریف قرآن پر مشتمل مفت لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے۔ ہر سال کروڑوں

Scanned by CamScanner

روپیہ پاکستانی شیعہ کو ایران کی طرف سے باقاعدگی کے ساتھ ملنے لگا، .... مولانا حق نواز کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور سپاہ صحابہ کی یلغار کو روکنے کے لئے پاکستان کے ایک اخبار میں تین تین لاکھ روپے دے کر ایرانی انقلاب کی حمایت میں مضامین شائع کئے گئے۔

دوسری طرف تمام اخبارات کو حکومت کے بعض شیعہ کارکنوں کی طرف سے ایسے نوٹس دیئے گئے جس پر واضح طور پر مولانا حق نواز کی خبریں اور سپاہ صحابہ کی کارگزاری کو فرقہ وارانہ قرار دے کر شائع کرنے سے منع کر دیا گیا۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر سپاہ صحابہ کو وقت نہیں ملتا جبکہ ہماری تمام کارگزاری کہ جو ایران لیڈر خمینی کے کفریہ عقائد اور عرب ممالک کے خلاف اس کی دیرینہ دشمنی کے خلاف ردِ عمل کے طور پر ظاہر ہوئی تھی حکومتی مہم اور ایران پروپیگنڈہ کی تہہ میں دبانے کی کوشش کی گئی۔

پاکستان میں صحابہ کرام کی ناموس اور شیعہ سرگرمیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے کئی تنظیمیں قائم ہیں، علماء کا ایک طبقہ نہایت اخلاص کے ساتھ عرصہ دراز سے شیعہ جرائم کو روکنے کے لئے برسرِ عمل ہے۔

لیکن مولانا حق نواز شہید اور ان کی قائم کردہ انجمن سپاہ صحابہ پاکستان نے صرف پانچ سال میں لاکھوں نوجوانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

پاکستانی مسلمانوں کی بڑی تعداد نے ایرانی جارحیت اور شیعہ کے کفریہ عقائد کی یلغار کو روکنے کے لئے مولانا حق نواز کی جدوجہد میں شریک ہونے کا اعلان کیا۔ ابتداء میں پورے ملک میں ایک لاکھ کا ہدف بھی پورا نہ ہوتا تھا لیکن مولانا حق نواز شہید کی زندگی کے آخری دنوں میں یہ تعداد دس لاکھ سے متجاوز ہو چکی ہے۔

سپاہ صحابہ میں اکثریت نوجوانوں کی ہے جس میں کالجوں، اسکولوں، یونیورسٹیوں اور تاجروں کی بڑی تعداد شامل ہو چکی ہے۔

۲۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء صبح چار بجے جھنگ کے قریب مولانا حق نواز پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس کے خلاف ملک گیر احتجاج ہوا۔ مولانا حق نواز شہید نے اسی دن جھنگ میں ایک احتجاجی جلسہ میں کہا "میرے قتل کی سازش پاکستان اور ایران کے شیعوں نے مل کر تیار کی ہے۔

"میرے قتل کی سازش میں عابد حسین، فیصل صالح حیات (وفاقی وزیر)، سردار ظفر عباس، غلام عباس نجفی اور ساجد نقوی شریک ہوں گے۔ مجھے جب بھی قتل کیا گیا یہی لوگ میرے قتل کے اصل مجرم ہوں گے۔ میرا یہ بیان نوٹ ہے۔"

۱۵ فروری ۱۹۹۰ء کو دبئی سے ایک فون پر آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے قتل کے لئے ۲۵ فروری سے پہلے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ مولانا حق نواز نے ۱۱ فروری کے جلسہ میں اس انکشاف کا ذکر کیا۔ آپ کی تقریر کو پاکستان کی تمام خفیہ ایجنسیوں نے نوٹ کیا لیکن اتنے بڑے انکشاف اور سنّی نوجوانوں کے قائد کی جان بچانے کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی اقدام نہ کیا گیا۔

پاکستان میں جہاں فلمی اداکاروں کے گھروں پر بھی پولیس حفاظتی گارد متعین کرتی ہے۔ ایک عالم دین اور مجاہد باقی مسلم لیڈر کی حفاظت کے لئے کسی قسم کا حفاظتی دستہ متعین نہ کیا گیا۔

وفاق اور صوبہ میں شیعہ حکومتوں کی باہمی قربت کے باعث مولانا حق نواز نے اس سازش کے انکشاف کی اطلاع باقاعدہ تحریری طور پر صدر پاکستان غلام اسحٰق خان کو جو خط صدر پاکستان کو لکھا گیا۔ اس کا متن یہ تھا۔ یہ خط ۱۹ فروری ۱۹۹۰ء کو لکھا گیا۔

بالآخر ایرانی سفارتخانہ اور شیعہ کی طرف سے تیار ہونے والی گہری سازش کے نتیجے میں ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو بعد مغرب مولانا حق نواز کو نہایت گستاخانہ انداز میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔

آپ کے جنازے میں شرکت سے لوگوں کو روکنے کے لئے شہر میں کرفیو لگا دیا گیا۔ اس کے باوجود مولانا حق نواز کا جنازہ جنرل ضیاء الحق کے بعد سب سے بڑا جنازہ تھا۔ لاکھوں انسان کئی روز سے مولانا کی قبر پر آ چکے ہیں، دنیا بھر سے ایسی تعزیت کی تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے۔ دنیا کے جس عالم کی وفات پر حرمین میں سب سے زیادہ غم ہوئے اور دعائیں کی گئیں وہ مولانا حق نواز شہید کی ذات تھی۔

٭

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مولانا حق نواز کے قتل کے چار ملزم گرفتار کر لئے گئے لیکن جن لوگوں کی سازش کو مرحوم اپنی زندگی میں نشاندہی کر چکے تھے۔ مولانا کے قتل کی سازش کے اصل محرکات سے پردہ اٹھانے میں پاکستانی حکومت براہِ راست جانبداری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ ایرانی سفارت خانہ سمیت نامزد تمام مخالفین سے پوچھ گچھ کر کے قتل کی اصل سازش کو بے نقاب کیا جائے۔ اس اثناء میں ایرانی سفارتخانہ کی طرف سے جھنگ کے شیعہ کو اس قدر اسلحہ فراہم کیا گیا کہ تمام امام باڑے اسلحہ کا اڈہ بن چکے ہیں اقلیت ہونے کے باوجود ایران اور پاکستان کی حکومت کی سرپرستی کی وجہ مسلمانوں پر ظلم و ستم کا بازار گرم کیا گیا ہے۔

۱۸ مارچ کو لال مسجد اور ۱۲ رکوپنڈی محلہ کی مسجد کو شیعہ نے آگ لگائی۔ ۲۳ مارچ کو شیعہ نے انجمن سپاہ صحابہ کے ایک جلسہ میں بم مار کر تین سو کارکنوں کو شہید اور ۳۵ افراد کو شدید زخمی کر دیا۔ اسی جلسہ میں انجمن کے ایک قائد مولانا ایثار القاسمی اور قائد اہلحدیث مولانا عبدالعلیم یزدانی خطاب کرنے والے تھے۔ تمام زخمی ہسپتالوں میں جاں بلب ہیں، ان کے نچلے حصے مفلوج ہو چکے ہیں۔

زعماء ملت ....! ...... مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد سے ضلع مظفر گڑھ جھنگ تک ہمارے آٹھ کارکن شہید اور تین سو سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔

پاکستان میں چونکہ شیعہ عورت کی حکومت ہے کہ ایران کے سفارتخانہ کو اہلسنّت کے معاملات میں مداخلت، اسلحہ کی فراہمی، روپیہ کی تقسیم، ناقابلِ اعتراض لٹریچر اور صحابہ کرام اور اکابرین اسلام کے خلاف زہر آلود لٹریچر کی ترسیل سے روکنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ پاکستانی حکومت کے کئی اعلیٰ افسر ایران اور پاکستان کے شیعہ کی سرپرستی کر کے اہلسنّت کے نوجوانوں کی اس تنظیم کو اس کے قائد کے بعد ملیامیٹ نابود کرنا چاہتی ہے جس کے لئے اعلیٰ سطح پر کئی منصوبے تیار کئے جا چکے ہیں۔

پاکستانی اخبارات ہماری قوت کو جانتے ہوئے بھی ہماری صحیح خبریں شائع نہیں کر رہے، بعض اخبارات ایرانی ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حکومت کے اعلیٰ افسران، ذرائع ابلاغ ہمارے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کر رہے ہیں، آئندہ کی ناخوشگوار تشدد آمیز کارروائیوں سپاہ صحابہ بری

(جاری ہے)

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے نامور مجاہد واقعہ لیہ کے جرنیل نوجوانوں کے راہنما

چوہدری طارق افضال

کا ———— قید و بند میں تین سال گزارنے کے بعد پہلا انٹرویو

چوہدری طارق افضال کے والد پولیس کی ملازمت کے بعد ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے جواں ہمت صاحبزادے پر آنے والی افتاد اور بے پناہ تشدد پر بھی صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑا۔ طارق افضال چوہدری اعلیٰ درجہ کے شاعر اور اچھے مقرر ہیں سانحہ لیہ کے موقع پر طارق افضال کو ۷۵ روز جسمانی ریمانڈ اور سخت تشدد کا نشانہ بننا پڑا۔ لیہ پولیس نے ظلم و بربریت کا ہر حربہ موصوف کو اذیت دینے کیلئے استعمال کیا ایک اعلیٰ پولیس افسر کی طرف سے انہیں مولانا حق نواز کے خلاف گواہی دینے کے لئے بھاری رقوم اور رہائی کی پیشکش کی گئی۔ لیکن چوہدری طارق افضال دشمنان اصحابؓ رسولؐ کا ہر حربہ ناکام کر کے اپنی جان پر تمام مصائب جھیل گئے۔ لیکن امیر عزیمت پر آنچ نہ آنے دی۔ طارق افضال کی رہائی کے بعد اپنے گاؤں موضع رشید پور پہنچے ۱۵ جون کو جھنگ آئے تو مرکزی دفتر میں ان سے درج ذیل انٹرویو کیا گیا۔ (انجینئر طاہر محمود)

● آپ کی عمر تعلیم وطن؟

میری عمر ۲۷ سال آبائی وطن جھنگ اور تعلیم ضرورت کے مطابق ہے۔

● انجمن سپاہ صحابہ سے کب اور کیوں منسلک ہوئے؟

یہ غالباً ۱۹۸۵ء کی بات ہے۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے بارے میں یہ تاثر عام تھا کہ یہ شخص بہت سخت، اس کا لہجہ عام روایتی مولویوں سے ہٹ کر متشددانہ لیکن جرأت اور بہادری میں بے مثال ہے۔ مولانا حق نواز سے ملاقات، پہلی ہی ملاقات میں ان کے پروگرام اور مشن سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ آخر انجمن سپاہ صحابہ میں شامل ہو گیا۔ کیونکہ اصحابؓ رسولؐ کی عظمت کے تقدس کی حفاظت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

● مولانا حق نواز شہیدؒ کے ساتھ کتنا عرصہ گزارا؟

مولانا شہیدؒ سے ملاقات کے بعد سپاہ صحابہؓ کے مشن کے ساتھ میرے دل میں جنون کی حد تک لگاؤ پیدا ہو گیا تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ اس مشن کی تکمیل کے لئے اپنی جان تک قربان کر دوں گا۔ پھر تقریباً تین سال تک دن رات مولانا شہیدؒ کے ساتھ رہا۔ بڑے بڑے جلسوں میں ساتھ گیا۔ رکاوٹوں، پابندیوں اور مصائب کے باوجود قائد محترم کے پائے استقلال میں ذرا سی بھی جنبش، کبھی کمزوری محسوس نہ کی۔ میں پانچ سال سے اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہوں۔ اس جماعت اور مشن کی حقانیت کے بے شمار واقعات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ تین سال تک مسلسل جیل کاٹنے کے باوجود میری جدوجہد، میرا مشن اور عزائم وہی ہیں جو پہلے تھے۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ بہت اعلیٰ درجہ کے شفیق اور محترم بزرگ تھے ان کی یادیں فراموش نہیں کر سکتا

● کتنا عرصہ جیل میں گزارا کیا محسوس کیا؟

میں ۳۰۲ کے مقدمہ میں تقریباً تین سال کا عرصہ جیل میں گزار چکا ہوں۔ وہاں پر سینکڑوں جرائم پیشہ افراد سے ملنے کا موقع ملا سبھی لوگوں کو حسرت و افسوس اور مایوسی کا شکار پایا۔ لیکن الحمد للہ میں ایک مشن اور نظریہ کی خاطر جیل گیا تھا۔ یہ بات میرے لئے باعثِ فخر تھی کہ مجھے انجمن سپاہ صحابہ کے ساتھ وابستگی کی بناء پر جیل کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑی ہیں۔ میں اسے اپنے مقدس مشن کا حصہ تصور کرتا ہوں۔ جس طرح جیل کی زندگی اور باہر کی زندگی میں فرق ہے۔ اسی طرح جرائم کی نوعیت میں واضح فرق موجود ہے۔ جو لوگ خاص مشن اور مقدس مذہب کے تحت قید و بند قبول کرتے ہیں وہی فرق کو محسوس کر سکتے ہیں۔

> شہیدِ حق سے پیار کا بتاؤں کیا اصول ہے
> کہو کہ حق کی راہ میں موت بھی قبول ہے
> اگر تمہاری زندگی میں طعن ہو صحابؓ پر
> بجانے والا کہہ گیا ہے زندگی فضول ہے

● آپ پر اب تک کل مقدمات کی تعداد کیا ہے؟

کافی تعداد میں ہیں۔ جب سے رہا ہوا ہوں ہر طرف سے استقبالیہ کے پروگراموں کی وجہ سے ابھی میزان کرنے کا موقع نہیں ملا۔

● سپاہ صحابہ کی تنظیم کے سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان جرأت، صداقت، شرافت اور باکردار نوجوانوں کی جماعت ہے۔ اس جماعت کا مشن اور نصب العین عام روایتی جماعتوں کے منشور سے ہٹ کر اصحابِ رسولؐ کی عزت و ناموس کی عظمت کا تحفظ اور دشمن اصحابِ رسولؐ کے ناپاک اور مکروہ عزائم کو خاک میں ملانا ہے۔ اس مشن کی تکمیل کیلئے زبانی جمع خرچ کی بجائے منظم عملی جدوجہد کی ضرورت ہے، موجودہ دور میں جبکہ دشمن کے پاس جدید ترین اسلحہ کے ساتھ مال و دولت کی بھی کمی نہیں ہے۔ اس جماعت کی منظم جدوجہد کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں کارکنان کا آپس میں میل جول اور رابطہ انتہائی ضروری ہے۔ سپاہ صحابہ کے نوجوان اپنے آپ کو ایک خاندان یا قبیلہ کی حیثیت سے متعارف کروائیں۔ اپنے فیصلے سوچ سمجھ کر کریں۔ اور فیصلوں پر سختی کے ساتھ عمل کیا جائے۔ شہروں میں وارڈوں کی سطح پر یونٹ قائم کرنے کے علاوہ چوک میں بھی یونٹ قائم کرنے پر توجہ دیا جائے۔ نیک سیرت اور باکردار اور اہل نوجوانوں کو قیادت کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں۔ تمام یونٹ کے ذمہ دار حضرات آپس میں رابطے کے ساتھ ساتھ تحصیل اور ضلعی سطح پر بھی رابطہ قائم کریں۔ مرکز کی طرف سے ہدایات پر سختی کے ساتھ عمل کیا جائے۔ انجمن کے لٹریچر

Scanned by CamScanner

۱۷ جون کی آل پارٹیز شریعت کانفرنس

پیپلز پارٹی کے علاوہ ملک کی تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے

ابو ریحان فاروقی

۱۳ مئی ۱۹۹۰ء کو جب سے پاکستان کے سب سے بڑے جمہوری ادارے سینیٹ نے متفقہ طور پر شریعت بل پاس کیا ہے۔ پیپلز پارٹی اور شیعہ لابی سمیت کمیونسٹ اور سیکولر طبقہ میں مردنی چھا گئی ہے۔ سینیٹ کے فیصلے کے اگلے ہی روز بعد بی بی سی نے نمایاں طور پر یہ خبر نشر کی۔ "اگر یہ شریعت بل قومی اسمبلی سے بھی اسی طرح منظور ہو گیا تو بے نظیر کی حکومت خطرے میں پڑ جائے گی۔"

بی بی سی کی اس گائیڈ لائن کے ساتھ ہی وفاقی وزراء نے شریعت بل کے ناقابل عمل ہونے اور قومی اسمبلی میں اس کی منظوری کے خلاف مؤثر اقدامات کرنے کا اعلان کر دیا، پاکستان کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں میں پیپلز پارٹی کے بعد سب سے زیادہ دکھ اور کرب کا اظہار جس طرف سے کیا گیا وہ شیعہ کے دونوں دھڑے ہیں ایک دھڑے کے لیڈر آغا حامد علی موسوی نے ایک دن پہلے اسے مسترد کیا تو دوسرے دھڑے ساجد نقوی نے شریعت بل کو اپنے خلاف سازش قرار دیا۔

بلاشبہ اسلامی شریعت اور محمدی دستور و آئین شیعہ اور باطل قوتوں کے خلاف سب سے بڑا چیلنج اور ان کی سرگرمیوں میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ قیام پاکستان کو ۴۲ سال بیت چکے کلمہ طیبہ کی بنیاد پر قائم ہونے والے اس ملک میں تمام حکمرانوں نے اسلام کو اقتدار کی طوالت کے لئے استعمال کیا۔ یہاں اسلام کا نام لیکر انگریزی قوانین پر عمل ہوتا رہا۔

مغربی طرز اور تہذیب افرنگ کے حواریوں نے ایک سازش اور گہرے گٹھ جوڑ کے نتیجے میں اسلام اور قرآن کی بالادستی میں رکاوٹیں ڈالیں کبھی پاکستان کے حالات کو بہانہ بنایا کبھی علماء کے باہمی اختلاف کی آڑ لی گئی کبھی انگریزی قوانین کے ساتھ اسلام کو منطبق کرنے کے وعدے ہوتے رہے۔ ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۲ء، ۱۹۷۳ء کے تمام دساتیر میں تسلیم کیا گیا ہے کہ پاکستان میں کوئی قانون قرآن و سنت کے منافی نہ ہوگا۔

لیکن عملی طور پر اسلام سے بغاوت جاری رہی۔ مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبدالحکیم، مولانا عبدالحق، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی اور اہلسنت کے دیگر طبقات کے کئی علماء جو مختلف مرحلوں میں اسمبلیوں میں گئے قرآن و سنت کے نفاذ کے واویلا کرتے رہے۔

لیکن انگریزی تعلیم یافتہ مسلمان حکمرانوں نے

بی بی سی کی گائیڈ لائن کے بعد وفاقی وزراء نے قومی اسمبلی میں شریعت بل کی منظوری کیخلاف اقدامات کرنے کا اعلان کر دیا

کسی کی ایک سرکشی، کئی امور میں اختلاف کے باوجود جنرل ضیاء الحق کے دور میں بہت سے اچھے کام ہوئے۔ پاکستان کو اسلام کی شناخت کے طور پر نمایاں کیا گیا۔ یہاں حدود آرڈیننس، نظام صلوٰۃ وغیرہ کے ذریعے اسلام پر اس ملک کو باقی رکھنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن دھوکے اور اقتدار کی طوالت کے باوجود اسلام کی اصل روح سے پاکستان محروم رہا۔ یہاں حقیقی اسلامی ریاست قائم نہ ہو سکی۔

۱۳ جولائی ۱۹۸۵ء کو مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف نے سینیٹ میں شریعت بل پیش کیا، جو نیم حکومت اسلام کے دعووں کے باوجود اسی بل کیلئے کچھ نہ کر سکی تھی۔

بالآخر کافی لیت و لعل، رکاوٹوں، مشکلات کے باوجود مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کی کوششیں رنگ لائیں اور ۱۳ مئی کو سینیٹ نے متفقہ طور پر اس بل کی منظوری دے دی۔

پاکستان کی رائے عامہ کو ہموار کرنے اور قومی اسمبلی کے اراکین پر دباؤ ڈالنے کیلئے پچھلے دنوں مولانا سمیع الحق نے ملک گیر دورہ کیا۔ آخر میں ۱۷ جون کو ہوٹل راولپنڈی میں آل پارٹیز شریعت کانفرنس منعقد کی۔

شریعت کانفرنس کو اس اعتبار سے انفرادی حیثیت حاصل ہے کہ ماضی قریب میں کبھی بھی موقع پر پاکستان کی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کا ایسا ایمان افروز اور دلآویز اجتماع نہیں دیکھا گیا، شریعت کانفرنس میں جہاں شریعت بل کے ابتدائی حامی علماء جماعتیں شریک تھیں۔ وہاں اس کے سابقہ تمام مخالفین، معترضین، ناقدین بھی یک زبان تھے۔ یہاں ایک طرف متحدہ علماء کونسل کے مفتی محمد حسین بھی اور جماعت اہلسنت کے صاحبزادہ فضل کریم اور پیر محمد یعقوب شاہ صاحب بھالیہ والے تھے تو دوسری طرف جمعیت علماء پاکستان سے مولانا عبدالستار خان نیازی بھی تھے۔ ایک طرف مولانا معین الدین لکھنوی تھے اور میاں فضل حق تھے تو دوسری طرف اہلحدیث کے دوسرے دھڑے

پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ تمام سیاسی و مذہبی پارٹیوں کے تمام دھڑے کانفرنس میں شریک تھے

کے سربراہ مولانا محمد عبداللہ صاحب بھی موجود تھے۔ ایک طرف مولانا سمیع الحق تھے تو دوسری طرف مولانا فضل الرحمٰن بھی تھے علاوہ ازیں متحدہ حزب اختلاف کے سربراہ جناب غلام مصطفیٰ جتوئی، نوابزادہ نصر اللہ، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف، مسلم لیگ جونیجو گروپ کے میاں اقبال احمد خاں بھی تھے

قصور میرا ہے یا کہ تیرا

تحریر: ایم آئی صدیقی

دُنیا میں فساد کا سبب عام طور سے تین چیزیں بنتی ہیں۔ زن۔ زر اور زمین لیکن یہ تینوں الفاظ اپنے اندر وسیع مفہوم لئے ہُوئے ہیں۔ زن سے مُراد عزت و آبرو ہے اور عزت و آبرو ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ بیوی یا گھر کے دیگر افراد سبھی کی ہوتی ہے۔ اگر گھر کے کسی فرد کی عزت و آبرو پہ کوئی حرف آئے تو غیرت مند افراد اس کے تحفظ کیلئے سینہ سپر ہو جایا کرتے ہیں۔ اسی طرح زر سے مُراد صرف نقد رقم نہیں ہے بلکہ ہر قسم کی دولت اور کاروبار مُراد ہوتا ہے حتیٰ کہ قومیں اپنے نظریات۔ عقائد اور اکابر اسلاف کو بھی قیمتی اثاثہ سمجھتی ہیں۔ ان کے تقدس کا تحفظ کرتی ہیں اور ان کے خلاف ایک حرف بھی سُننے کو تیار نہیں ہوتیں۔

زمین سے مُراد صرف وہ جگہ نہیں ہے جہاں کوئی انسان خود رہائش پذیر ہوتا ہے یا جو رقبہ اس کے زیر کاشت یا زیر قبضہ یا زیر ملکیت ہوتا ہے۔ بلکہ وہ زمین بھی مراد ہوتی ہے جو ذاتی ملکیت یا تصرف میں تو نہیں ہوتی لیکن اجتماعی مفادکی حامل یا قومی ملکیت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات اپنے ملک کی ایسی ایک اِنچ جگہ کے تحفظ کے لئے ہزاروں افراد اپنی جان کی قربانی دے دیتے ہیں جہاں سارا سال برف پڑتی ہے اور جو کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی۔

جب کسی کی عزت و آبرو۔ مال و دولت نظریات اکابر اسلاف اور زمین کی طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھا جائے گا تو یقیناً اس کی دل آزاری ہوگی وہ اپنی بے عزتی اور توہین سمجھے گا اور اس کے لئے لڑنے مرنے تک کیلئے تیار ہو جائے گا۔ خصوصاً عقائد و نظریات اور اکابر اسلاف کی عظمت کے تحفظ کی خاطر لوگ بڑی سے بڑی قربانی۔ آسانی سے دینے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

راجپال ملعون نے غازی علم الدین شہیدؒ کی ذاتی جائیداد پر قبضہ نہیں کیا تھا۔ اس کا مال نہیں چھینا تھا۔ اس کی زمین نہیں دبا رکھی تھی بلکہ غازی علم الدین شہیدؒ کے روحانی باپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں شدید قسم کی گستاخانہ تحریریں لکھی تھیں جس کی بناء پر غازی علم الدین شہیدؒ نے راجپال کو جہنم رسید کر دیا تھا۔ انگلینڈ میں بیٹھے ہوئے مسلمان رُشدی جو حقیقت میں شیطان رُشدی ہے نے نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم، امہات المومنینؓ اور صحابہ کرامؓ کے خلاف شیطانی مغلظات لکھیں تو پُوری اُمت پکار اُٹھی کہ ہماری دل آزاری ہُوئی ہے۔ شیطان رُشدی کو گرفتار کیا جائے۔ اس کے خلاف مقدمہ چلا کر اس کو سزائے موت دی جائے۔ مقدس ہستیوں کے خلاف اُمت مُسلمہ کب کوئی بات برداشت کر سکتی ہے۔ جب بھی کسی نے اکابرینِ اسلافِ اُمت

> **ہمارے مُلک میں مجرم کی بجائے وقوعہ کی اطلاع دینے والے کو گرفتار کر لیا جاتا ہے؟**

خصوصاً نبی اکرمؐ اور اصحابِ رسُولؐ کے خلاف تبرا بازی کی اور وہ منظرِ عام پر آئی۔ اُمت نے فوراً اس کا نوٹس لیا۔ ایسی تحریروں کو ضبط کرنے اور مُصنف کے خلاف سخت ترین کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔

چودہ صدیوں میں اصحابِ رسُولؐ اور اُمہات المومنین کے خلاف سب سے زیادہ تبرا روافض (شیعہ) نے کیا۔ روافض کی قدیم اور ان کے نزدیک معتبر ترین کتب سے لیکر دورِ حاضر کے فقہی مجتہدین و مُصنفین بشمول خمینی کی کتب میں سے شاید کوئی بھی کتاب ایسی نہیں جس میں اصحابِ رسولؐ اور امہات المومنینؓ کے خلاف واضح الفاظ میں تبرا بازی نہ کی گئی ہو حتیٰ کہ اہل بیتِ عظام کے متعلق بھی ان کی کتب میں بہت سی ایسی باتیں تحریر کی گئی ہیں جن کا مفہوم ان کی توہین کے سوا کچھ نہیں نکالا جا سکتا۔ اصحابِ رسُولؐ کو عموماً اور حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمان غنیؓ۔ حضرت امیر معاویہؓ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت عمرو بن العاصؓ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ حضرت خالد بن ولیدؓ۔ حضرت سفیانؓ رضی اللہ عنہم کو خصوصاً نعوذ باللہ مرتد۔ کافر۔ ملعون۔ جہنمی۔ کذاب۔ زانی۔ شراب خور۔ ولد الزنا۔ دھوکہ باز۔ مفاد پرست۔ ظالم اور غاصب کثرت سے لکھا گیا ہے۔ ان کو ماں بہن کی غلیظ اور شرمناک گالیاں بھی دی گئی ہیں۔ اس مقالہ میں ان مغلظات کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے اگر ان کی تفصیل بیان کی جائے تو کئی جلدیں مرتب ہو جائیں گی۔

کیا یہ سب کچھ برداشت کرنے کے قابل ہے کوئی غیرت مند مُسلمان ان مغلظات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسی تحریریں انتہائی دل آزاری کا سبب ہیں اور جہاں کہیں دل آزاری ہوگی اور اس کا تدارک نہ ہوگا تو اس کا ردِ عمل جگہ جگہ احتجاج ہوگا۔ جلسے جلوس ہوں گے۔ قرار دادیں ہوں گی۔ یہ تمام اقدامات آج کے جمہوری دور کے مروجہ آئینی۔ قانونی اور پُر امن اقدامات کہلاتے ہیں۔ اگر ایسی ناقابلِ برداشت دل آزاری کا پھر بھی تدارک نہ کیا جائے گا تو پھر کسی غازی علم الدین شہیدؒ کا ہاتھ کسی راجپال کی گردن تک پہنچ جایا کرتا ہے۔

ہمارے مُلک کی بد قسمتی ہے کہ یہاں جتنی بھی حکومتیں قائم ہُوئیں اُنہوں نے اس مسئلہ میں ہمیشہ مسلمانوں کی دل آزاری کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے ان کی سرپرستی یا کم از کم ان کا تحفظ کیا ہے اور ایسی دل آزاری کی دور حاضر کے مروجہ اور پُر امن انداز میں نشاندہی کرنے والوں کے خلاف نقضِ امن عامہ کے تحت مقدمات قائم کئے ہیں۔ ان کی گرفتاریاں عمل میں لائی جاتی رہی ہیں۔ حکومتوں کی ان کارروائیوں کی مثال ایسے ہے جیسے کسی کے مکان میں کوئی رات کے اندھیرے میں آگ لگا جائے اور کوئی تیسرا شخص مالکِ مکان کو آگاہ کر دے کہ فلاں شخص آگ لگا

مکان کو آگ لگا گیا ہے اور اس بات کی تصدیق بھی ہو جائے کہ واقعی اسی شخص نے آگ لگائی ہے۔ فوراً انتظامیہ اور فائر بریگیڈ کو اطلاع دی جائے۔ بڑی تگ و دو کے بعد آگ بجھائی جائے اور آگ لگانے والے کو جو وہیں موجود بھی ہو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ احتجاج کیا جائے اخباری بیانات دیئے جائیں۔ تو انتظامیہ اس آگ لگانے والے کو گرفتار کرنے کی بجائے اس اطلاع دہندہ کو گرفتار کرے اور اس کا قصور یہ بتائے کہ نہ وہ اطلاع دیتا نہ پولیس کو اتنی تکلیف اٹھانا پڑتی۔ نہ فائر بریگیڈ والوں کو محنت کرنا پڑتی۔ نہ مجرم کی نشاندہی ہوتی نہ گرفتاری کا مطالبہ ہوتا۔ نہ احتجاج ہوتا۔ یہ سارے مسئلے اس کی نشاندہی پر کھڑے ہوئے ہیں اس لئے وہ ان کا سبب ہے اور نقص امن عامہ کا مرتکب ہوا ہے۔ اس میں حیران ہونے کی بات نہیں ہے۔ ہر حکومت کے دور میں ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور موجودہ حکومتیں بھی بعینہ یہی پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ آج کے ملک کے اس طرز کے انصاف سے قوم لوط کے زمانہ کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قریبی عزیز اور پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام کی خیریت دریافت کرنے کے لئے ان کے علاقہ میں اپنے ایک خادم "الیعرض" کو بھیجا تھا۔ الیعرض جب قوم لوط میں پہنچا تو ایک شخص نے الیعرض کی پیشانی پر پتھر مارا جس سے خون بہنے لگا۔ پتھر مارنے والے شخص نے الیعرض کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا اور مطالبہ کیا کہ الیعرض کو پتھر مارنے میں جو اس کی قوت صرف ہوئی ہے۔ الیعرض سے اس کا معاوضہ دلوایا جائے۔ قاضی نے الیعرض کو عدالت میں طلب کیا اور اس سے پوچھا کہ کیا مدعی نے اسکو پتھر مارا ہے۔ الیعرض نے اقرار کیا اور اپنی پیشانی کا زخم دکھاتے ہوئے اپنی مظلومیت بیان کی اور مدعی کے اس ظلم پر اس کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ لیکن قوم لوط کے عادل قاضی نے الیعرض کے خلاف فیصلہ دیا اور مدعی کو معاوضہ ادا کئے جانے کا حکم دیا۔ الیعرض معاوضہ ادا کرنے کی پوزیشن میں نہ تھا چنانچہ الیعرض نے ایک پتھر اٹھا کر عزت مآب قاضی کی پیشانی پر دے مارا اور کہا کہ آپ کے پتھر مارنے میں جو میری قوت صرف ہوئی ہے اس کا جو معاوضہ آپ کے ذمہ بنتا ہے وہ میری طرف سے مدعی کو دے دیا جائے۔

اگر پاکستان میں حکومتوں کا یہی رویہ رہا اور دل آزاری کے مرتکب افراد کی اسی طرح سرپرستی اور حمایت جاری رہی تو وہ وقت دور نہیں جب دل آزاری کرنے والے افراد دل آزاری کا معاوضہ بھی طلب کرنے لگیں گے پھر رد عمل بھی یقیناً ایسا ہی ہو گا جیسا الیعرض نے کیا تھا۔

اگر دل آزاری کی نشاندہی کرنے والوں کے ساتھ یہی رویہ رہا اور اسی طرح مقدمات بنتے رہے تو وہ وقت بھی آئے گا جب کوئی شخص اپنے مریض بچہ کو ڈاکٹر کے پاس لے جائے گا اور ڈاکٹر اس بچہ کا معائنہ کرنے کے بعد اس کے جسم کے اندر خطرناک پھوڑے کی نشاندہی کرے گا۔ اور

الیعرض نے قاضیٔ وقت کی پیشانی پر پتھر مارا اور کہا آپکو پتھر مارنے میں میری قوت صرف ہوئی اس کا معاوضہ دیا جائے

مشورہ دے گا کہ اگر بچہ کو اس آزار سے نجات دلانا چاہتے ہو اور بچہ کی زندگی چاہتے ہو تو فوراً اپریشن کے ذریعہ اس غلیظ اور تکلیف دہ مواد کو نکلوا دو۔ مریض کا والد اپریشن کے اخراجات اور اپریشن کے وقت بچہ کو پہنچنے والی عارضی تکلیف کے پیش نظر ڈاکٹر کے خلاف پرچہ درج کرا دے گا اور آج کی حکومتوں کی زبان میں بات کرتے ہوئے کہے گا کہ اس ڈاکٹر نے غلیظ تکلیف دہ اور آزار کا سبب مواد کی نشاندہی کر کے اور اس کے اخراج کا مشورہ دے کر ہمارے لئے مسئلہ کھڑا کر دیا ہے۔ ڈاکٹروں اور اطباء سے درخواست ہے کہ وہ متوقع صورت حال سے نمٹنے کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کریں۔

علماء کرام امت کے روحانی طبیب ہوتے ہیں وہ روحانی بیماریوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مذہب کے نام پر نشوونما پانے والے فتنوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور ان کا علاج تجویز کرتے ہیں۔ اگر وہ یہ فرض ادا نہ کریں تو یہ ان کی مجرمانہ غفلت تصور کی جاتی ہے اور اگر وہ یہ فرض ادا کرتے ہیں تو حکومت کو ناگوار گزرتا ہے۔ نہ جانے کیوں حکومتیں اس مریض بچہ کے بے وقوف باپ کا کردار ادا کرتی ہیں۔ غالباً لفظ حکومت کا خمیر ہی کچھ ایسا ہے کہ ہر دور میں حکومت وقت حق گو علماء کرام کے ساتھ ناروا سلوک کرتی آئی ہیں۔ موجودہ حکومتوں کا یہ کوئی انوکھا کارنامہ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے قبل امام احمد بن حنبلؒ حاکم وقت کے کوڑوں کا ظلم سہہ چکے ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ کو اسی پاداش میں طویل جیل کاٹنی پڑی تھی ان کو جیل میں کاغذ تک مہیا نہ کیا جاتا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کیا گیا تھا۔ اور بڑے دکھ کی بات یہ ہے کہ ان علماء کرام پر ظلم و ستم ڈھانے والی وہ حکومتیں غیر مسلم نہ تھیں۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی مولانا محمد جعفر تھانیسری مولانا عزیز گل و بہت سے علماء کرام محض حق گوئی کی پاداش میں جزائر انڈیمان اور کالا پانی میں نظر بندی کی زندگی گزارتے رہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو انگریز حکومت نے بھی متعدد بار پس دیوار زندان رہنے پر مجبور کیا اور قیام پاکستان کے بعد اپنی حکومتوں نے بھی اس جرم میں بار بار گرفتار کیا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل و فریب اور کفر کا پردہ چاک کیوں کرتے ہیں، حکومتوں کو مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی ذریت کا کفر تو گوارا تھا لیکن ان کے کفر کی نشاندہی کی جائے یہ گوارا نہ تھا۔

اسی طرح دور حاضر کی حکومتوں نے امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو شیعہ لٹریچر میں موجود دل آزار اور غلیظ تحریروں کی نشاندہی کی بناء پر نہ جانے کتنی مرتبہ گرفتار کیا۔ حضرت مولانا حق نواز جھنگویؒ کو لاہور، ڈیرہ غازی خاں، فیصل آباد، ملتان، میانوالی اور جھنگ کی جیلوں میں جب بھی رکھا گیا ہر مرتبہ ایسے دل آزار لٹریچر کی محض نشاندہی کی بناء پر ہی رکھا گیا۔ انہوں نے کبھی کسی کو پتھر نہیں مارا تھا۔ کسی کو لاٹھی نہیں ماری تھی۔ کسی کو گولی نہیں ماری تھی، کسی کو قتل نہیں کیا تھا جس کی بناء پر امن کو خطرہ درپیش ہو سکتا تھا۔ انہوں نے ہمیشہ صرف اور صرف شیعہ لٹریچر کی کفریات کی نشاندہی کی تھی۔ نہ جانے اتنی سی بات پر نقص

Scanned by CamScanner

امن عامہ کا مفروضہ کیوں قائم کر لیا جاتا ہے۔ اس بات سے تو کسی کو بھی انکار نہیں ہے کہ ایسی تحریریں جن میں اصحابِ رسولؐ اور امہات المومنین پر تبرا بازی کی گئی ہے۔ یقیناً مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب ہیں۔ انتہائی تعجب کی بات ہے کہ ایسے لٹریچر کے موجود رہنے بلکہ اس کی اشاعت عام ہونے پر تو حکومت کو کوئی نقص امن عامہ نظر نہیں آتا اس کی نشاندہی پر نقص امن عامہ کا فوری خطرہ محسوس ہونے لگتا ہے۔

حکومت کا فرض بنتا تھا کہ وہ از خود ایسے تمام قدیم و جدید لٹریچر کا مطالعہ کر کے اس کا تدارک کرتی اور اس کو ضبط کرتی۔ مصنفین کے خلاف سخت کارروائی کرتی۔ لیکن حکومت نے از خود ایسا نہ کیا بلکہ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے زر کثیر خرچ کر کے یہ لٹریچر خود حاصل کیا۔ اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اس کا مطالعہ کیا۔ پھر اس میں دل آزار تحریروں کی سرِعام نشاندہی کی اس طرح حکومت کا کام خود مولانا مرحوم نے کیا۔ حکومت کو اس بات پر حضرت مولانا مرحوم کا شکرگزار ہونا چاہیئے تھا لیکن حسبِ عادت ان کے خلاف مقدمات کی بھرمار کر دی گئی اور اسی جرم میں ان کو جیل خانے لگا دیا گیا۔

حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ کی نشاندہی پر اگرچہ چند کتابیں ضبط کرنے کا حکم تو دیا گیا لیکن عملی طور پر ایسا نہ ہوا بلکہ آج بھی شیعہ کتب خانوں سے وہ ضبط شدہ کتابیں عام دستیاب ہیں۔ بلکہ مصنفین کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کا تو حکم ہی نہیں دیا گیا تھا۔ موجودہ مرکزی حکومت سے تو گلہ نہیں ہے کیونکہ وزیراعظم صاحبہ تو خود شیعہ ہیں البتہ صوبائی حکومتوں اور خصوصاً پنجاب کی صوبائی حکومت سے گلہ کرنے میں ہم حق بجانب ہیں کہ وہ تو جمہوری سے پہلے اسلامی (اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت) ہونے کی دعویدار ہے اور پھر مولانا مرحوم کے خلاف جتنے مقدمات درج ہوئے یا دیگر علماء کرام کے خلاف ماضی یا حال میں جتنے مقدمات درج ہوئے ان سب کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر موجودہ صوبائی حکومتوں کا واقعی اسلام سے کوئی تعلق ہے اور اسلام کے ناطے سے اس کا اصحابِ رسولؐ اور امہات المومنینؓ سے کوئی تعلق ہے اور وہ بھی امہات المومنین کو اپنی مائیں سمجھتے ہیں تو پھر حلال بیٹے ہونے کا ثبوت مہیا فرمائیں اور ان کی ماؤں کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والی غلیظ زبانوں کو لگام دیں۔ اور ایسے ناپاک قلموں کو توڑ دیں۔

صوبائی حکومتوں سے درخواست ہے کہ عملی طور پر ایسا کر کے تو دکھائیں پھر دیکھیں اکثریتی سُنّی آبادی کی ہمدردیاں ان کے ساتھ کتنی زیادہ بڑھ جائیں گی اور کتنا سیاسی فائدہ ہو گا۔ اور آخرت میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اصحابِؓ رسولؐ اور امہات المومنین کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس وقت کا انتظار کریں جب روزِ محشر ان مقدس ہستیوں کے غیظ و غضب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور دُنیا میں بھی سیاسی ذلت اُٹھانا پڑے گی۔ چند ایک شیعہ ایم پی اے صاحبان کی خوشنودی کی خاطر کثیر تعداد میں سُنّی ایم پی اے صاحبان کی حق تلفی

> **اگر چور کو چور کہنے سے**
> **اس کی دل آزاری ہوتی**
> **ہے۔ تو پھر جزاء سزا کا**
> **قانون ختم کر دیا جائے!**

کی اور اہلِ سُنّت علماء کرام اور عوام الناس پر مسلسل ظلم و ستم ڈھانا اور اپنی آخرت برباد کرنا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔ جرأت مندانہ فیصلہ کیجئے۔ ایسے تمام لٹریچر کو سرِعام آگ لگا دیجئے اور ان کے مصنفین کو قرار واقعی سزائیں دیجئے اور تمام علماء حق کے خلاف اس سلسلہ میں قائم کئے گئے مقدمات ان سے معذرت کے ساتھ واپس لینے کا حکم صادر فرمائیے۔ آئندہ کو علماء کرام کی زبان بندیاں اور داخلہ بندیوں کے احکامات کا سلسلہ ختم کیجئے پھر دیکھیئے آپ کے ان اقدامات کی کتنی پذیرائی ہوتی ہے۔ کیا حکومت اتنی معمولی سی بات بھی نہیں سمجھتی کہ اگر ایسا تمام لٹریچر حکومت خود بخود عملی طور پر ختم کر دے اور مصنفین کے خلاف مناسب کارروائی کرے اور علماء حق کے خلاف مقدمات ختم کر کے ان پر پابندیاں لگانا ترک کر دے تو علماء کرام کے پاس حکومت کے خلاف اس مسئلہ میں بولنے کا آخر کونسا جواز رہ جائے گا۔ بلکہ علماء کرام یقیناً حکومت کے ان مستحسن اقدامات کی تعریف ہی کریں گے۔ حکومت ایسا کر کے تو دیکھے۔ طویل مدت سے چلنے والی اس پالیسی کو اب ویسے بھی چھوڑ دینا ضروری ہے کیونکہ اس پالیسی کے ہوتے ہوئے کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکا۔ مذہبی فسادات کے بعد جب بھی کبھی امن ہوا ہے تو حکومت کی اس پالیسی میں تبدیلی کی بناء پر ہوا ہے۔ کتنا بہتر ہوگا اس ناکام شدہ پالیسی کو مستقل طور پر تبدیل کر دیا جائے۔ عین ممکن ہے حکومت اس مخلصانہ مشورہ کو بھی فرقہ واریت کا نام دے دے اور اس مضمون کو دل آزاری کرنے والوں کی دل آزاری کا سبب قرار دے دے۔ چور کو چور کہنے سے چور کی تو دل آزاری ہوگی لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کارروائی چور کے خلاف ہونی چاہیئے یا چور کو چور کہہ کر چور کی دل آزاری کرنے والے کے خلاف؟ اگر چور کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے تو پھر یہاں بھی کیجئے اور اگر چور کو چور کہہ کر چور کی دل آزاری کرنا جرم ہے اور اس کے مرتکب کے خلاف کارروائی کرنی ہے تو پھر پہلے پولیس کے خلاف کارروائی کیجئے کہ وہ نہ صرف چوروں کو چور۔ ڈاکوؤں کو ڈاکو قاتلوں کو قاتل کہہ کر نہ صرف ان کی دل آزاری کرتی ہے۔ بلکہ ان کو گرفتار بھی کرتی ہے۔ ان پر تشدد بھی کرتی ہے۔ بعض مرتبہ پولیس مقابلوں کے نام پر ان کو قتل کر دیتی ہے۔ اس لحاظ سے تو پولیس چوروں ڈاکوؤں اور قاتلوں کی بہت بڑی مجرم ہے۔ علماء کرام تو مذہبی مجرموں کی صرف نشاندہی کرتے ہیں ان کو گرفتار نہیں کرتے۔ ان پر تشدد نہیں کرتے۔ تو پھر ان کے خلاف کارروائی کرنا کس اصول کے تحت کی جاتی ہیں۔ یا تو علماء کرام کے خلاف کارروائیاں بند کیجئے اور ان کی اس خدمت کا اعتراف کیجئے کہ وہ مذہبی مجرموں کی صحیح نشاندہی کرتے ہیں یا پھر پولیس کے خلاف بھی چوروں ڈاکوؤں۔ قاتلوں وغیرہ کی حمایت میں اسی طرح مقدمات قائم کیجئے۔ پولیس افسروں کو بھی گرفتار کیجئے۔ دیکھیں صوبائی حکومتیں کون سا دانشمندانہ فیصلہ کرتی ہیں۔

> **فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے**
> **جسے مرنا نہیں آتا اُسے جینا نہیں آتا**
>
> (حق نواز شہیدؒ)

بقیہ :۔ طارق افضال

خود پڑھ کر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔ انجمن سپاہ صحابہ کا ترجمان رسالہ "خلافت راشدہ" ہر کارکن کے پاس ہونا ضروری ہے۔

• انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے نام پیغام ؟

شہید حق کے پیار کا بتاؤں کیا اصول ہے
کہ جو حق کی راہ میں موت بھی قبول ہے
اگر تمہاری زندگی میں طعن ہو صحابہؓ پر
جلنے والا کیا ہے۔ زندگی فضول ہے

• سپاہ صحابہ کی نئی قیادت سے آپ مطمئن ہیں؟

اگرچہ مولانا شہیدؒ کی کمی تو پوری نہیں ہو سکتی مگر نئی قیادت کی جد وجہد سے دلی طور پر مطمئن ہوں نئی قیادت پر مکمل اعتماد رکھتا ہوں۔ اگر موجودہ قیادت انجمن کے مشن کی تکمیل کے لئے اسی طرح محنت اور لگن سے کام کرتی رہی تو انشاءاللہ العزیز وہ دن دور نہیں جب اصحابؓ رسولؐ کے دشمن اس دھرتی پر اپنا وجود خود بوجھ سمجھنے لگیں گے۔

• مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کی خبر سن کر آپ پر کیا گزری ؟

ضبط لازم ہے مگر دکھ ہے قیامت کا فراز
ظالم اب کے بھی نہ روئے گا تو مر جائے گا

بقیہ :۔ مدیران جرائد کے نام خط

کے کارکنوں کی بلا جواز گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہے۔ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۹۱ء کو انجمن سپاہ صحابہؓ صوبہ پنجاب کے سرپرست اعلیٰ مولانا جلال الدین حقانی کو ضلع سرگودھا میں قتل کے ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار کیا گیا۔

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ سکھر صوبہ سندھ میں انجمن سپاہ صحابہ کے رہنما مولانا حمید گل کو ان کی بیوی اور بچوں سمیت چھریوں سے ذبح کر دیا گیا۔

اے دانشوران قوم ...... ایسی تشدد آمیز کارروائیوں اور ایران اور دنیا بھر کے شیعہ کی ملی بھگت سے ہونے والے مظالم پر ہم آپ سے روپیہ اور اسلحہ اور ضروری سامان کی اپیل نہیں کرتے۔ ہماری درخواست صرف یہ ہے کہ پورے عالم اسلام کے حکمران، علماء، رہنما اور دانشوروں سے اعلیٰ سطح پر ہماری اخلاقی امداد کی جائے ہمارے کارکنوں پر مظالم کے خلاف آواز بلند کی جائے، ہمارے شہیدوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کی جائے۔

آج جہاں عالم اسلام، مجاہدین افغانستان و کشمیر کے لئے اظہار یکجہتی کر رہا ہے، ہر مسلمان پر فرض ہے کہ قرآن اور صحابہ کرام کے دشمنوں سے بے سرو سامانی کے عالم میں نبرد آزما ہونے والی جماعت کے ساتھ بھی دست تعاون بڑھا جائے۔ آج جب کہ اس کے قائد کو بے دردی سے شہید کیا گیا اس کے سینکڑوں کارکنوں کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ بیسیوں کارکن بم کے دھماکوں میں مفلوج کئے جا چکے ہیں۔ اگر ایران اور شیعہ کی اس کھلی جارحیت پر پوری اُمت خاموش رہتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عراق کے بعد ایران کسی اور عرب ملک پر چڑھ دوڑے عالم اسلام کی کسی اور جاندار تحریک کو کچل ڈالے۔ ایک مرتبہ پھر حرم کعبہ کے تقدس کو پامال کرے۔

اس دور کا لازمی تقاضا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ناموس اور حرمین کے تقدس کے لئے نبرد آزما تحریک اور اداروں کی سرپرستی کی جائے ورنہ سبائی تحریک کے زہر آلود ریشہ دوانیوں سے اُمت مسلمہ کا کوئی ملک نہیں بچ سکے گا۔

قربانی کی کھالیں

ناموس صحابہؓ کے مشن کو دیکر ثواب دارین حاصل کریں

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے زخمی کارکنوں، اسیر رہنماؤں، اور دیگر تنظیمی امور کے لئے جمع کرا کر ناموس صحابہؓ کے عظیم الشان جہاد میں ہمارا ساتھ دیں۔

ہر شہر میں سپاہ صحابہ کے یونٹ کے پاس کھالیں جمع کرا کر مرکز کو مضبوط بنائیں

اکاؤنٹ نمبر ۵۱۵ یونائیٹڈ بینک بازار
جھنگ صدر

ڈرافٹ ... کیلئے

ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی سرپرست اعلیٰ انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان

فقہ جعفریہ تاریخ کے آئینہ میں

امان اللہ ملک، گجرات

اس فقہ کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ امام جعفر کے نام سے منسوب ہے۔ جس سے یہی تاثر ملتا ہے کہ امام جعفر کے عہد میں یا آپ کی زیر نگرانی اس فقہ کی تدوین ہوئی۔ مستند کتب شیعہ میں امام باقر تک فقہی اعتبار سے شیعہ کا دور جاہلیت کا ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً: (اصول کافی ص۳)

ترجمہ: "پھر امام باقر آئے جن سے پہلے تو شیعہ حج کے مناسک اور حلال وحرام سے بھی واقف نہ تھے۔ امام باقر نے شیعہ کے لئے حج کے احکام بیان کئے اور حلال وحرام میں تمیز کا دروازہ کھولا یہاں تک کہ دوسرے لوگ ان مسائل میں شیعہ کے محتاج ہونے لگے۔ جب کہ ان سے پہلے شیعہ ان مسائل میں دوسروں کے محتاج تھے۔"

اس اعتراف سے ظاہر ہے کہ امام باقر سے پہلے شیعہ حلال وحرام سے واقف نہ تھے۔ امام باقر کا سن وفات ۱۱۳ھ ہے۔ یعنی پہلی صدی اور اوائل دوسری صدی میں فقہ جعفریہ کا وجود ہی نہ تھا۔

اسلام کی دعوت کے ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال وحرام کی نشاندہی فرما دی تھی۔ جب دین مکمل ہوگیا تو حلال وحرام، عبادات، معاملات، عقائد، تمام چیزیں مکمل ہوگئیں۔

حضور نے نہ صرف سب کچھ بتا دیا بلکہ ان اصولوں پر ایک معاشرہ تیار کیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں حلال وحرام کے ان مسائل پر عمل ہوتا رہا جو نبی کریم نے بتائے تھے۔ مگر صاحب اصول کافی کہتے ہیں کہ شیعہ کو حلال وحرام کا علم نہ تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ شیعہ کو حلال وحرام کے ان مسائل اور حج کے ان مناسک سے کوئی تعلق نہ تھا۔ جو اسلام اور داعی اسلام نے سکھائے تھے۔

امام باقر کے متعلق کتب شیعہ سے اسی بات کا سراغ ملتا ہے کہ آپ نے شیعہ کو حلال وحرام کا احساس دلایا اور حج وشریعت سے روشناس کیا۔ لیکن اس کا کہیں سراغ نہیں ملتا کہ آپ کی زیر نگرانی

کسی فقہ کی تدوین ہوئی۔

اس کے بعد امام جعفر کا دور آتا ہے آپ کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ چونکہ یہ فقہ ان کی طرف منسوب ہے۔ اس لئے اس امر کی تلاش کی جائے کہ آپ نے فقہ کی کوئی کتاب اپنی نگرانی میں تیار کروائی۔ تاریخ سے اس کا کوئی نشان نہیں ملتا۔

پھر اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ آپ نے جو روایات، اخبار اور احادیث بیان فرمائیں انہیں فقہی ابواب کے تحت جمع کر لیا گیا۔ بنیادی طور پر وہ حدیث کی کتابیں شمار ہوں گی۔ مگر چونکہ ان کی تدوین فقہی عنوانوں کے تحت ہوئی۔ اس لئے ان کتب کو فقہ جعفریہ کی بنیادی کتابیں تصور کر لینا چاہیئے۔ اس نوع کی کتابیں چار ہیں جن کو صحاح اربعہ کہتے ہیں۔

۱۔ **الکافی**۔ ابو جعفر کلینی ۳۲۸ھ یعنی امام جعفر سے قریباً ایک سو اسی برس بعد کی تصنیف ہے۔

۲۔ **من لایحضرہ الفقیہ**۔

محمد بن علی ابن بابویہ قمی ۳۸۱ھ یعنی امام جعفر سے قریباً دو سو تیس برس بعد۔

۳۔ **تہذیب الاحکام**۔

محمد بن حسن طوسی ۴۶۰ھ یعنی امام جعفر سے قریباً ۳۱۰ برس بعد۔

۴۔ **استبصار**۔ محمد بن حسن طوسی ۴۶۰ھ یعنی امام جعفر سے قریباً ۳۱۰ برس بعد یا اللہ کا دور خلافت تھا اور آخری مصنف کا سن وفات بتاتا ہے کہ اس وقت خلفائے عباسیہ کے چھبیسویں خلیفہ القائم بامر اللہ کا دور تھا۔ گویا پانچویں صدی ہجری کے اواخر میں فقہ جعفریہ کامل طور پر وجود میں آئی۔

امام جعفر کے بعد ایک سو اسی برس سے لیکر تین سو دس برس بعد تک یہ کتابیں مدون ہوئیں جو امام جعفر کی روایات مختلف راویوں کے ذریعے ان محدثین کے پاس پہنچی ہوں گی۔ اس لئے ان

مسائل اور اس فقہ کے صحیح یا مشکوک ہونے کا انحصار ان رواۃ کی ثقاہت اور عدم ثقاہت ہے اس بنا پر ضروری ہے کہ جعفریہ فن رجال اور ان کے بیان کی روشنی میں اس حقیقت کا جائزہ لیا جائے۔

مشہور شیعہ مجتہد ملا باقر مجلسی نے اپنی مایہ ناز کتاب "حق الیقین" کے صفحہ ۱۴۱ پر اس حقیقت کا اظہار یوں کیا ہے۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل حجاز وعراق خراسان وفارس وغیرہ سے فضلا کی ایک جماعت کثیر حضرت باقر اور حضرت صادق نیز تمام ائمہ اصحاب سے تھی۔ مفضل زرارہ محمد بن مسلم، ابو بریدہ، ابو بصیر، بشا ساباطی، حمران، جیکر، مومن طاق، امان بن تغلب اور معاویہ بن عمار اور ان کے علاوہ کثیر جماعت بھی تھی جن کا شمار نہیں کر سکتے اور کتب رجال اور علمائے شیعہ کی فہرستوں میں سطور مذکور ہیں، یہ سب شیعوں کے رئیس تھے۔ ان لوگوں نے فقہ وحدیث اور کلام میں کتابیں تصنیف کر کے تمام مسائل کو جمع کیا ہے۔"

اب ہم ان رؤسائے شیعہ کے حالات شیعہ کتب رجال سے پیش کرتے ہیں۔

زرارہ:۔ یہ صاحب تو اصحاب ائمہ کے بھی رئیس ہیں یہاں تک کہ ان کی علمی فضیلت امام جعفر سے بھی بڑھ گئی۔ رجال کشی میں ہے کہ

قال اصحاب زرارۃ من ادرک زرارۃ بن اعین فقد ادرک اباعبد اللہ۔ (ص۹۵)

اصحاب زرارہ کہتے ہیں کہ جس نے زرارہ کو پایا، اس نے امام جعفر کو پایا۔

ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ کسی کی تعریف اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر [illegible] امانت و دیانت اور کردار کا یہ [illegible] سوال [illegible] کے متعلق [illegible] امام نے کہا [illegible] جماعت کے [illegible] جن کی [illegible] پر سوا یہ کا اعتماد ہے۔ جیسا کہ زرارہ اور ابو بصیر

(حق الیقین اردو صفحہ ۵۲۲) ملا باقر مجلسی

یعنی زرارہ اور ابوبصیر بالاجماع گمراہ ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ جو خود گمراہ ہے وہ دوسروں کی رہنمائی کیا کرے گا۔ جس راہ پر خود چلتا ہے۔ دوسروں کو بھی اسی راہ پر چلائے گا۔

۲- قال (ای امام) لعن اللہ زرارہ شر من الیهود والنصاری ومن قال ان مع اللہ ثالث ثلاثة (رجال کشی صفحہ ۱۰۱)

امام جعفر نے فرمایا کہ زرارہ تو یہود و نصاریٰ اور تثلیث کے قائلین سے بھی برا ہے۔ امام جعفر کا زرارہ کو قائلین تثلیث سے بھی برا قرار دینا خالی از علت نہیں۔ اور نہ نری شاعری ہے۔ اس سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ امام نے زرارہ کے متعلق آگاہ کر دیا کہ جس طرح قائلین تثلیث نے دین حق سے منہ موڑ کر تثلیث کا عقیدہ گھڑ لیا اور ایک مخلوق کو گمراہ کیا اسی طرح زرارہ بھی دین حق سے منحرف ہو کر ایسے عقاید گھڑے گا کہ ایک دنیا گمراہ ہو جائے گی اور واقعی امام کا خدشہ درست ثابت ہوا۔

۳- امام جعفر نے فرمایا، لعن اللہ زرارہ لعن اللہ زرارہ، لعن اللہ زرارہ (رجال کشی صفحہ ۱۰۱)

یعنی امام جعفر نے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ لعنت کرے زرارہ پر۔

ظاہر ہے کہ جس فقہ کا رئیس اعظم ایسا ہو جس کو امام جعفر نے بتاکید ملعون قرار دیا ہو تو اس فقہ کی ثقاہت، احادیث اور فضیلت کا انکار کون کر سکتا ہے؟

امام تو آخر امام تھا اور امام بقول شیعہ معصوم ہوتا ہے۔ اس لئے معصوم کے قول میں شک کی گنجائش کہاں، لہٰذا زرارہ کے ملعون ہونے کا انکار تو وہی کرے گا جو امام کا منکر ہو مگر دوسری طرف زرارہ کا ردعمل بھی ناقابل التفات نہیں۔ زرارہ کہتا ہے۔

فلما خرجت ضرطت فی لحیته، وقلت لا یفلح ابدا (رجال کشی صفحہ ۱۰۱)

یعنی جب میں باہر نکلا تو میں نے امام کی داڑھی میں پاد مارا اور میں نے کہا کہ امام کبھی نجات نہ پائے گا۔

مقابلہ بڑا عبرتناک ہے کہ ایک طرف سے تو لعنت برسائی جا رہی ہے اور دوسری جانب عدم نجات کی بشارت سنائی جا رہی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ جس امام کی داڑھی میں پاد مارنے والا اور جس امام کے نجات نہ پانے کی اطلاع دینے والا اسی امام سے دین فقہ کو منسوب کر کے سکھائے تو ایسے دین و فقہ کی حیثیت ارباب دانش ہی سمجھ سکتے ہیں:

۲۔ ابو بصیر۔

حق الیقین میں زرارہ کے ساتھ گمراہی میں واحد حصہ دار ابوبصیر کو بتایا گیا ہے۔ لہٰذا اسی کے متعلق پہلے بیان ہوتا ہے۔

فقہ جعفریہ میں یہ شخص بھی رؤساء میں شمار ہوتا ہے۔ اس لئے امام جعفر کے متعلق اس کا عقیدہ معلوم کر لینا ہی کافی ہے۔ (رجال کشی کے صفحہ ۱۱۱ پر ہے)

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ ابوبصیر امام جعفر کے دروازے پر بیٹھا تھا اور اندر جانے کی اجازت چاہتا تھا۔ مگر امام اجازت نہیں دے رہے تھے۔

رؤساء شیعہ نے ائمہ سے جو روایات منسوب کی ہیں ان سے بڑھ کر ائمہ کی توہین کی کوئی صورت تصور میں نہیں آسکتی

ابوبصیر کہنے لگا۔ اگر میرے پاس کوئی تھال ہوتا تو پھر اجازت مل جاتی۔ پھر کتا آیا اور اس نے ابوبصیر کے منہ میں پیشاب کر دیا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ (۱) ابوبصیر کی نگاہ میں امام جعفر بڑے طماع، دنیا پرست اور راشی تھے جو رشوت لیکر ملاقات کی اجازت دیتے تھے۔

(۲) ابوبصیر خود اصحاب ائمہ میں اس فضیلت کا مالک تھا کہ دروازے پر پڑا ہے تو اس کو ملاقات کی اجازت تک نہیں ملتی۔ اس اہمیت کا کیا کہنا۔

(۳) ابوبصیر چونکہ خود اندھا تھا۔ کتے کو دیکھ سکا مگر اتنا تو سوچتا کہ آنکھیں تو خدا نے بند کی تھیں، منہ کو تو خود بند رکھتا۔ آخر منہ کھول کر بیٹھنے میں کونسی حکمت تھی۔ پھر کتا آخر جانور ہے مگر اتنی سمجھ تو اسے بھی تھی کہ شاید ... [illegible]

... [illegible]

(۵) [illegible] قدرت کی طرف سے انتقام

اس کے منہ سے گل افشانی کی توقع نہ رکھنا۔ بلکہ جیسا کچھ اس کے منہ میں داخل ہو رہا ہے، ایسی ہی پاکیزہ باتیں اس سے نکلیں گی۔

ظاہر ہے کہ ایسے مقدس منہ سے نکلے ہوئے مسائل کیسے مقدس اور پاکیزہ ہوں گے؟

۳۔ محمد بن مسلم۔

اس کا دعویٰ ہے کہ امام جعفر سے ۱۶ ہزار حدیثیں سنیں اور امام باقر سے ۳۰ ہزار احادیث کی تعلیم پائی۔ (رجال کشی صفحہ ۱۰۱)

مفضل کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر سے سنا، فرماتے تھے کہ محمد بن مسلم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ وہ یہ کہتا تھا کہ جب تک کوئی چیز وجود میں نہ آ جائے اللہ تعالیٰ کو اس کے متعلق کوئی علم نہیں ہوتا۔ (رجال کشی صفحہ ۱۱۳)

اول تو جس آدمی کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ ہو اس کے تفقہ فی الدین کا طول و عرض آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے پھر جس کو امام جعفر کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی لعنت کا تحفہ یا سند ملے، اس کی ثقاہت کا حال معلوم۔ یہاں تک تو یوں لگتا ہے کہ جیسے فقہ جعفریہ کی تیاری میں اس امر کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ ان اصحاب ائمہ کی وہ روایات قبول کی جائیں جن کو ائمہ نے ملعون قرار دیا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ کسی کو ایک بار لعنت، کسی کو لعنت ملعنت یعنی تین دفعہ لعنت۔ مگر یہ اپنا اپنا ظرف ہے جو جتنے کے قابل ہوا اسے اتنا ہی ملتا ہے۔

علامہ مجلسی نے جن تین اصحاب ائمہ کو سرفہرست رکھا ہے۔ ان کے حالات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جب اکابر کا یہ حال ہے تو اصاغر کس پائے کے ہوں گے؟

اب ان اصحاب میں سے جو بھی ایک معروف شخصیت کا تعارف کرا دیا جائے جن کا علامہ مجلسی نے ذکر نہیں کیا مگر ہیں وہ بھی چوٹی کے اصحاب

(۴) جابر بن یزید۔

محمد بن مسلم کا دعویٰ تو آپ نے دیکھ لیا کہ امام باقر سے تیس ہزار احادیث لی تھیں، اب ان کے بھی ایک سفر نکلے۔ ان کا دعویٰ ملاحظہ ہو۔ جابر کہتا ہے کہ میں نے امام باقر سے ستر ہزار احادیث کی تعلیم پائی۔ (رجال کشی صفحہ ۱۲۸)

اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا علمی مرتبہ محمد بن مسلم سے دو چند ہے۔ ... [illegible]

اسی فضیلت مآب کی دیانت اور امانت کا حال سنیئے:

زرارہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر سے جابر کی احادیث کے متعلق پوچھا تو فرمایا میرے والد سے صرف ایک مرتبہ ملا اور میرے پاس تو کبھی آیا ہی نہیں۔

(رجال کشی صفحہ ۱۲۶)

یہ بات رئیس اعظم زرارہ بیان کر رہے ہیں۔ نہ جانے اسے اس کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ ممکن ہے اس کا ستر ہزار احادیث کا دعویٰ سن لیا ہوگا۔ تو اسے تعجب، حسرت یا رشک پیدا ہوا ہوگا۔ مگر جواب جو ملا اس سے زرارہ کی تشفی تو شاید ہوگئی ہو۔ مگر امام کے بیان نے تو عجائبات کا ایک باب کھول دیا۔ مثلاً:

۱۔ ایک ملاقات میں امام نے ستر ہزار حدیثیں تعلیم فرمائیں۔ یعنی اگر ایک منٹ فی حدیث بھی شمار کیا جائے تو ۱۱۶۶ گھنٹے بنتے ہیں۔ یعنی ۴۸ دن سے کچھ زیادہ وقت بنتا ہے سوال یہ ہے کہ کیا اتنی لمبی نشست کا تصور کیا جا سکتا ہے؟

۲۔ اگر جابر صرف حدیثیں سنتا رہا تو اس کے حافظہ کا کمال ہے کہ صرف ایک دفعہ سن کر ستر ہزار حدیثیں یاد کرلیں۔

۳۔ اگر یہ محال نظر آتا ہے تو پھر وہ ساتھ ساتھ لکھتا رہا ہوگا۔ اگر یہ صورت فرض کرلی جائے تو وقت کو اور بڑھانا پڑے گا۔ وہ دوچند سے کم کیا ہو سکتا ہے۔ گویا یہ ایک ملاقات تین ماہ سے بھی تجاوز کر گئی۔ اگر یہ نہ مانا جائے تو اور کوئی صورت نہیں کیونکہ اس زمانے میں تو شارٹ ہینڈ کے رواج کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

۴۔ اگر جابر کا دعویٰ تسلیم کرلیا جائے تو سب سے پہلے تو اسے عقل ہی تسلیم نہیں کرتی اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ امام کو جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔

۵۔ اگر امام کو سچا تسلیم کریں جیسا کہ ضروری ہے تو جابر کو پرلے درجے کا جھوٹا ماننا پڑتا ہے اور اس کے سوا چارہ ہی نہیں۔

۶۔ جابر کو بددیانت، جھوٹا اور جعلساز تسلیم کرلینے سے تو فقہ جعفریہ کے پلے کچھ نہیں رہتا۔

اصحابِ ائمہ میں سے کچھ حق الیقین میں مذکور کچھ غیر مذکور کے حالات نمونہ کے طور پر شیعوں کی کتب رجال ہی سے پیش کئے گئے

آپ ذرا اس معاملے کو ایک اور زاویہ سے دیکھئے۔

۱۔ علامہ مجلسی نے تو فرمایا تھا کہ یہ کثیر جماعت تھی۔ جو سب شیعوں کے رئیس تھے۔

مگر ائمہ کا بیان اس سے مختلف ہے۔ مثلاً:

اصول کافی صفحہ ۴۹۶ امام جعفر کا بیان ہے

"اے ابوبصیر! اگر تم میں سے (جو شیعہ ہو) تین مومن مجھے مل جاتے جو میری حدیث ظاہر نہ کرتے۔ تو میں ان سے اپنی حدیثیں نہ چھپاتا!"

یہ بیان کیا ہے حقائق کا ایک ناپیدکنار ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ امام جعفر کو تمام عمر میں تین مومن بھی نہ ملے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ مومنوں کی فوج نہیں کھڑی کرنی چاہتے بلکہ وہ اپنے علوم اور اپنی حدیثیں سنانا چاہتے تھے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جب انہیں تین مومن نہ مل سکے تو انہوں نے اپنی حدیثیں کسی کو نہیں سنائیں جس سے منطقی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کافی، استبصار، تہذیب اور من لایحضرہ الفقیہ کی صورت میں ہزاروں حدیثیں جو امام جعفر سے منسوب ہیں وہ ان سے بیزاری کا اعلان کر رہی ہیں اور یہ سب جھوٹ اور بناوٹی ذخیرہ ہے۔

چوتھی بات اگر اس کا نتیجہ یہی ہے اور دوسرا کوئی ہو نہیں سکتا تو فقہ جعفری کی قدر و قیمت تو امام نے خود متعین کردی۔

پانچویں بات یہ ہے کہ امام کا مقصد صرف کسی محرم راز کو حدیثیں سنانا تھا، حدیثیں پھیلانا مطلوب نہ تھا۔ اس لئے فرمایا کہ ان تین مطلوبہ مومنوں کی صفت بیان کی جو میری حدیثیں ظاہر نہ کرتے؟ لہٰذا معلوم ہوا کہ امام کی حدیثیں ظاہر کرنے کی چیز نہیں چھپا رکھنے کی چیز ہے۔ تو پھر فقہ جعفریہ کو زیر زبر اور برسر لانے کے جتن کیوں ہو رہے ہیں؟ یہ تو امام کی مخالفت کی تحریک ہے ان کے خلاف ایجی ٹیشن ہے۔

امام جعفر نے ایک قدم اور آگے بڑھا کر فرمایا:

"میں نے کوئی ایسا آدمی نہیں پایا جو میری وصیت قبول کرتا اور میری اطاعت کرتا سوائے عبداللہ بن یعفور کے......" (رجال کشی صفحہ ۱۶۰)

لیجئے! امام نے ایک اور گتھی سلجھادی:

۱۔ امام جعفر کوئی شاعری نہیں کر رہے کہ شاعری کی ساری روش ہی مبالغہ سے معمور ہوتی ہے بلکہ وہ تو حقیقت بیان فرما رہے ہیں۔

۲۔ جب امام جعفر کی ذات موجود تھی تو ان کی اطاعت کرنے والا صرف ایک مرد میدان نظر آتا ہے تو آج امام جعفر کی طرف منسوب فقہ جعفریہ پر عمل کرانے اور اسے نافذ کرانے کی کیا مجبوری ہے؟

۳۔ اطاعت شعار صرف ایک ہے تو قابل اعتماد بھی یہی ہوگا۔ اس لئے دین کی روایت جو اس سے چلے گی وہی معتبر ہوگی۔ اس صورت میں دین شیعہ کا سارا عمل خبر واحد پر استوار ہوگا۔ مگر اس کی بھی اتنی ضرورت نہیں کیونکہ رجال کشی صفحہ ۲۶۸ پر اس کی سیرت کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بھی اپنے بھائیوں سے کچھ مختلف نہیں بلکہ بات وہی ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ۳۲۹ھ تک فقہ جعفریہ کی کوئی کتاب مدون نہیں ہوئی تھی۔ ہاں البتہ احادیث کی یہ چار کتب وجود میں آچکی تھیں مگر ان میں جو روایات درج ہیں وہ اکثر ان اصحاب ائمہ سے مروی ہیں جن کو ائمہ نے گمراہ، ملعون اور یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر مخلوق قرار دیا۔ لہٰذا ان کے بیان کے مطابق ان کتابوں کی روایات قابلِ اعتماد نہیں۔

پانچویں صدی ہجری میں مصنف تہذیب الاحکام اور استبصار کے بعد فقہ جعفریہ کے کام میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اور ان کتابوں کی عام اشاعت بھی نہیں ہوئی۔ اور زیر زمین ہی کام ہوتا رہا۔ دین شیعہ تو سراسر راز اور اخفا کی چیز ہے۔ اگر کسی وقت کسی نے اس عقیدہ کو عام کرنے کی کوشش کی تو سرزنش کی گئی جیسا کہ اصول کافی صفحہ ۳۲۰ پر ہے۔

ترجمہ: امام باقر نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ولایت کا راز جبرائیل کو راز میں بتایا۔ اور جبرائیل نے یہ راز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخفی طور پر بتایا۔ حضور نے یہ راز حضرت علی کو کان میں بتایا۔ پھر حضرت علی نے جسے چاہا، اسے بتایا۔ مگر تم لوگ اسے ظاہر کرتے پھرتے ہو۔

گویا ولایت و امامت کا عقیدہ ہی راز کی چیز ہے اور شیعہ مذہب کی جان یہی عقیدہ تو ہے۔ لہٰذا اسے ظاہر کرنا امام کو ناراض کرنے کے مترادف ہے۔

آخر آٹھویں صدی ہجری میں ایک مجاہد اٹھا اور اس نے فقہ جعفریہ کی پہلی کتاب صحیح فقہی طرز پر لکھی۔ اس فقیہ کا نام محمد جمال الدین مکی ہے۔ اور اس کتاب کا نام "لمعۂ دمشقیہ" ہے۔ اس سلسلے میں چونکہ یہ پہلی کوشش تھی اس لئے اس کی پذیرائی اور قدر افزائی بھی ایک فطری بات تھی۔ مگر حالات اس کے برعکس نظر آتے ہیں۔ اسے واجب القتل قرار دے کر

Scanned by CamScanner

قتل کر دیا اور ظاہر ہے کہ اس کی وجہ اس کتاب کی تصنیف ہی ہو سکتی ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب کوئی علمی یا دینی خدمت نہیں سمجھی گئی بلکہ اس کے الٹ ہی کچھ سمجھا گیا۔ اب اس کا نام جو چاہو رکھو مگر جعفریوں نے اسے "شہید اول" کا لقب دیا۔

اس قتل سے عوام میں فقہ جعفریہ کی قدر و قیمت کا ایک معیار تو قائم ہو گیا۔ پھر حسب سابق جعفریہ زیر زمین ہی کام کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ دسویں صدی ہجری میں ایک اور مجاہد اٹھا اور اس نے فقہ جعفریہ کو عام فہم کرنے اور اسے پھیلانے کے لئے لمعہ دمشقیہ کی شرح "روضۃ البہیہ" کے نام سے لکھی۔ اس مصنف کا نام علامہ زین العابدین ہے۔ جب متن لکھنے والا واجب القتل قرار دیا گیا تو اس کی شرح لکھنے والے کو کونسی جاگیر ملنی تھی لہٰذا پیشرو کی طرح واجب القتل قرار دے کر قتل کر دیا گیا۔ اور جعفریوں نے بھی حسب عادت اس کو "شہید ثانی" کا لقب دیا۔

فقہ جعفریہ کا علمی سرمایہ تو یہی کچھ ہے۔ ان کتابوں پر ممکن ہے کوئی انفرادی طور پر تنک شیعہ عمل کرتے ہوں مگر اجتماعی طور پر کسی حکومت نے اسے (فقہ جعفریہ کو) قابل سرپرستی اور قابل تعزیر نہیں سمجھا۔

علامہ مجلسی نے اپنی کتاب "حق الیقین" میں جہاں یہ بیان کیا ہے کہ "ان لوگوں (یعنی رافضیوں) نے فقہ حدیث و کلام میں کتابیں تصنیف کر کے تمام مسائل کو جمع کیا" یہ بات ایک تاریخی مغالطہ نظر آتا ہے۔ زرارہ، محمد بن مسلم اور ابو بصیر وغیرہ جن کے نام گنتا ہے انہوں نے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی۔ بلکہ ان کے بعد قریباً دو صدیوں تک لوگوں نے ان کے نام سے روایات اخذ کر کے یہ چار کتابیں تصنیف کیں جن پر اوپر بحث کی جا چکی ہے۔

پھر علامہ مجلسی نے فرمایا "جو ان لوگوں کا اختصاص ائمہ طاہرین کے ساتھ معلوم و متحقق ہوا جیسا کہ ابو حنیفہ کے ساتھ ابو یوسف اور اس کے شاگردوں کا اختصاص ہے" یہ تشبیہ اور تمثیل بھی خلاف حقیقت ہے۔ امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگردوں کے حالات تو یہ ہیں کہ انہوں نے چالیس ماہرین فن کی ایک مجلس مذاکرہ بنائی تھی۔ ہر آدمی ایک خاص فن میں مہارت رکھتا تھا پھر جو مسائل پیش آتے وہ قرآن و سنت اور تعامل صحابہ کی روشنی میں زیر بحث لا کر طے ہو کر جب کسی نتیجہ پر پہنچ جاتے تو ابو حنیفہ کے شاگردوں میں سے امام شیبانی انہیں لکھ لیتے۔ چنانچہ امام محمد شیبانی کی چھ تصانیف فقہ حنفی میں کتب ظاہر الروایۃ کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ اور اسی دور میں تصنیف ہوئیں۔ ابو حنیفہ کے دوسرے شاگرد ابو یوسف نے "کتاب الخراج" تصنیف کی اور فقہ حنفیہ خلفائے عباسیہ نے باقاعدہ طور پر اپنی سلطنت میں رائج کی۔ بلکہ اور کئی اسلامی ممالک میں فقہ حنفیہ رائج رہا۔ اس کے مقابلے میں علامہ مجلسی نے جن اصحاب ائمہ کو ابو حنیفہ کے شاگردوں سے تشبیہ دی ہے۔ انہوں نے تو کوئی کتاب تصنیف کی اور نہ قرآن و سنت تک ہی پہنچے۔ بلکہ صرف امام کی بات کو امام کے نام سے منسوب کر کے اپنی بات بیان کرتے رہے اور بعد والوں نے ان کی روایات کو مدون کر کے فقہ جعفریہ کا نام دیا۔

جہاں تک اس فقہ کے رائج ہونے کا تعلق ہے تو یہ بات خواب و خیال سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

خلفائے ثلاثہ کے عہد میں وہی فقہ رائج تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی روشنی میں اپنے ارشادات اور صحابہ کی عملی تربیت کر کے رائج فرمائی تھی۔ حضرت علیؓ نے اپنے عہد خلافت میں اس فقہ سے بال برابر بھی اختلاف نہیں کیا یعنی انہوں نے بھی وہی فقہ رائج رکھی جو خلفائے ثلاثہ کے عہد میں رائج رہی تو بعد میں آنے والوں کو بھی یہ حق پہنچتا تھا کہ اس علوی فقہ کے نفاذ کا مطالبہ کرتے یا اس کی جدوجہد کرتے جس فقہ پر حضرت علیؓ نے اپنا پورا عہد خلافت گزار دیا۔ آج محبان علی کو اس فقہ سے بیر کیوں ہے؟ یہی وہ فقہ ہے جو خلفائے عباسیہ کے عہد میں آکر باقاعدہ فقہی ترتیب سے مدون ہو کر فقہ حنفی کے نئے نام سے اسی پرانی صورت اور اسی نبوی اصول پر رائج ہوئی۔ پھر قریباً تمام اسلامی سلطنتوں میں بھی یہی فقہ رائج رہی اور حکومت وقت کی طرف سے نافذ ہوتی رہی۔

انصاف کی بات تو یہ ہے کہ ان روسائے شیعہ نے ائمہ سے جو روایات منسوب کی ہیں۔ ان سے بڑھ کر ائمہ کی توہین کی صورت تصور میں نہیں آسکتی۔ حالانکہ ائمہ کرام اہل سنت کے عقیدہ کے اعتبار سے اور حقیقت کے لحاظ سے نہایت پاک شستہ اور ظاہراً و باطناً کتاب و سنت کے عامل اولیاء اللہ اور اس فقہ کے مطابق زندگی بسر کرنے والے تھے۔ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی [illegible] سالہ نبوی زندگی میں صحابہ کو سکھائی۔ اور جس پر حضور علیہ السلام نے اپنے سامنے عمل کرایا۔ اور جس پر حضرت علی سمیت خلفائے راشدین عمل کرتے رہے۔

کفر کے ایوان ڈھا کے چھوڑیں گے

یہ بات صاف سنو اے رافضیو!
تمہارے کفر کے ایوان ڈھا کے چھوڑیں گے

صحابہؓ کی مقدس حیات پہ بہتان باندھنے والو
تمہارے رخ سے نقابیں اٹھا کے چھوڑیں گے

مسلمانوں کو فریب دینے والو!
تمہیں مزید ٹھکانے لگا کے چھوڑیں گے

دل و دماغ پہ یہ نقش کر لینا!
اٹھا رہے ہو تم جو فتنے وہ مٹا کے چھوڑیں گے

جو گالیوں میں بکا دیں ان رذیلوں کو
صحابہؓ کے خلق کا نقشہ دکھا کے چھوڑیں گے

یہ لوگ شیوۂ کافرگری سے باز آئیں
وگرنہ ان کو دنیا سے مٹا کے چھوڑیں گے

صحابہؓ کی عظمت کا مفہوم و مدعا کیا ہے
یہ اک سبق انہیں سپاہ صحابہؓ پڑھا کے چھوڑیں گے

احسان الرحمٰن

شیعہ مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا

۱۸ مئی جلال پور کھاکھی جگر کی نماز کے بعد پانچ افراد نے شیعہ مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا۔ شیعہ نظریات اور خمینی پر بھرے مجمع میں لعنت کی۔ شیعوں کی طرف سے دھمکی ملی کہ ہم انہیں قتل کر دیں گے تب چیئرمین ہدیہ جلال پور کھاکھی جناب اللہ دتہ نے مسلمانوں کے جان و مال کے تحفظ کی یقین دہانی کروائی۔

Scanned by CamScanner

اصحابِ رسولِ اکرمؐ اور شیعہ راہنما خمینی

۳ جون شیعہ راہنما خمینی کی برسی کی مناسبت سے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تقریر کا اقتباس پیش کیا جا رہا ہے جسے پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔

مرتبہ: عبدالمجید خوشی

صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کو اور اس مقدس جماعت کے مقدس فرد کو جسے پیغمبر اسلامؐ کی رحلت کے بعد جانشینی کا سب سے پہلے حق ملا جسے خلافت بلا فصل کے منصب پر بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ مراد میری سیدنا ابوبکرؓ کی ذاتِ اقدس ہے امام الکونینؐ کی رحلت کے بعد یہ شخص یہ عظیم ہستی پیغمبرؐ کی جانشین بنی ہے۔ بلا اختلاف خلیفہ بلا فصل بنی ہے۔ یہودی ایجنٹوں نے روافض نے سبائیت نے اس عظیم ہستی کو جھٹلانے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا۔ اگر پیغمبر اسلامؐ کے بعد یہ شخصیت جھٹلا دی جاتی ہے جس کے ہاتھ پہ سارے بیعت کر رہے ہیں اور جس کے پیچھے سارے نماز پڑھ رہے ہیں اگر اسے جھٹلا دیا جاتا ہے تو پیغمبرؐ کی نبوت کی تمام شہادتیں مجروح ہو جاتی ہیں کیونکہ ان شہادتوں میں ابوبکرؓ بھی ایک گواہ ہے باقی گواہ جب ابوبکرؓ کی اتباع میں کھڑے ہیں باقی گواہ جب ابوبکرؓ کو امام مان رہے ہیں تو ساری شہادت اڑ جائے گی اگر ابوبکرؓ کو اڑا دیا جائے گا۔

چنانچہ یہودی ایجنٹوں نے پہلا وار ابوبکرؓ پر کیا ہے کہ ابوبکرؓ وہ ہے کہ تین دن تک نبی کا جنازہ پڑا رہا ہے۔ ابوبکرؓ اور باقی صحابہؓ نے نہیں پڑھا ہے۔ یہ پہلا الزام تھا جس کو دنیائے رفض، دنیائے شیعیت، دنیائے یہودیت مسلسل (Repeat) کرتی آرہی ہے۔ میں آگے چلنے سے پہلے پوچھنا چاہتا ہوں کہ چودہ سو سال بعد پندرھویں صدی ہے آج چودہ صدیاں بیت گئیں۔

پندرھویں صدی میں رب العالمین نے دشمن کے گھر سے صحابہ کے اقدام کو صحیح ثابت کر دیا۔ خمینی مر گیا جنازہ تین دن بعد کیوں؟ الزام تھا کہ خلافت میں لگ گئے جانشینی کے فیصلے میں لگ گئے اور جنازہ رسولؐ کا تین دن پڑا رہا۔ یہ الزام تھا۔

میں پوچھتا ہوں۔ جنازہ تین دن پڑا رہا۔ خمینی کا تم خامنہ ای کی جانشینی میں کیوں الجھ گئے۔ تمہیں چاہیئے تھا کہ تم جانشین بعد میں منتخب کرتے بغیر کسی تاخیر کے تم خمینی کا وجود دفن کر دیتے۔ کہ تم پندرھویں صدی میں اپنے ایک لیڈر کا جو معصوم نہیں جو گناہوں سے پاک نہیں جس کے وجود کے محفوظ رہنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے تم اسے برف لگا کر۔ تم اسے ایئر کنڈیشنڈ میں رکھ کے تین دن تک

خمینی کی میت تین دن تک برف میں لگی رہی جنازے سے پہلے جانشینی کا اعلان کیا گیا۔ عقیدتمندوں نے کفن پھاڑ دیا

اس کے وجود کو باقی رکھتے ہو اور اس کے دفن سے پہلے خامنہ ای کی جانشینی کا فیصلہ کرتے ہو۔ رسالتمآبؐ کے وجود میں تو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ تین دن کیا صدیاں باقی رکھ چھوڑا جاتا تب بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ وہاں دفن جلدی کا مطالبہ ہے۔ یہاں تم نے تاخیر کیوں کی ہے

کیا دین تمہارے گھر کا ہے یا تمہارے باپ کی جاگیر ہے پندرہ سو سال بعد رب العالمین نے صحابہؓ کے اس اقدام کی صداقت خمینی کے گھر سے ثابت کر دی ہے کہ تم نے بھی اپنے قائد کا جنازہ اور اس کے وجود کو تین دن بعد دفن کیا ہے۔ تین دن بعد بلکہ کچھ زائد وقت۔ تم نے دفن کیا ہے۔ اور جانشینی کی بحث پہلے۔ اخبارات گواہ ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی گواہ ہیں۔ خمینی کا وجود ابھی پڑا ہے کفن دفن نہیں ہوا۔ بحث شروع ہو گئی ہے خمینی کی وصیت کیا تھی۔ بیٹا وصیت سنائے گا مجلس خبرگان بلائی جائے گی۔ فیصلہ کرنا ہے جانشین کون ہے۔

دفن سے پہلے مجلس خبرگان کی میٹنگ کیوں؟
دفن سے پہلے شوریٰ کی میٹنگ کیوں؟
دفن سے پہلے مشورے کیوں؟
دفن سے پہلے جانشینی کیلئے جستجو کیوں؟

خمینی کا جانشین اسکے بیٹے کی بجائے کسی اور کو بنایا گیا حالانکہ جانشینی اہلبیت کا حق تھا

اور پھر دفن سے پہلے جانشین کا انتخاب کیوں؟ یہ پندرہ سو سال بعد رب العالمین نے دشمن کے گھر سے ثابت کر دیا ہے کہ جب کسی قوم کا بڑا قائد جاتا ہے اور اس کی قیادت پر ملک کا ڈھانچہ باقی رہنا ہو تو پہلے جانشینوں کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ دفن بعد میں کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کے بعد ملک میں تخریب کاری نہ ہو ملک تباہی کا شکار نہ ہو یہ دنیا کی مسلمہ حقیقت ہے۔

تو یہاں یہ ثابت ہو گیا کہ تین دن تک جنازہ اگر صحابہؓ نے رکھا تھا تو انہوں نے رسولؐ کا جنازہ رکھا ہے۔ جب کہ رسولؐ کے جسدِ اطہر میں گلنے پھٹنے یا معاذ اللہ خراب ہونے کی (نقل کفر کفر نہ باشد) کوئی گنجائش ہی نہیں آقائے دو عالمؐ کا جسدِ اطہر برسوں اگر اس زمین پر رہتا بغیر برف کے تو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ لیکن خمینی کے جسم کو تو خطرہ ہے لیکن تم تین دن تک اسی وجود کو باقی رکھتے ہو جس کے گلنے پھٹنے کا خطرہ ہے۔ تو وہاں اگر صحابہؓ نے تین دن آقائے دو عالمؐ کے جسدِ اقدس کو رکھا ہے کہ دنیا زیارت کرے تو مجرم ہو گئے

Scanned by CamScanner

اور یہاں تم بھی جانشینی کا فیصلہ دفن سے پہلے کرتے ہو وہاں اُنہوں نے جانشینی کا فیصلہ دفن سے پہلے کیا ہے۔

مزید توجہ کیجئے۔ الزام تھا۔ علیؓ داماد ہے۔ علیؓ چچازاد بھائی ہے۔ قریبی رشتہ دار ہے۔

قریبی رشتہ دار۔ داماد۔ چچازاد بھائی کو چھوڑ کر ابوبکرؓ خلیفہ کیوں؟ توجہ رہے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس حقیقت کو بھی چودہ سو سال بعد آج رب نے دشمن کے گھر سے ثابت کیا ہے۔ کہ احمد خمینی زندہ۔ خمینی کا بیٹا زندہ۔ چھوٹی عمر بھی نہیں پچاس سال کی عمر۔ اس کو چھوڑ کر خامنہ ای جانشین کیوں؟

ہم صحابہ کرامؓ کی کسی چپقلش کو موضوع بحث بنا کر زبان درازی کو کفر سمجھتے ہیں!؟

معلوم ہوا کہ خلافت اور جانشینی کا مدار رشتہ داری برادری اصل نہیں بلکہ صداقت اور اہلیت ہوا کرتا ہے۔ جب آقا نے دو عالم اس دنیا سے رحلت پا چکے تھے ... اگر پیغمبر اسلام کی پوری اُمت کو کوئی ... پوری جرأت کے ساتھ ... ابوبکرؓ کی ہستی تھی۔ اور کوئی صحابی ... منصب کا اہل نہیں تھا۔

ہم دل میں ہر صحابی کی محبت عقیدت اور پیار رکھتے ہیں صحابہ میں ... اختلافات ہوئے۔

صحابہ کرامؓ کی کسی بھی چپقلش یا لڑائی کو موضوع بحث بنا کر ہم زبان درازی کو کفر سمجھتے ہیں لیکن جہاں تک حقائق کا تعلق ہے وہ ... ابوبکرؓ نے جانشینی سنبھال لی ہے۔ کہیں کوئی مسلمانوں میں جھگڑا۔ اختلاف نزاع۔ قوت میں کمزوری۔ فوج میں اختلاف دو پارٹیاں گروپ بنگ نہیں ہوئی ہے۔ اگر آقائے دوعالم کی رحلت کے فوراً بعد گروپنگ (GROUPING) ہو جاتی تو خدا کی قسم حضرت محمدؐ کی قائم کردہ سلطنت باقی نہ رہ سکتی۔ اس وقت کے نازک حالات ایسے تھے ... اس وقت وہی اُمت کو سنبھال سکتا تھا کہ جس میں اتنی بڑی اہمیت ہو کہ جس سے کوئی شخص اختلاف نہ کر سکے۔

اصحابؓ رسولؐ کی کرامت سمجھتا ہوں کہ چودہ سو سال بعد دشمن کے گھر سے گواہی مل گئی کہ تم نے بیٹا چھوڑ کر غیر بیٹے کو جانشین بنایا تم نے بھی جنازہ تین دن رکھا ہے۔ تم نے بھی جنازے سے پہلے جانشینی کا فیصلہ کیا ہے۔ اس حقیقت کو اپنے لئے مانتے ہو۔ صحابہ کے لئے نہیں مانتے اور وہاں بکواس کرتے ہو۔ حقائق کو ٹھکرانا انسانیت نہیں ہوا کرتی۔ حقائق مقدس ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہنا چاہتا ہوں بہت سارے سُنّی مولوی جو خمینی ازم یا خمینی افکار سے واقف نہیں وہ آج اُسے ملتِ اسلامیہ کا قائد۔ معلوم نہیں کیا کیا کہہ رہے ہیں۔ میرا آج یہ موضوع سُخن نہیں۔ لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں کہ وہ مولوی خمینی افکار سے واقف نہیں جس خمینی نے فاروقِ اعظمؓ کو کافر و زندیق لکھا ہو۔ کل کے اخبارات میں خمینی کی کتابوں کی فہرست

اکثر سُنّی علماء خمینی افکار سے واقف نہیں وہ لاعلمی یا بددیانتی کی بناء پر خمینی کو ملتِ اسلامیہ کا قائد کہتے ہیں؟

آئی ہے جس فہرست میں جہاں اور کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ وہاں کشف اسرار کا نام بھی لکھا گیا ہے۔

کشف اسرار میں یہ الفاظ ہیں کہ عمرؓ بن خطاب معاذاللہ کافر و زندیق تھا۔

میں سُنّی مولویوں سے سُنّی سیاستدانوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر تم نے خمینی کے عقائد نہیں پڑھے تو محض اندھی تقلید میں اور اخبار میں بیان دینے کے شوق سے تم کیوں ایسی خرافات بکتے چلے جا رہے ہو تم حقائق دیکھو۔

خمینی اس قابل نہیں ہے کہ ان اقوال کے بعد اُس کی مدح کی جائے اور ستائش کی جائے جو صحابہ کو کافر کہتا ہو وہ مر جائے۔

ہم اس کی موت پر خوشی تو منا سکتے ہیں غم کا اظہار نہیں کر سکتے۔

سامعین محترم۔ میں حیران ہوں ان مولویوں پر جن کے ہاتھ بدقسمتی سے قوم کی قسمت آئی ہے کہ وہ پڑھتے نہیں ہیں۔ انہیں معلومات نہیں ہیں۔

آپ کے ملک میں تحفۃ العوام کتاب چھپی ہے۔ جس کتاب کی ابتداء میں خمینی کی تقریظ ہے۔ تصدیق ہے اور اس میں محرم کے اعمال لکھے ہیں۔ کہ محرم میں تمہیں کیا کرنا چاہئے اور اس کتاب میں ایک دُعا لکھی ہے۔ کہ محرم کی راتوں میں یہ دُعا کی جائے۔

اللھم لعن الاول والثانی والثالث یعنی۔ اے اللہ لعنت کر اوّل ابوبکر پر والثانی عمر پر والثالث عثمان پر نعوذ باللہ۔

یہ تحفۃ العوام پاکستان میں چھپی ہے۔ اُردو زبان میں آئی ہے اور اس کتاب کی تصدیق کی ہے خمینی نے جس میں خلفاء ثلاثہ پر نام لے لے کر محرم کی راتوں میں لعنت کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ کیا اصحاب ثلاثہ پر لعنت بھیجنے والا۔ فاروقِ اعظمؓ کو کافر و زندیق لکھنے والا بارہ اماموں کو تمام نبیوں سے افضل ماننے والا جیسا کہ حکومتِ اسلامیہ میں خمینی نے لکھا ہے کہ بارہ امام نبیوں سے افضل ہیں۔ کیا یہ عقیدہ رکھنے والے شخص کو ملتِ اسلامیہ کا قائد کہنا حماقت اور بددیانتی نہیں ہے۔

ہم اپنے موقف پر سختی کے ساتھ قائم ہیں۔ صحابہؓ کے دشمن مریں مجھے خوشی ہو گی کوئی مجھے غم نہیں اور یہ بھی کہتا ہوں شاید کوئی کہے کہ یار یہ تو اچھی بات نہیں۔

"دشمن مرے تو خوشیاں نہ کریئے سجناں وی مر جاناں" لیکن میں کہتا ہوں جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ جی نوں جی ہونداے۔

۱۸ ذی الحج آ رہی ہے پوری دُنیائے شیعیت ۱۸ ذی الحج کو عید غدیر کے نام سے خوشی مناتی ہے۔ ۱۸ ذی الحج عثمان غنیؓ کی شہادت کے دن کو عید کا دن مناتے ہیں تو ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں کہ ہم خمینی کی موت پر غم کریں۔

تم خلیفۃ الرسولؐ۔ دامادِ رسولؐ۔ جانشینِ رسولؐ صحابیِ رسولؐ۔ کاتبِ وحی جامع القرآن جس نے ساری دولت صرف کر دی، اپنی جاشید اد اسلام پر لگا دی تم اس کی شہادت کے دن کو تو عید کے طور پر مناؤ اور ہم سے توقع کرو کہ خمینی کی موت پر ہم غم کریں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

تمہیں خمینی نظریات پڑھنے چاہئیں شیعیت کا مطالعہ کرنا چاہئے اور اس کے اندر گفتگو کرنا چاہئے ہم اس سلسلے میں کسی بڑے چھوٹے کا لحاظ نہیں کریں گے یہ معلومات کی بات ہے۔ بڑا بھی

عظمت کے مینار

فضل الرحمٰن

مشہور صحابی حضرت ابو درداءؓ بہت ضعیف ہو گئے، اور ان کی زندگی کا چراغ ٹمٹما رہا تھا۔ لیکن اسلام کی محبت سے ان کا دل اتنا معمور تھا کہ ضعف اور ناتوانی کے باوجود شام کا سفر کیا۔ ان کے کان کچھ ایسی باتوں سے آشنا ہوئے تھے جنہیں ان کی آنکھیں دیکھنے کیلئے بے چین تھیں۔۔۔ وہ شام پہنچ گئے لیکن لوگوں نے دیکھا کہ وہ شام کے گلی کوچوں، اور شاہراہوں سے گزرتے ہوئے آہیں بھر رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں مسلسل آنسو بہا رہی ہیں۔ شام کا اب نقشہ ہی کچھ اور ہو گیا تھا۔ شام کے مسلمانوں کی زندگی میں انقلاب آ گیا تھا۔ ان کے تصورات بدل گئے تھے۔ اب وہ عالیشان محلات کی تعمیر میں معروف رہنے لگے تھے۔ اب خوشنما اور نشاط آگیں باغات کی تیاری ان کا مشغلہ بن گیا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو درداءؓ نے کہا۔ اب عاد و ثمود کی طرح مسلمان بھی عمارتوں اور ماثر کی تیاری میں معروف ہو گئے ہیں، جن کی محبت سے موت ؟ سے ڈرنے لگیں گے اور جہاد چھوڑ دیں گے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے، اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل رہے تھے۔ وہ ماہئ بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ ان کے آنسو ایک دلچسپ مگر خاموش کہانی سنا رہے تھے۔۔ ایسی کہانی جس کو سننے کیلئے فطرت سراپا گوش بن گئی تھی۔ یہ خاموش کہانی انسانوں کو نہ جگا سکتی تھی۔ لیکن کائنات کا ذرہ ذرہ اسے سن کر تڑپ رہا تھا۔ ابو درداءؓ کے آنسوؤں کی بوندیں اس ہستی کا پیام پہنچا رہی تھیں۔ جو کائنات عالم کی خالق، مالک اور رب ہے۔ جس نے بے رنگ دنیا کو حسین و رنگین بنانے کے لئے ایک نسخہ بھیجا، اور ایک حکیم بھیجا۔ اور اس حکیم نے اس نسخۂ کیمیا کے ذریعہ ایک صالح اور توانا قوم پیدا کی جسے خیر الامم کا خطاب ملا۔ یہ اُمتِ خیر، دنیا میں شر کو مٹانے اور خیر کو برپا کرنے کا کام انجام دیتی رہی۔ دنیا ظلم و ویران تھی۔ وحشت ناک تھی۔ اور اس کا ذرہ ذرہ حرص و ہوس میں بدبو دار ہو رہا تھا۔ یہ ہولناک نقشہ اس لئے تھا کہ انسانیت کا دل اعلیٰ تصور سے خالی ہو چکا تھا۔ اور اب سچے معبود کی پرستش کی جگہ نفس کی پرجائی جارہی تھی۔ اللہ کے آخری اور برگزیدہ نبیؐ نے اللہ کے کلام و پیام کے ذریعہ سوئے ہوئے دلوں کو جگایا۔ ایسا شیریں کلام اور اتنا نازک و نرم پیام تھا۔ کہ لوگوں کے دلوں میں امید و آرزو انگڑائیاں لینے لگی تھی۔ مرجھائے ہوئے چہروں پر رونق و تازگی آ گئی تھی۔ اور ان کے سینے کی اندھیری کوٹھڑی میں ایمان کا چراغ جل اٹھا تھا لیکن زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ یہ امیدیں قائم نہ رہیں چہرے پھر مرجھا گئے تھے اور سینوں میں چراغ گل ہو چکے تھے۔ لوگ خدا کی نعمتوں سے سرفراز ہو کر بھی اس سے بھاگنے لگے۔ اپنا دامن چھڑانے لگے۔ اور یہی اُمت خیر جس نے دنیا میں انقلاب برپا کیا تھا، اور دنیا میں ظلم کے دہکتے ہوئے انگاروں کو بجھا کر امن و سلامتی کا حسین و شاداب چمن آراستہ کیا تھا۔ اب پھر دہکتے ہوئے انگاروں کی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن شاید اسے خبر نہ تھی کہ عاد و ثمود کی یہ کورانہ تقلید ان کی ہلاکت کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ عاد و ثمود کس شے کا نام ہے۔ اس کو دنیا میں کس طرح عروج ہوا۔ اور یہ کیونکر ہلاکت و بربادی کے گڑھے میں گری۔ اسے تاریخ کی زبان سے سنئے۔

حضرت ہودؑ نے اللہ کے حکم سے قوم عاد کو مدت دراز تک نصیحت و وعظ کے ذریعہ سیدھی راہ پر لگانا چاہا۔ اور انہوں نے اس راہ میں بڑے پاپڑ بیلے۔ لیکن قوم سرکش اور بد اطوار تھی۔ نبی کے حکم سے گریز کرتی رہی۔ نبی کا مذاق اور استہزاء کرتی رہی۔ یہی وہ قوم تھی جس نے برج بابل بنا کر آسمان تک پہنچنے کی کوشش کی تھی۔ اس کی سرکشی اور نافرمانی کو دیکھ کر حضرت ہودؑ نے کہا تھا کہ اگر تم نہ مانو گے، اور سرکشی و نافرمانی جاری رکھو گے تو دیکھو گے کہ تم پر عذاب الٰہی مسلط ہو کر رہے گا۔ یہ لوگ بڑے دولت مند تھے۔ انہیں اللہ نے اقتدار بھی دیا تھا اور حکومت بھی عطا کی تھی۔ لیکن یہ دولت و اقتدار کے نشے میں اتنے چور تھے کہ انہوں نے حضرت ہودؑ کی ایک نہ سنی۔ چنانچہ وہ اللہ کے حکم سے برباد کر دیئے گئے۔

جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے ہود اور ان کو جو اس پر ایمان لائے تھے۔ بچالیا، اپنی رحمت سے اور باقی تمام کو سات روز مسلسل آندھی لا کر برباد کر دیا۔

(القرآن)

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے عاد کے بعد قوم ثمود کو پیدا کیا جسے عاد سے زیادہ عروج و ترقی، عزت و شادمانی عطا کی اور جسے عاد ثانی کہتے ہیں۔ ان کے زمانے میں فن تعمیر کو بڑی ترقی حاصل ہوئی۔ یہ پہاڑوں کو تراش کر شاندار محل تیار کرتے اور عجائب روزگار عمارتیں تعمیر کرتے۔ حضرت صالحؑ ان کی اصلاح و رہبری کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا۔

"اے قوم! تم اس نعمت کا خیال کرو، جس کا تمہیں قوم عاد کی ہلاکت کے بعد وارث بنایا گیا۔ اور تمہیں ان کی زمین پر آباد کیا گیا اب تم اس کے ہموار میدانوں میں محل بناتے ہو، اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس تم خدا کی ان نعمتوں کا خیال رکھو اور زمین میں فساد کرنے کے لئے ادھر ادھر مت پھرو؟"

لیکن ان لوگوں نے بھی خدا سے سرکشی کی اور دولت و اقتدار کے نشے میں ایسے بگڑے کہ قوم نوحؑ اور قوم ہودؑ کی عادتیں اختیار کیں۔ اور ان کی سرکشی اس قدر بڑھ گئی کہ وہ خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کرنے لگے۔ جب ان کا کوئی بزرگ مرتا تو اس کا مجسمہ تیار کرتے اور اس سے اپنی حاجتیں مانگتے۔ اور جب حضرت صالحؑ ان کو ان حرکتوں سے باز رہنے کی تلقین کرتے تو وہ انہیں پاگل، اور مجنوں قرار دیتے۔ یہاں تک کہ حضرت صالحؑ کی اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے، جس کے بارے میں پہلے ہی سے وہ تنبیہ کر چکے تھے اور یہ بتا چکے تھے کہ اس کو مت چھیڑنا۔ جب سرکشی اور نافرمانی اس حد تک پہنچی تو پھر آسمان سے ان پر عذاب کا نزول ہوا۔ اور ایسا زلزلہ آیا کہ پوری قوم تباہ ہو گئی۔

یہ تھا اگلی قوموں کا انجام ۔۔۔ تاریخ کے ان تاریکی حقائق میں بصیرت و عبرت کے بے شمار پوشیدہ ہیں۔ حضرت ابو درداءؓ نے جس درد و کرب

کے ساتھ شام کے مناظر دیکھے تھے جس تڑپ اور اضطراب کے ساتھ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابلے تھے اور جو فلک شگاف آہ، ان کے دل سے نکلی تھی۔ افسوس کہ آج امت مرحومہ کی تعیش رانی، اور اس کی ضلالت و گمراہی کے بھیانک مناظر کو دیکھنے کے لئے ابو درداء کی آنکھ موجود نہیں ہے۔ اب عاد و ثمود کی عبرتناک تباہی کی کہانی دہرانے والی ابو درداء کی زبان نہیں ہے۔ اب غفلت کے ماروں کو جگانے والی کوئی صدائے جانفزا باقی نہیں رہی ہے۔ اب حسرت و ناکامی ہے۔ نامرادی اور مایوسی کے بادل ہر طرف منڈلا رہے ہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

بقیہ اصحاب رسول اکرم اور شیعہ راہنما خمینی

غلطی کر سکتا ہے جب اسے معلومات نہ ہوں لیکن نہیں دیتا اس رعب کے نیچے کہ فلاں مولوی بڑا ہے تو ایسی بات کہہ رہا ہے شیعہ لٹریچر کے مطالعہ میں ہم سے گفتگو کرے۔ چاہے بڑا ہو چاہے چھوٹا لیکن خمینی کی مدح جو کرتا ہے وہ شیعیت کا ایجنٹ ہے یا بددیانت ہے یا اسے شیعہ افکار و نظریات معلوم نہیں اسے معلوم کرنے چاہئیں اور رب نے اسی دنیا میں بدلہ لیا ہے۔ فاروق اعظمؓ کو کافر و زندیق کہنے والے خمینی سے رب نے اس دنیا میں بدلہ لیا ہے

لاش ہیلی کاپٹر سے گری ہے۔ کفن تار تار ہوا ہے۔ اب اس کا نام عقیدت رکھتے ہو۔ آج

فاروق اعظمؓ کو کافر کہنے والے
خمینی سے رب نے اسی دنیا
میں بدلہ لیا۔ اُس کی لاش کئی
بار ہیلی کاپٹر سے گری

بلکہ کبھی قدر کی حقیقت میں اس کا کفن تار تار نہیں ہوا۔

پندرہ سو سال میں تم کوئی قائد۔ کوئی لیڈر کوئی مقتداء کوئی رہنما کوئی غوث، کوئی قطب، کوئی انقلابی لیڈر بتلاؤ کہ جس کی لاش اس طرح گری ہو۔ اس کے وجود کو اس طرح پامال کیا گیا ہو۔ نہیں ہے یہ فاروق اعظمؓ کو زندیق کہنے کا نتیجہ تھا کہ رب نے اس دنیا میں لاش پاؤں تلے روند ڈالی ہے

ہر حال آپ ان حالات میں ہماری مشکلات کا جائزہ لے سکتے ہیں کہ جہاں خود اپنے مولویوں سے بات کرنی پڑتی ہے کہ کیا کر رہے ہو۔

ان حالات میں اصحاب رسول کی وکالت کرنا ان کی مدح کرنا، ان کے دشمنوں کی آنکھ میں آنکھ ڈالنا آسان بات نہیں ہے۔

میں ان علماء کرام سے ادب کے ساتھ درخواست کروں گا کہ اگر تمہیں خمینی نظریات کا علم نہیں ہے تو اس کی ثناء خوانی مت کرو۔ پہلے اس کے افکار و نظریات کا جائزہ لو اس کے بعد اخباری بیان دو۔

محض اخبارات میں بیان لگنے کے شوق میں تم وہ کہتے چلے جا رہے ہو جس کی قرآن و سنت اجازت نہیں دیتے۔

سامعین محترم۔ میں اپنے جذبات کا اظہار چاہتا تھا کہ میرا عنوان اور موقف یہ ہے۔ رب العزت ہمیں عمل کی توفیق دے۔

(جمعۃ المبارک ۱۹۸۹ء خطبہ جمعہ مسجد حق نواز شہید جھنگ صدر)

ضروری اطلاع

- قارئین کرام! رسالہ ہر ماہ یکم سے بھیج دیا جاتا ہے۔ اگر دس تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو ہمیں اطلاع دیں۔
- جواب طلب امور کیلئے جوابی لفافہ ضرور ارسال فرمائیں۔
- تمام پیغامات، مضامین، رپورٹیں ہر ماہ پندرہ تاریخ سے پہلے وصول ہو جانی چاہئیں
- رسالہ خود پڑھ کر دوسروں تک پہنچانا، آپ کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

شبیر احمد
تیری عظمت کو سلام

بھلن شریف ایک قصبہ ضلع مظفر گڑھ میں واقع ہے وہاں پر ایک شیعہ ملعون نے تین کتے اور ایک کتیا پال رکھی تھی ان کے گلوں میں ڈوری کے ساتھ گتے باندھے ہوئے تھے۔ ان کتوں میں سے ایک پر (نعوذ باللہ) ابوبکر صدیق دوسرے پر عمر فاروق تیسرے پر عثمان غنی اور چوتھے پر عائشہ لکھا تھا انجمن سپاہ صحابہؓ کے کارکن شبیر احمد کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے فوراً اس مردود شیعہ کا سر تن سے جدا کر کے اسے واصل جہنم کر دیا۔ شبیر احمد آج بھی ملتان جیل میں بند ہے۔ اس کے کیس کی پیروی انجمن سپاہ صحابہؓ مظفر گڑھ کے لیگل ایڈوائزر خان واحد نواز خان کر رہے ہیں۔

(پیر محمد شاہ مسکین پور شریف)

سپاہ صحابہؓ کا پرچم

سپاہ صحابہؓ کا پرچم ہے کتنا پیارا!
سب سے اچھا سب سے نیارا!

چمکے اس پر چاند ستارا!!
جان ہماری ہے دل ہمارا

لہرائے جب تو مہکے خوشبو!
دھوم مچی ہے اس کی ہر سو!

پیارے پیارے رنگ ہیں اس میں
کفر ننگا کرنے کے ڈھنگ ہیں اس میں

سپاہ کی عظمت و شان بڑھائے
یہ پرچم جب بھی لہرائے

اس کی عظمت اپنی آن!
اس پہ کنول جان بھی قربان!

کنول عبدالحکیم

Scanned by CamScanner

نامور مناظر اور مجتہد مولانا شیر علی نے شیعہ مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا

پیر قطبی کے سوال پر مبہوت ہو گئے اور یکدم شیعہ مذہب سے برأت کا اعلان کر دیا۔

قیام پاکستان سے قبل آج سے تقریباً پچپن سال پہلے حیدر آباد سندھ کے بعض شیعہ جاگیرداروں نے اپنے مزارعین کو وارننگ دی کہ ہماری زمینیں چھوڑ دیں یا شیعہ مذہب اختیار کریں۔ مزارعین اہل سنت مسلمان تھے۔ ان پر بے پناہ ظلم کیا گیا۔ لیکن انہوں نے اپنا مذہب نہ چھوڑا آخر مجبور ہو کر جاگیرداروں نے مناظرہ طے کیا تاکہ اہلسنت مزارعین کو مرعوب کیا جا سکے۔ یہ مناظرہ شہر حیدر آباد سے متصل وسیع ڈرلیش عیدگاہ میں تجویز کیا گیا۔

مذہب اہلسنت والجماعت کی طرف سے المعظم پیر قطبی شاہ ملتانی اور شیعہ مذہب کی جانب سے مولانا شیر علی ولد غلام محمد لکھنوی مناظر مقرر ہوئے۔ شیعہ جاگیرداروں نے مناظرے کا بہت بڑا پراپیگنڈہ کر کے ہزاروں کی تعداد میں عوام کو جمع کیا۔

مناظرے کا موضوع "ایمان ثلاثہ صحابہؓ" طے کیا گیا۔ یعنی شیعہ مناظر کا دعویٰ تھا کہ اصحاب ثلاثہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ نعوذ باللہ بے ایمان تھے اور مسلمان مناظر پیر شاہ قطبی ملتانی نے ثابت کرنا تھا کہ مذکورہ اصحاب ثلاثہ مومن مسلمان تھے۔

مناظرے سے چند دن پہلے مسلمان مناظر پیر صاحب نے اپنے مرشد پیر تاج محمد مہروری ماڑہ شریف کو عریضہ لکھا کہ مقابل شیعہ عالم بہت قابل آدمی ہے۔ اور کافی عرصے سے مناظرے کا چیلنج کرتا ہے۔ خط کے جواب میں تاج محمد مہرویؒ نے صرف ایک شعر لکھ بھیجا ؎

اے قطب زماں حافظ تیرا اللہ ہے
اک تیرے گنگھرو کی ٹھوکر سے قلم باذن اللہ ہے

مناظرہ کے وقت پیر قطبی شاہ نے پہلا سوال کر کے شیعہ مناظر کے تمام راستے بند کر دیئے

پیر قطبی شاہ: اصحاب ثلاثہ نے صرف حضور کا زمانہ دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام زمانہ اور حضرت علی کا بھی زمانہ۔ اگر اصحاب ثلاثہ مومن نہ تھے اور کافر تھے تو کس زمانے میں تھے۔

مولانا شیر علی: یہ لوگ نبی کے زمانے میں مومن اور علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے میں منافق بن گئے تھے۔

پیر قطبی شاہ ..... آپ نے ۲۸ پارہ سورۃ تحریم کی آیت یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین وغلظ علیھم (ترجمہ، اے نبی منافقین اور کفار کے ساتھ جہاد کرو۔) فرما کر اپنا مدعا ثابت کیا کہ کیوں نہ حضرت علیؓ نے اس آیت پر عمل کیا اصحاب ثلاثہ سے سختی کرتے اور جنگ کرتے بلکہ انہوں نے الٹا اتحاد و تعلقات کے رشتے قائم کر دیئے حضرت

> **مناظرہ کے دوران دل پر انوار ہدائت وارد ہونے لگے یکدم اعلان کر دیا "میں اس جھوٹے مذہب شیعہ کو چھوڑا اور اسلام قبول کرتا ہوں خداوند کریم مجھے استقامت عطا فرمائے"**

ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی لڑکیوں سے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا ان کو اپنا سسر بنایا اور حضرت عثمانؓ کو داماد بنایا اور حضرت علیؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو داماد بنایا۔

مولانا شیر علی: کافی کلینی کی ایک عبارت پیش کی جس میں لکھا تھا "حضرت نبی کریمؐ نے وقت وفات وصیت فرمائی تھی۔ کہ میرے بعد تم کسی سے جنگ نہ کرنا۔ حتیٰ تمہیں موت آ جائے۔"

پیر قطبی شاہ: واہ سبحان اللہ مولا علی شیر خدا موت تک معصور وصیت تھے۔ تو بارہ جنگ حضرت امیر معاویہؓ سے کیوں لڑے تھے؟

مولانا شیر علی: انہوں نے فوراً دوسرا رنگ بدلا اور جواب پیش کیا کہ مولا علی کی طاقت جنگ کم تھی۔

پیر قطبی شاہ: علامہ کلینی کہتا ہے۔ کہ حضرت علیؓ کے پاس تیئس لاکھ چوبیس ہزار آدمی تھے۔ حضرت آصف برخیا کے پاس دو اسم اعظم تھے۔ تو تخت بلقیس سات ہزار میل سفر کر کے آنکھ جھپکنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا۔ اور حضرت علی المرتضیٰ کو تو بہتر اسم اعظم پڑھائے گئے تھے اور خاتم سلیمان یعنی منددی جس کے جن پری اور کائنات تابع تھی۔ وہ بھی تو مولا علیؓ کے پاس تھی۔ کیا ایسی طاقت سلیمانی رکھتے ہوئے بھی کمزور تھے؟

یہ بات کرنے کی دیر تھی ہزاروں کے اجتماع کے سامنے مولانا شیر علی مبہوت ہو گئے اور دل پر انوار ہدائیت وارد ہونے لگے۔ یکدم اعلان کر دیا۔ "میں نے اس جھوٹے مذہب شیعہ کو چھوڑا اور اسلام قبول کرتا ہوں"۔ خداوند کریم مجھے استقامت عطا فرمائے"

شیعہ مذہب سے برأت کے اعلان کے بعد سابقہ زندگی کا کفارہ ادا کرنے کے لئے مولانا شیر علی نے ایک مختصر کتابچہ کی صورت میں شیعہ کے ۹۱ عقیدے ان کی اساسی کتابوں کی روشنی میں ایسے مستند اور محکم دلائل کے ساتھ وضع کئے جس نے سبائیت کا اصلی چہرہ بے نقاب کر دیا۔

یہ کتابچہ اشاعت المعارف سے مل سکتا ہے۔

احمد پور شرقیہ

علاقہ احمد پور شرقیہ میں رسالہ ماہنامہ "خلافت راشدہ" حاصل کرنے کیلئے۔

اختر چوہدری، جبران نیوز ایجنسی
۶۲۷ محلہ سرور شاہ احمد پور شرقیہ رابطہ کریں شکریہ

Scanned by CamScanner

اصحابِ رسولؐ

حافظ محمد صدیق جبروی

البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا مومنوں سے جس وقت کہ انہوں نے بیعت کی درخت کے نیچے۔ بس اللہ جانتا تھا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔ (القرآن)

اس آیت پاک میں اللہ رب العزت نے اپنے لاڈلے محبوب کے لاڈلے صحابہؓ کی شان رفیع کی ایک جھلک قیامت تک آنے والے ہر شخص کے سامنے بیان فرما دی ہے۔ اولاً بلندیٔ مرتبہ کیلئے یہی کافی تھا کہ رب العالمین عالم الغیب ما فی السموات والارض وما یکون الی یوم القیامۃ اس جماعت مقدسہ کی تعریف و توصیف تاکیدی صیغوں سے بیان فرما رہے ہیں۔ ثانیاً خالقِ کائنات چونکہ خود بڑے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بڑا ہمیشہ چھوٹے کی ہی تعریف کیا کرتا ہے، صحابہؓ کی شان اگر کچھ نہ ہوتی تو عالم الامکان وما یکون کے متقضی بلیغ الفاظ سے ان حضرات کی مدح سرائی نہ فرماتے۔ ثالثاً محبوبِ خدا کے محبوب اتنی عظمت کے حامل ہیں کہ وہ کتاب جس کی شان ذالک الکتاب لاریب فیہ اس میں ان کی شان میں اَن گنت آیتیں نازل ہوئیں۔ کتاب میں شک نہ صحابہؓ کی شان میں شک۔ جو کتاب میں شک کرے وہ بھی کافر جو صحابہ کی شان میں شک کرے وہ بھی کافر۔

رابعاً یہ جماعت شرعیت و بزرگی علو مرتبہ کا بالیقین مستحق ہے کہ آج تک جتنا بھی جس حال میں بھی دین اسلام ہم تک پہنچا یا ہمارے پاس موجود ہے وہ انہی حضرات کا مرہونِ منت ہے۔ اگر مصطفیٰ سے صحابہ کو الگ کر دیا جائے تو پھر اسلام سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اس قرآن پاک سے (جو ازلی ابدی کتاب ہے جس کا قیامت تک ایک حرف کوئی نہیں بدل سکتا) بھی محروم ہونا پڑے گا۔ کیونکہ یہ بھی ذریعہ لسان و صدر صحابہؓ ہی ہم تک پہنچا ہے۔ یا یوں کہہ لیا جائے کہ صحابہ کے انکار سے قرآن کا انکار بھی لازم آتا ہے جو صریحاً کفر ہے۔

خامساً۔ کہتے والا کے مفہوم کے مطابق کہ پیغمبر اسلام نے حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے تقریباً چودہ سو صحابہ کو تیار کرنے کا فیصلہ فرمایا معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک صحابی کا مقام یہ ہے کہ ایک کا خون اتنا قیمتی ہے کہ اس کے بدلے چودہ سو انسانوں کا قربان ہونا بھی برداشت ہے۔

سادساً، یہ کہ اگر صحابہ کو ایک ناکام جماعت تصور کیا جائے تو یہ تصورِ ناکامی صرف صحابہ تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس بھی اس حرف گیری سے مستثنیٰ نہیں رہے گی۔ کیونکہ اُستاد کی قابلیت کا استعداد شاگردوں سے ہی پہچانی جاتی ہے۔ جب شاگردوں کو ہی ناکام سمجھ لیا گیا تو لامحالہ استاد بھی ایسا ہی ناکام شمار ہوگا۔ العیاذ باللہ

سابعاً، قطع نظر باقی تمام صفات و خوبیوں کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صداقت و علو مرتبہ اس سے ہی واضح ہے کہ مؤرخین اسلام محمدؐ تو خیر من الملئکۃ کی مدح و توصیف سے اپنی کتب تاریخ کو مزین کر رہی تھا، تعجب اس پہ تعجب یہ ہے کہ مؤرخین کفر و الحاد کی تمام تواریخ جواب تک کسی جا پہ کی ہیں اٹھا کر دیکھیے لیکن آپ کو کوئی تاریخ کی کتاب ایسی نہیں ملے گی کہ جس میں ان حاملین صدق و صفا جماعت کی توصیفی تعریفی سنہری دیدہ زیب پہلوؤں کو نمایاں مقام نہ دیا گیا ہو۔ غیر مسلموں کا بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکنا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ لازماً یہ جماعت ایسی خوبیوں کی مالک ہے کہ جن خوبیوں کا کسی دوسری جماعتوں کو عشرِ عشیر بھی نصیب نہیں ہوا۔

ہمارا ایمان ہے کہ آج تک کے دور کے جتنے بھی ولی غوث قطب ابدال صاحب کشف و کرامات تمام جمع کر لئے جائیں تو ان کا تمام کا ایمان و مقام میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ادنیٰ صحابی (کہ جس نے صرف ایک مرتبہ ایمان کی حالت میں پیغمبر کو دیکھا) کے ایمان و مقام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کائنات کے تمام اولیاء اللہ کو جمع کر لیا جائے پھر وہ تمام کے تمام جمع ہو کر صرف ایک آدمی پر محنت کریں اور اتنی محنت کریں کہ جس سے زیادہ ممکن ہی نہ ہو۔ اور لاکھوں سال اس آدمی کو باکمال بنانے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ اس کو تمام درجات ولایت و معرفت تک پہنچا دیں۔ ظاہر ہے ان ولیوں کی محنت شاقہ سے جو آدمی تیار ہوگا وہ کیسے کمالات و محاسن کا مرکز و منبع ہوگا۔ اب ایک طرف تو یہ کہ ان گنت ولیوں کی محنت کا ثمرہ ہے اور دوسری طرف وہ صحابیٔ رسولؐ کہ جس نے صرف کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک جھلک دیکھا اور کوئی اعمال وغیرہ بھی نہیں کئے۔ معرفت میں اس سے لاکھوں درجے آگے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مربی ہونے کا وہ مقام مرحمت فرمایا تھا کہ ایک ہی نظر سے ولایت کے تمام درجات طے کرا کر مقام محبوبیت خدا سے سرفرازی عطا ہو جاتی تھی جو کہ اصل الاصول ہے اسی کو اہل تصوف فنافی اللہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

الغرض میرے پیغمبرؐ کے یاروں پر طعنہ زنی کرنیوالا ان کی شان میں گستاخی کرنیوالا، ان پر طعن ہونے کو تنقیص شان کا مدعی بالاتفاق کافر و زندیق ہے۔ ایسے آدمی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ رب العلمین صحابہ کی محبت پھر محبت کی وجہ سے ان کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

انجمن سپاہ صحابہؓ میں شمولیت

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات حافظ طاہر محمود اشرفی نے انجمن سپاہ صحابہ میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا اس ملک میں انجمن سپاہ صحابہ کے پاس ہی وہ عظیم مشن ہے جس کے تحت نظریۂ پاکستان کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔

انجمن سپاہ صحابہ کا قیام اللہ کی طرف سے نعمت عظمیٰ ہے۔ اگر سپاہ صحابہ کا قیام عمل میں نہ آتا تو شام کی طرح پاکستان میں بھی شیعہ انقلاب کی کارروائیں ہموار ہو چکی ہوتیں۔

انجمن سپاہ صحابہ نے پاکستان میں شیعہ انقلاب کا راستہ بلاک کر دیا ہے۔

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور شیخ اشفاق نے حافظ طاہر محمود اشرفی صاحب کا خیر مقدم کیا۔

Scanned by CamScanner

رپورٹ: محمد اختر

پاکستان میں شیعہ مسلم فسادات کا خوفناک منصوبہ

سازش ایران میں تیار کی گئی سفارت کاروں کے ذریعے مرحلہ وار عمل کیا جائے گا؟

سازش کی تکمیل کے لئے خوبصورت ایرانی لڑکیوں کو استعمال کیا جا رہا ہے؟

انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے مختلف پریس کانفرنسوں کے ذریعے ایرانی حکومت پر الزام عائد کیا تھا۔ کہ وہ اپنے سفارتخانوں اور خانہ فرہنگ کے ذریعے پاکستان کے اندرونی معاملات میں براہ راست مداخلت کر رہی ہے۔ خوفناک آتشیں اسلحہ کی ترسیل کے علاوہ اپنے مذموم مقاصد جو کہ پاکستان میں برپا شیعہ انقلاب برپا کرنا ہیں کی تکمیل کے لئے اپنے ایجنٹوں کو دولت بھی فراہم کر رہی ہے۔ قائد انجمن کے الزامات کوئی تعصب یا مسلکی بنیاد پر نہیں بلکہ خالص پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کے آئینہ دار ہیں۔ حکومت پاکستان خصوصاً حکومت پنجاب کو ان الزامات کی روشنی میں مؤثر حکمت عملی تیار کرنی چاہیئے۔ تاکہ پنجاب میں امن و امان کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ قائد سپاہ صحابہ کے الزامات کی حقیقت کیا ہے۔ ذیل کی سطور سے ——— وضاحت ہو جائے گی۔

اسلام آباد کے ایرانی سفارتخانہ کی طرف سے تین اہم شخصیات ۱۔ مسٹر مشہدی ۲۔ مسٹر محرابین

> **ایرانی ایجنٹوں کے ذریعے آتشیں اسلحہ کی فراہمی پاکستان میں خوفناک فسادات کی سازش کا حصہ ہے**

۳۔ مسٹر آغا ابو شریف مسلح شیعہ تنظیموں (تحریک نفاذ فقہ جعفریہ، امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن) کے علاوہ حکومتی نمائندوں، افسران، تاجر، و کلاء، قومی، صوبائی اسمبلی کے ممبران کے ساتھ روابط قائم کر کے پاکستان میں شیعہ انقلاب برپا کرنے کی راہیں ہموار کرنے پر مامور ہیں۔

۱۔ مسٹر مشہدی: یہ شخص ایک سابق پولیس افسر ہے۔ ایران میں انٹیلی جنس جیسی اہم ذمہ داریوں کو احسن طریقہ سے نبھا چکا ہے۔ البتہ پاکستان میں ثقافتی قونصلر (؟) کلچرل اتاشی ایک سیکنڈ سیکرٹری کے بھیس میں بڑے

> **ایران کے سابق حمیدنے مذموم مقاصد کی خاطر پاراچنار کی لڑکی سے شادی کی۔ اور وہاں سے ایرانی ایجنٹوں کو اسلحہ سپلائی کرتا ہے**

منظم اور مرتب طریقے سے انجام دے رہا ہے۔ ایرانی سفارتخانے کا ایک بڑا افسر اس سلسلہ میں اس کا نگران ہے۔ اس کی ڈیوٹی شیعہ علماء کے ساتھ خفیہ رابطہ رکھنا اور اس کے ساتھ پاکستان کے قبائلی علاقوں سے شیعہ قیادت کو اسلحہ کی فراہمی بھی اسی کی ذمہ ہے۔ اسلحہ کی ترسیل کو آسان بنانے کیلئے اس نے قبائلی سرداروں کے ساتھ قریبی رابطے بڑھا لئے ہیں اسلحہ کی خرید و فروخت میں شیعہ راہنماؤں اور قبائلی سرداروں کے ساتھ دلال کا کام بھی کرتا ہے۔ گذشتہ ماہ اسلام آباد اور دیگر مقامات پر اس نے شیعہ علماء کے ساتھ طویل خفیہ ملاقاتیں کی ہیں۔

۲۔ مسٹر محرابین: یہ بہت تیز طرار غیر معمولی ذہانت رکھنے والا انتہائی خطرناک آدمی ہے یہ ساواک کا سابق ایجنٹ ہے۔ جو کہ شاہ ایران کے دور میں خفیہ سروس تھی۔ یہ شاہ کے دور میں خمینی کے گروپ میں خفیہ طور پر داخل ہو گیا تھا۔ جونہی شاہ ایران کا تختہ الٹ گیا تو اسے ایرانی انٹیلی جنس میں ایک بڑا عہدیدار بنا دیا گیا۔ اس کا کام پاکستان میں طلبہ کے ساتھ رابطہ قائم کرنا ہے جو کہ ایرانی سفارتخانے میں اہم شعبہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ شخص خفیہ اور اعلانیہ طور پر طلبہ کی ذہن سازی کر کے ان کو پاکستان میں شیعہ انقلاب کیلئے تیار کر چکا ہے۔ ان مقاصد کیلئے اس نے شیعہ طلبہ کی تنظیم آئی ایس او کو ذریعہ بنا رکھا ہے۔ پاکستان میں پڑھنے والے ایرانی طلبہ بھی اس کے قابل استعمال طلبہ کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ان کی ذہن سازی آسان بنا سکے ہیں ——— حکومت ایران نے اس منصوبہ کے لئے بڑی رقوم مختص کر رکھی ہیں۔ اس شخص نے ۱۹۸۶ء (؟) میں اعادہ منصوبہ کے تحت تربیت یافتہ ایرانی طلبہ کو جاسوسی کے سلسلہ میں پاکستان بھجوانا شروع کیا تھا۔ جو یہاں کے تعلیمی اداروں میں لمبے کورسز کے شعبوں میں داخلہ لیتے ہیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ عرصہ پاکستان میں قیام کر سکیں۔ پاکستان میں رہنے والے شیعہ طلبہ اور اساتذہ ان کے داخلوں کو آسان بناتے ہیں۔

> **خوبصورت ایرانی لڑکیاں پاکستانی لڑکوں کی ذہن سازی کر کے ایرانی ایجنٹوں کے سپرد کر دیتی ہیں۔ قائد اعظم یونیورسٹی میں زیر تعلیم فاطمہ نامی لڑکی سرفہرست ہے**

محرابین نے محکمہ تعلیم میں بھی مضبوط تعلقات بنائے ہوئے ہیں ان تعلقات کی بنا پر اس نے اسلام آباد۔ کراچی۔ لاہور اور پشاور میں طلبہ امور اور دیگر سرگرمیوں کے اہم مراکز قائم کئے ہیں ان مراکز میں کام کرنے والے طلبہ کو کام کی نوعیت اور مشن کی اہمیت کے مطابق معاوضے دیئے جاتے ہیں یہ شخص خوبصورت ایرانی لڑکیوں کو بھی اس منصوبے میں استعمال کرتا ہے یہ لڑکیاں پاکستانی لڑکوں کو اپنے قریب لاتی ہیں تاکہ ان کی ذہن سازی کی جا سکے پھر انہیں ایرانی ایجنٹوں کے سپرد کر دیتی ہیں

Scanned by CamScanner

اس معاملے میں فاطمہ نامی لڑکی زیرِ تعلیم قائدِاعظم یونیورسٹی قابلِ ذکر ہے۔ فاطمہ بحرا یمن کی قریبی ساتھی اور اس کی ہدایت کے تحت کام کرتی ہے۔

بحرا یمن نے دو ماہ قبل لاہور کا دورہ کیا طلبہ کے ایک گروپ سے خانۂ فرہنگ ایران واقع لاہور میں ملاقات کی اس دورہ کے دوران اس نے طلبہ کو کئی ذمہ داریاں سونپیں اور مختلف امور کی انجام دہی کیلئے رقم تقسیم کی۔ اس کے علاوہ اس نے گذشتہ ایک ماہ میں کراچی اور پشاور کے کئی دورے کئے۔ ان ساری کارروائیوں کی نگرانی ایرانی سفیر خود کرتا ہے۔

۳۔ آغا ابوشریف زمانی۔

یہ شخص پاکستان میں ایران کا سفیر رہ چکا ہے۔ اپنا دورِ سفارت مکمل کرنے کے بعد وہ ایران میں ڈائریکٹر انٹیلی جنس مقرر ہوا۔ اس دوران اکثر پاکستان کے دورے کرتا رہتا تھا۔ پاراچنار کی ایک لڑکی سے شادی کرکے وہ پاکستان میں مقیم ہو چکا ہے۔ اس کا طریقۂ واردات عجیب ہے۔ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پرائیویٹ بسوں اور ویگنوں میں عام مسافر کی حیثیت سے سفر کرکے ایرانی ایجنٹوں سے ملاقاتیں کرتا ہے۔ پاراچنار اس کے سسرال کا علاقہ ہے وہاں سے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کو اسلحہ سپلائی کرتا ہے۔ ایرانی سفارتخانہ سے قریبی تعلق کی بناء پر حساس معاملات پر خفیہ رپورٹیں براہِ راست ایران کو سپلائی کرتا ہے۔ ایرانی ایجنٹ اپنی کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد اکثر اس کی رہائش گاہ پر پناہ لیتے ہیں۔ اس کے تین بیٹے ہیں۔ منصور آغا زمانی۔ محمد آغا زمانی۔ حسن آغا زمانی ہیں۔ دو پاکستان میں زیرِ تعلیم ہیں جبکہ تیسرا لاہور۔ کراچی کے کسی تعلیمی ادارے میں داخلے کے لئے کوشاں ہے۔

۱۔ منصور آغا زمانی:۔

انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز (NUMLS) میں زیرِ تعلیم ہے۔ اس کی غیر نصابی سرگرمیاں مشکوک ہیں۔

۲۔ محمد آغا زمانی۔

گورنمنٹ ڈگری کالج H-9 کا طالب علم ہے۔ ISO کا متحرک کارکن خود کو مظلوم اور یتیم ظاہر کرتا ہے۔ اکثر لاہور اور دیگر شہروں کے دورے کرتا ہے۔ یہ شخص اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور یا پنجاب یونیورسٹی میں داخلے کا خواہشمند ہے۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں اس کے بڑے مراسم ہیں۔ دیگر طلبہ تنظیموں کے لڑکوں کے ساتھ مراسم قائم کرکے جاسوسی کرتا ہے۔

۳۔ حسن آغا زمانی:۔

پہلے ایران میں رہتا تھا۔ اب لاہور یا کراچی کے کسی ادارے میں داخلے کا خواہشمند ہے انتہائی تیز طرار اور مکار ذہنیت کا حامل ہے۔ دوسروں کے ساتھ واقفیت پیدا کرنا اس کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

سابق ایرانی سفیر کے تین بیٹے بھیس بدل کر خفیہ معلومات حاصل کرتے ہیں

ابوشریف نے اپنے مذکورہ بالا بیٹوں کو مختلف معلومات جمع کرنے پر مقرر کیا ہوا ہے۔ اور وہ خود اسلام آباد مکان نمبر ۵۶۹ سیکٹر I-10/1 کے چکر لگا کر وہاں سے رپورٹیں حاصل کرکے ایران بھیجتا ہے۔

سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کے خلاف اس کی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ اکثر غیر مسلم ممالک کے سفیروں کے ساتھ اس کے تعلقات ہیں۔

خوفِ خدا، عشقِ مصطفےٰ، حُبِ اصحابِ رسولؐ
(انجمن سپاہ صحابہ پاکستان)

پاکستان کے شیعہ حکمرانوں کے نام؟

اس طرح ستم کی تیرے تشہیر کریں گے
ہر بات کو ہم خون سے تحریر کریں گے

بے ساختہ تیرے بھی نکل آئیں گے آنسو
جب پیش تجھے ہم تیری تصویر کریں گے

زنداں کے علاوہ بھی ہیں دیوانے بہت سے
کس کس کو وہ پابستۂ زنجیر کریں گے

یہ وقت کے چنگیز چلاتے رہیں خنجر
ہم شکر کے سجدے تہِ شمشیر کریں گے

افکار کے کچھ اور نئے دیپ جلا کر!
ہر ذہن کو وابستۂ تنویر کریں گے

یہ اُجڑے ہوئے گھر یہ شہیدوں کے مزارات
ہر لمحہ تیرے ظلم کی تشہیر کریں گے

آواز ہماری دبا سے نہ دبے گی!
خاموش زبانوں سے بھی تقریر کریں گے

یوسف وہ دن دور نہیں جب یہ ستمگر
تجویز خود اپنے لئے تعزیر کریں گے۔

ایم یوسف تبسم جھنگوی

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ علم اعداد کے آئینے میں

(حافظ حبیب الرحمٰن مظفر آباد)

کی (۳۰) وفات (۶۸۹) پہ (۷) تاریخی (۱۲۲۱) مادے (۲۰) (۱۰) = ۱۹۹۰ء

اہل بیت (۴۴۸) رسول (۶۹۸) کا غلام (۶۶۲) = ۱۴۱۰ھ

جامعہ محمودیہ (۲۳۲) پپلیاں والا (۱۳۷) کا (۲۱) مہتمم (۵۲۵) مولانا حق نواز صاحب جھنگوی (۵۹۵) = ۱۴۱۰ھ

حافظ علامہ حق نواز جھنگوی (۹۹۰) شہید (۳۱۸) ناموس صحابہ (۵۸۲) = ۱۹۹۰ء

قتیل شیعہ (۹۲۶) پاکستان - ایران (۵۳۴) ودود بن (۲۹۰) مستعمر جھنگوی (۲۴۰) = ۱۹۹۰ء

اوّل (۱۳۷) دا ہم ملا جل (۱۴۶۸) فی الدارین (۳۸۵) = ۱۹۹۰ء

محسنِ (۱۵۱) دین کو (۳۰۲) سلام مرور (۱۵۳۷) = ۱۹۹۰ء

Scanned by CamScanner

ہمیں مُلکی سالمیت عزیز تر ہے لیکن ....!

فاران فاروقی

پنجاب کی صوبائی حکومت کے سربراہ اور اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ میاں نواز شریف صاحب اور وطن عزیز کے سُنی سیاستدانوں سے آج ہم چند اہم سوالات کرنے کی جسارت کر رہے ہیں۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک وطن عزیز میں اقتدار کن ہاتھوں میں رہا ؟ ماسوا جنرل ضیاء کے۔ پاکستان کو مشکلات و مصائب میں پھنسوانے والے کون لوگ تھے ملک کے دو ٹکڑے کس نے کئے سندھ میں فسادات کا بانی کون ہے ؟ علماء کا قاتل کون ہے۔؟ ان تمام چیزوں کو غور سے دیکھیں تو ان پر شیعیت کی کالک نظر آئے گی۔

ہم یہ بات نہیں سمجھ سکے کہ سُنی اکثریت رکھنے والے اس ملک میں اہم وزارتوں اور کلیدی عہدوں پر ہمیشہ شیعہ اور قادیانی ہی کیوں فائض رہے ؟

کہیں یہ اسلام کے خلاف اُس بدترین سازش کا حصّہ تو نہیں جو ابن سبا اور اُس کی ذریت نے جب اہلبیت کی آڑ میں تیار کی تھی۔؟

ہمارا دعویٰ ہے شہادتِ عثمان غنی سے لیکر مولانا حق نواز جھنگوی شہید تک تمام مسلم راہنماؤں اور شخصیات کے قاتل شیعہ ہیں اسی طرح سقوط غرناطہ سے لیکر سقوط ڈھاکہ تک تمام واقعات میں شیعہ نے کہیں ابو واقد کہیں ابن علقمی کہیں میر جعفر، میر صادق، سکندر مرزا، یحییٰ، بھٹو کی شکل میں اپنا گھناؤنی کردار ادا کیا ہے۔ آج بھی سندھ میں فسادات ہوں یا پنجاب میں امن عامہ کا مسئلہ ہو شیعیت اپنا گندہ کردار ادا کر رہی ہے۔ ۲۷ مئی کو سندھ کے شہر حیدر آباد میں ہونے والی بربریت کی منصوبہ بندی اور قیادت کرنے والا بھی شیعہ آئی جی ہے۔

۲۷ اور ۲۸ مئی کو حیدر آباد کرب و بلا کا منظر پیش کر رہا تھا۔ گھروں کا پانی بند کر دیا گیا نوجوانوں اور بچوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا بیٹیوں کو اُن کے والدین کے سامنے بے عزت کیا گیا۔ ماؤں کے سامنے شیر خوار بچوں کو تڑپایا گیا۔ کاروباری حضرات کو کاروبار بند کرنا پڑے۔ نوجوانوں کی لاشیں اُٹھانے والے والدین کے سینے چھلنی کر دیئے گئے ان مظالم کے بعد جب حیدر آباد کی ماؤں اور بہنوں نے قرآن سروں پہ اُٹھا کر امان طلب کی تو اندرون سندھ سے آنے والی غنڈہ پولیس فورس نے جس کی اکثریت ہندوؤں پر مشتمل تھی درندہ صفت رافضی آئی جی سعادت علی شاہ کی قیادت میں نہ قرآن کی عزت کی اور نہ اُن بہو بیٹیوں کی جو صرف اُن کی طالب تھیں یہ سب کچھ ایک عورت کی حکمرانی میں ہُوا۔ اِدھر جھنگ میں جو حالات ہو چکے ہیں وہ

سیاسی اور وقتی مصلحتوں کی آڑ میں شیعہ انقلاب کی راہیں ہموار نہ کرو!

بھی قابل غور ہیں نقصان سُنیوں کا ہو رہا ہے قتل سُنی ہو رہے ہیں۔ کاروبار سُنیوں کے تباہ ہو رہے ہیں۔ گرفتاریاں بھی سُنیوں کی ہو رہی ہیں۔ سزائیں بھی سُنیوں کے ہیں۔ آخر کب تک ایک اقلیت کو خوش کرنے کے لئے سُنی اکثریت کے حقوق پامال ہوتے رہیں گے ؟

میاں نواز شریف صاحب یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کوئی بھی شیعہ سُنی جماعت یا اُمیدوار کو ووٹ نہیں دیتا اور نہ دے گا۔ اور نہ سُنی جماعت کی حکمرانی برداشت کرتا ہے۔ پھر آپ نے اسمبلی کے اندر عابدہ حسین جیسی عفریت کیوں پال رکھی ہے اور اسمبلی سے باہر ع غ کرار وی اور مرتضیٰ پویا جیسے تبرا بازوں کو سینے سے کیوں لگایا ہُوا ہے ؟

اور کوئی شیعہ بڑا ہو یا چھوٹا، مرد ہو یا عورت مولوی ہو یا ڈاکٹر نام نہاد پیر ہو آخر شیعہ ہوتا ہے۔ خدا را اِن دشمنانِ صحابہؓ اور گستاخانِ امہات المؤمنین کو اپنی صفوں سے نکال باہر کریں۔ کل قیامت کے روز جام کوثر کیلئے کس منہ سے جاؤ گے۔ اقتدار تو آنی جانی شئے ہے۔

یاد رکھیں حضور ﷺ کا لہو شیعہ اور شیعہ نوازوں پر قہر الٰہی بن کر برسے گا سُنی نوجوان اپنے حقوق کی جنگ لڑنے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ اب وہ دن زیادہ دور نہیں جب شیعہ اور شیعہ نوازوں کا محاسبہ ہو گا۔ حکمرانو! اُس عذاب سے بچنے کے لئے اور احمد مصطفےٰ ﷺ کی شفاعت کا حقدار بننے کے لئے صحابہؓ کی عظمت و سربلندی کے واسطے سیاسی اور وقتی مصلحتوں کی آڑ میں شیعہ انقلاب کی راہیں ہموار نہ کرو۔ سُنی عوام کو شیعہ استبداد سے نجات دلاؤ۔

میاں صاحب! ہمیں اپنے گھر، گلیاں محلے شہر، صوبے اور ملک عزیز تر ہے کیونکہ ہم اس ملک میں خلفاءِ راشدین کا نظام نافذ کروانا چاہتے ہیں۔ ہم یہ بات قطعاً برداشت نہیں کریں گے کہ ان گلی کوچوں میں اصحابِ رسول ﷺ کا مذاق اُڑایا جائے۔ امہات المؤمنین کو گالیاں دی جائیں۔ اہلبیت کی نام نہاد محبت کی آڑ میں خلفاءِ راشدینؓ اور جید صحابہ کرامؓ کا تقدس پامال کیا جائے۔

وما علینا الا البلاغ

نذرانۂ عقیدت

ایم ایچ بخاری

شہادت تیرا مقدر تھی مگر میرے حق نوازؒ
تُو عظمتِ صحابہؓ کو پائندہ کر گیا!
تازہ کیا ہے تُو نے بخاری کی یاد کو
تُو اسلام کے احیاء کو تابندہ کر گیا
مکر و فریب و دجل و کذب و نفاق کو
شیعہ کے چہرے کو ننگا کر گیا!
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کی شان کو
ایسے کیا بیان کہ درخشندہ کر گیا!
دینِ مصطفیٰ ﷺ کے جو دشمن تھے ان کو
ہر میدان میں تو ان کو شرمندہ کر گیا
اے رب اسے بلندی عطا خلد میں تو
وہ حق جو دینِ حق کو پھر زندہ کر گیا!

Scanned by CamScanner

رپورٹ
ایم اے خان

علماءِ اہلسنّت کے قتل کی سازش

سازش کا مقصد ملک میں لاقانونیت کی فضاء قائم کرنا ہے!

(خصوصی رپورٹ) ۔ پنجاب میں سندھ کی نسبت امن وامان کی صورت کچھ اطمینان بخش رہی ہے لیکن ملک دشمن عناصر پنجاب میں بھی سندھ جیسے حالات پیدا کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ پنجاب حکومت کی طرف سے طریقت پارٹی کی مکمل حمایت ہے جسے ان عناصر کو تخریب کاری کے لئے ہمارے ہمسایہ ملک ایران کی طرف سے بے پناہ دولت اور اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ اطلاع کے مطابق حال ہی میں پنجاب میں تخریب کاری اور دہشت گردی کی کارروائیوں کے لئے تربیت یافتہ خطرناک ایرانی کمانڈوز کی ایک جماعت لاہور پہنچ گئی ہے۔ ان کمانڈوز کا مقصد آئندہ محرم الحرام کے موقع پر سُنّی علماء کو قتل کر کے لاقانونیت کی فضا قائم کرنا ہے۔ ان کے بعد ایک دوسری جماعت بھی جلد راولپنڈی پہنچنے والی ہے۔ مذکورہ کمانڈوز کے پہلے گروپ کا سرغنہ رضا نامی نوجوان ہے۔ جو کہ انجمن اسلامیہ کوئٹہ کا صدر رہا ہے۔

کاشی ۔ یہ حوزۂ علمیہ تہران کا نمائندہ اور انتہائی خطرناک شخص ہے۔ سبز رنگ کی واکس ویگن جس پر تہران کا نمبر لگا ہوا ہے۔ یہاں پہنچا ہے۔ خود تربیت یافتہ دہشت گرد ہے۔ کار میں اپنے ساتھ اسلحہ بھی رکھتا ہے۔ اسی مشن کیلئے دو دفعہ پاراچنار کا سفر کر چکا ہے۔ لاہور میں خوبصورت نوجوان لڑکی کے ساتھ بھی دیکھا گیا ہے۔

افشار ۔ تربیت یافتہ تخریب کار ہے۔

> **انجمن سپاہ صحابہؓ ملک میں امن کی فضا برقرار رکھنا چاہتی ہے۔ قانون کی حکمرانی اس کی اوّلین ترجیح ہے**

قبل ازیں سنٹرل جیل تہران میں خاص عہدے پر معمور رہا۔ زیادہ تر علامہ اقبال میڈیکل کالج میں قیام پذیر رہتا ہے۔ کئی دیگر طلبہ تنظیموں کے لڑکوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کیلئے کوشاں ہے محرم کے موقع پر کسی خاص مشن کے لئے پر تول رہا ہے۔

مسعود کنجھالو ۔ اطلاعات سپاہ ایران کا تربیت یافتہ تخریب کار ہے۔ انجمن اسلامی پاکستان کے لئے خصوصی مشن پر معمور ہے۔

مذکورہ بالا کمانڈوز تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اور امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے کارکنوں کو منظم کر کے دہشت گردی اور تخریب کاری کی تربیت دینے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے طلبہ تنظیموں کو آتشیں اسلحہ کی سپلائی کا ایک جامع پلان تیار کیا ہوا ہے۔ اس مقصد کے لئے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی قیادت کے ساتھ انہوں نے گذشتہ دنوں خفیہ طور پر دو ملاقاتیں بھی کی ہیں۔

حکومت پنجاب کی توجہ کے لئے عرض ہے کہ ایرانی سفارتکاروں، ان کے ایجنٹوں اور کمانڈوز کی مذکورہ سرگرمیاں ایک بہت بڑے خطرے کا شاخسانہ اور امن عامہ کے لحاظ سے انتہائی قابل غور ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اہلسنّت علماء کرام خصوصاً انجمن سپاہ صحابہ کے قائدین کو اعتماد میں لیکر آنے والے دنوں کے متوقع خوفناک طوفان کا سدِّباب کیا جائے۔

ماہنامہ خلافتِ راشدہ کے ایجنسی ہولڈرز کرم ہر ماہ یہاں سے رسالہ حاصل کریں

سرگودھا شہر

- مولانا ضیاء الحق مکتبہ حسینیہ بلاک ۱۸ سرگودھا فون ۶۲۱۶۱

سمندری شہر

- حاجی محمد طیب بخاری کتاب گھر قائم بازار سمندری فون ۶۹۶۱

نوشہرہ وادی سون (خوشاب)

- ملک شیر افضل ملک میوزک اینڈ بک سٹال لاری اڈہ نوشہرہ

فاروقہ ضلع سرگودھا

- قاری عبید اللہ ساجد دفتر سپاہ صحابہؓ سیدنا عثمان غنی چوک مین روڈ فاروقہ

ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ)

- ابو عثمان محمد شمشاد اسلم جنرل سٹور بمقام ڈگری

عبدالحکیم ضلع خانیوال

- محمد امان اللہ غازی دفتر انجمن سپاہ صحابہ ملتان روڈ عبدالحکیم فون ۱۲۹

دریا خان ضلع بھکر

- محمد اکرم فاروقی خلیل جنرل سٹور الآفاق مارکیٹ

راولپنڈی

- محمد احمد معاویہ ریکارڈنگ سنٹر دکان ۱۷ آزاد کلاتھ ہاؤس راجہ بازار راولپنڈی
- مشتاق الرحمٰن معرفت جمال دین دکان نمبر ۸۰ جناح مارکیٹ والا
- حافظ محمد نوازش پاکیزہ اسلامی کیسٹ ہاؤس کمیٹی چوک
- شبیر احمد بنگلانی نیشنل ڈرائی کلینرز جیکب آباد سندھ
- فدا بہادر مکان نمبر ۳۲ شمالی محلہ امیر ملک پورہ ایبٹ آباد

چنیوٹ ضلع جھنگ

- سیف الرحمٰن سیف فیصل عتیق نیوز ایجنسی نزد ریسٹ ہاؤس، کچہری چنیوٹ۔

حضرو ۔

- مکتبہ صدیقیہ نزد پوسٹ آفس حضرو ضلع اٹک

Scanned by CamScanner

شہادت کے بعد

امیرِ عزیمتؒ کا سپاہِ صحابہؓ کے نام اہم پیغام

ٹھیک پچیس روز بعد سچی پیشنگوئی

تحریر:۔ مولانا محمد اعظم طارق

ویسے تو انجمن سپاہ صحابہؓ کا ہر وہ کارکن جسے چند لمحے امیرِ عزیمتؒ کے ساتھ گذارنے کا موقع ملا ہو اس بات کا دعویٰ ضرور کرتا ہے اور اس کا دعویٰ حقیقت پرمبنی بھی ہوتا ہے کہ شہیدِ ناموسِ صحابہؓ علامہ جھنگویؒ نے مختصر ملاقات میں اس رکن سے محبت و شفقت کا وہ اندازِ حسن اپنایا کہ وہ رکنِ جماعت یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ امیرِ عزیمتؒ نے جتنی شفقت مجھ پر فرمائی۔ شاید میرے سوا اتنی عنایت کسی اور پر نہیں کی ہو گی۔ مجھے اسی طرح کا دعویٰ کرنے کو میرا جی بھی اس لئے چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی بارہا امیرِ عزیمت سے قریب ہونے کا موقع بخشا اور پھر میں اپنے لئے سب سے بڑی سعادت اس بات کو قرار دیتا ہوں کہ مجھے کراچی سے جھنگ پہنچ کر نہ صرف آپ کے جنازہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی بلکہ آپ کو قبر میں اتارنے اور کفن کے بند کھولنے اور آخری مرتبہ آپ کے جسم کا قبر میں جائزہ لینے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ع

این سعادت بزورِ بازو نیست ۔
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ !

بہرحال امیرِ عزیمت سے اگرچہ اس دارِ فانی میں اب ملاقات ناممکن ہی ناممکن ہے تاہم ابھی خواب کی دنیا کا ایک ایسا دروازہ موجود ہے کہ جہاں سے گزر کر کبھی آپ سے دو چار باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ذیل کی سطروں میں آپ کی شہادت کے پچیس روز بعد ایک اپنا خواب تحریر کر رہا ہوں۔ جس کی سچائی پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور کچھ احباب اور سپاہ صحابہؓ کراچی کے عہدیداران جن کو میں نے اس خواب میں سنائی جانے والی پیشنگوئی سے مطلع کر دیا تھا اور یہ پیشنگوئی چند روز بعد ہی پوری ہو گئی وہ اس خواب کی صداقت کے گواہ ہیں۔

۱۹ مارچ پیر اور ۲۰ مارچ منگل کی درمیانی شب میں ڈھائی بجے کے وقت خواب میں دیکھتا ہوں کہ امیرِ عزیمت اور میں دونوں ایک لمبی سی گلی پر سے گزر رہے ہیں اچانک ایک سیاہ رنگ کا موٹا تازہ کتا دوڑتا ہوا آیا اور اس نے امیرِ عزیمت کو گلے سے کاٹ لیا اور پھر وہ میری طرف لپکا اور میرے بائیں بازو کو کاٹنے لگا تو میں نے ایک جھٹکے سے اسے زمین پر پٹک دیا یہ دیکھ کر علامہ حق نواز شہیدؒ نے فرمایا "اس نے مجھے شہید کیا ہے یہ تمہیں بھی زخمی کرے گا:

یہ خواب میں آپ کا وہ پہلا جملہ ہے جس میں

امیرِ عزیمتؒ نے فرمایا
شیعہ غنڈہ گردی کا خاتمہ
اسلحہ اور تنظیم سے
کیا جائے ؟

پیشنگوئی کا نام دیتا ہوں اور ٹھیک چار روز بعد بندہ ایک شیعہ غنڈہ کے ہاتھوں ڈی پسٹل کی دو گولیوں سے شدید زخمی ہو گیا۔ ایک گولی ایمن بازو کی کلائی سے آر پار ہو گئی اور دوسری دل کے ایک انچ قریب سے گزر کر پیٹ میں رک گئی اور آپریشن سے نکالی گئی۔ اس حملہ کی تفصیلات اپریل کے خلافتِ راشدہ میں چھپ چکی ہے دوسری بات جو اسی خواب میں امیرِ عزیمت نے ارشاد فرمائی وہ میرے سمیت تمام سپاہِ صحابہؓ کے نوجوانوں کے لئے ایک پیغام یا ایک ہدایت کی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ کہ جب میں نے آپ کی زبان سے خواب میں سنا کہ "یہ کتا تجھے بھی زخمی کرے گا" تو میں نے کہا کہ حضرت پھر اس کا علاج ۔یعنی اب میرا سوال شیعہ دہشت گردی کے خاتمے کے متعلق تھا۔ تو امیرِ عزیمت نے اس کے جواب میں صرف دو لفظ ارشاد فرمائے "اسلحہ اور تنظیم"

گرامی قدر علماء کرام و سپاہ صحابہؓ کے عظیم جیالو یہ وہ پیغام ہے جو آج تک میرے پاس امانت تھا اور میں ۲۷ مئی کو جھنگ میں منعقد ہونے والی عظیم الشان دفاعِ صحابہؓ کانفرنس کے موقع پر اس امانت کو حاضرین کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں اور اب تحریر کی صورت میں آپ تک یہ پیغام پہنچا کر اپنے فرضِ منصبی سے عہدہ برآ ہو رہا ہوں۔

آپ حضرات امیرِ عزیمت کے اس دو لفظی پیغام پر جس قدر عمل پیرا ہوں گے مجھے امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ آپ اور آپ کے رہنما نہ صرف شیعہ جارحیت سے محفوظ رہیں گے بلکہ پاکستان میں نظامِ خلافتِ راشدہ کے احیاء اور دیگر مقاصد کے حصول میں بہت کم وقت میں کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ کیونکہ صرف افرادی قوت بھی اس وقت تک کامیابی کی ضمانت نہیں ہو سکتی جب تک اس میں تنظیم اور ڈسپلن نہ ہو۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کے تمام کارکنوں و عہدیداروں کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مقامی اور تحصیل و ضلع ڈویژن اور صوبہ و مرکز کی اکائیوں میں نظم و ضبط کو مثالی بنانے کی طرف بھرپور توجہ دیں اور پھر شیعہ جیسے مسلح تخریب کار دہشت گرد اور ٹریننگ یافتہ دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کی خاطر امیرِ عزیمت کے پیغام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے آپ کو اسلحہ سے مسلح کرنے کی طرف بھرپور توجہ دیں کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہمارے نوجوان جوش میں آ کر خالی ہاتھ میدان میں آ جاتے ہیں اور شیعوں کی گولیوں کا نشانہ بن جاتے ہیں اور مقامی انتظامیہ بھی مسلح شیعوں سے اسقدر مرعوب ہوتی ہے کہ انہیں ہاتھ ڈالنے کی بجائے الٹا ہمارے ہی نہتے ساتھیوں کو گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ

بنانے لگتی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ حضرات اپنے علاقہ کے ایم پی اے، ایم این اے اور سینیٹرز سے رابطہ قائم کر کے اسلحہ لائسنس بنوانے کے لئے اپنی کوششیں تیز کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

امیرِ عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

تم عروسِ گلشن کے رازداں وہ اداشناسِ بہار تھے
جو کھلے تو شاخِ صلیب پر جو بجھے تو حسنِ مزار تھے

✻

چمن کی رونق دوبالا کر دی تیری آمد بہار نے!
جب قضا نے نشاں مٹا دیئے سب ہی کے دل بیقرار تھے

✻

دشمنِ صحابہ کو للکارا شیر دل عالمِ دیں حق نوازؒ نے
ابنِ سبا کے فرقہ کے سامنے تم ایک آہنی دیوار تھے

✻

جب ایماں کی کشتی ڈگمگانے لگی مسلمانوں کے اقتدار کی
تڑپ کے اُٹھے جگا دی قومِ سُنّی قوم کے تم معمار تھے!

✻

قسم خدا کی راہِ حق میں مرنے والے جیتے تمہاری مانند ہیں
کفر کو بے نقاب کرنے والے تم خادمِ عمرؓ سپہ سالار تھے!

✻

صحابہ کا پرچم اٹھانے والے صحابہ کی عظمت بتائی ہے تُو نے
ان ہاتھوں سے بھی ہنس کر گزر سے جو پر خار اور دشوار تھے

✻

اسلام کی عظمت کی خاطر سنگلاخ راہوں سے گزرنے والے
تحفظِ عظمتِ صحابہ کی خاطر تم کتنے بے چین و بیقرار تھے

✻

سلام کرتا ہوں تیری بہادری کی جنگ اور شہادت کو!
یہ راز پنہاں کیا کم تھا کہ تم نقشِ حیدرِ کرارؓ تھے:

✻

الٰہی کسی جبر کا شہادت پہ رو تا رہا گلشن و آسماں:
یہی تحفظِ ناموسِ صحابہ اور عمل صالح کے کردار تھے!

✻

محمد الیاس
احمد پور سیال

کھڈالے قلندر کے نئے اسرار کتاب آخر

ابن رضا

یہ لاہور ہے شاہی مسجد کے پرشکوہ میناروں کا شہر۔ احمد علیؒ کا لاہور جن کے توحید کے ترانے آج بھی پرانے لاہور کی فضاؤں میں رچے ہوئے ہیں۔ لاہور جہاں غازی علم الدین شہیدؒ نے جنم لیا۔ اسی لاہور میں بوڑھے بخاریؒ نے دس ہزار نوجوان ختمِ نبوت پر قربان کر کے ختمِ نبوت کے ڈاکوؤں کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔ یہ پنجاب کا دل ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختمِ نبوت ہو یا ۱۹۷۷ء کی تحریک نظامِ مصطفےٰ۔ ہر اسلامی تحریک میں اس شہر نے نمایاں کردار ادا کیا۔

اُس وقت تک کوئی تحریک کامیاب نہیں ہوئی جب تک لاہور سے نہ اُٹھے۔ اسی احساس کے پیشِ نظر اپنی زندگی کے آخری ایام میں امیرِ عزیمتؒ شہید نے یہاں کے عوام تک اپنی بات پہنچانے کے لئے ایک جلوس ترتیب دیا تھا جو مسجد شہداء سے لیکر اسمبلی کر جہاں پنجاب کے اراکین ٹریڈ تک کے شوقین فرد کش ہوتے ہیں کر دروازے تک آیا تھا۔

انہی دنوں کی بات ہے کہ لاہور کے فیشن ایبل اور معروف لبرٹی مارکیٹ کے ایک کونے پر واقع مسجد جسے دیوبند کے ایک فرزند نے آباد بلکہ گنجان آباد کر رکھا ہے۔ اُس کے ملحق بلے سے کمرے میں لاہور کے جید علماء کرام جنہیں دیوبندی اہلحدیث اور بریلوی بھی تھے۔ امیرِ عزیمت کی خواہش پر جمع کئے گئے۔ اب وکیل صحابہؓ اپنے مخصوص انداز میں حوالوں کے ساتھ دلائل اور کتابوں کے ساتھ اپنے دردِ دل کا اظہار کر رہے تھے۔ لاہور کے جید علماء کے سامنے شیعہ کا کفر، دجل اور فحش نگاری بیان کر رہے تھے۔ علماء حیرت و استعجاب کی تصویر بنے ہوئے تھے، اور کفریہ عبارات پر پریشان تھے۔ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ یہ بھی ابوبکرؓ و عمرؓ کو کہا گیا ہے؟ یہ گالیاں عائشہؓ جو اُمت کی ماں ہیں اُن کو دی گئیں۔ کہ بعض علماء جو شیعی اور اتحاد بین المسلمین کے پُرفریب نعرے کا شکار تھے۔ ندامت کے مارے سر جھکائے ہوئے تھے۔

اب امیرِ عزیمت اُن سے اماں عائشہؓ کے دوپٹے کے نام۔ ابوبکرؓ کی صداقت اور عمرؓ کی عدالت کے نام پر عثمانؓ کی مظلومیت اور دیگر صحابہ کرامؓ کی عظمت کے نام پر تعاون کی درخواست کر رہے تھے اور لاہور کے جید علماء کو جھنجھوڑ رہے تھے ۳۰ منٹ کی اس گفتگو کے بعد جو شاید امیرِ عزیمتؒ کی لاہور کے نمائندہ علماء سے آخری گفتگو تھی۔

اہلحدیث۔ دیوبندی، بریلوی تمام اکابرین اس بات کا عہد کر رہے تھے کہ آج سے حق نوازؒ کی آواز اُن کی آواز ہوگی اور وہ حق نواز کے ساتھ ہیں۔ اس وقت شاید کسی کو اندازہ نہ تھا کہ عائشہؓ کا یہ دلیر، جرأت مند اور بہادر بیٹا جس نے سُنیوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور کیماڑی سے لیکر لنڈی کوتل تک جو للکارا اور یلغار بن کر اُٹھا ہے جلد ہی لہو میں نہا کر اپنی امی اور عفتِ رسولؐ اور عظمتِ اصحابِ رسولؐ پر قربان ہو کر خدا اور رسولؐ کے ہاں سرخرو ہو چکا ہوگا جس نے ملک کے ہر کونے میں اپنے جگر کی آگ کو عام کر دیا۔ جہاں وہ نہ جا سکا وہاں اس کی شہادت کے بعد خدا نے اُس کے پیام کو پہنچا کر اُس کی قربانی کو قبول کر لیا۔

لبرٹی مارکیٹ کی پُرانی مسجد میں اکٹھے ہونے والے علماءِ اُمت!

اب آپ میدان میں آئیں۔ حق نوازؒ کے مشن کو اُس کے پروگرام کو اُس کی آواز کو آگے بڑھائیں۔ امیرِ عزیمتؒ نے آپ تک شیعہ کا کفر پہنچا دیا تھا۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ آگے آئیں اور شہیدِ ناموسِ صحابہؓ سے کیا گیا وعدہ پورا کریں۔ گروہی اور ذاتی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھنے کی بجائے عظمتِ صحابہؓ اور سُنی حقوق کی جنگ لڑیں۔ بریلوی دیوبندی اور اہلحدیث کی تفریق کے بعد حق نواز شہیدؒ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ذریتِ ابن سبا جو ہر دور میں اُمتِ مسلمہ کے زوال کا سبب بنتی ہے کا قلع قمع کر دیں۔ تاکہ کل قیامت کے روز امی عائشہؓ کے دوپٹے کے پرچم تلے ابوبکرؓ و عثمانؓ و علیؓ کے ساتھ شفاعتِ احمدِ مرسلؐ کے حقدار بنیں۔

تھا ضبط بہت مشکل اس سیلِ معانی کا!
کہہ ڈالے قلندر نے اسرار کتاب آخر!

مولانا حق نواز شہید اور ایرانی مسلمان!

ایران سے ایک خفیہ خط!

ایران کے مظلوم سنی مسلمانوں کی طرف سے اپنے پاکستانی سنی مسلمانوں کو سلام پیش کرتے ہیں صرف تم نہیں بلکہ خاص کر ہم ستم رسیدہ سنی مسلمان ایسے قائد سے محروم ہو گئے ہیں کیونکہ ایسے گرانمایہ موتی کی قیمت ہمیں معلوم ہے اور جگر پوری جہان کی اہلسنت کے دل اس داغ لا علاج سے مجروح ہو گئے ہیں۔ دشمنانِ اسلام آج تک اپنے عداوت اور بغض کو صرف کاغذ کے اوراق تک منحصر کیا تھا لیکن اب ... عملی میدان میں اپنی عداوت اور درندگی کو ظاہر کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ہم اپنے عظیم قائدین سے محروم ہو گئے ہیں ایران کے اہلسنت کی طرف سے اپنے قائد اور انجمن سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما اور وکیل صحابہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے روحانی فرزند ارجمند شیر اسلام مولانا حق نواز جھنگویؒ کے سفاکانہ اور بہیمانہ قتل پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور صمیم قلب سے ایسے سفاک اور ظالم خونخوار قاتلوں کی مذمت کرتے ہیں اور اللہ پاک سے بہت دعا کرتے ہیں کہ مولانا کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور ہم پسماندگان کو صبر اور استقامت دے دیں تاکہ اس مشن کو آئندہ کے لئے ہم سب اس مقام تک پہنچائیں جہاں تک وہ خود راضی ہیں اور اللہ پاک مولانا کی قربانیوں کو قبول فرمائیں۔ اگرچہ مولانا پیدائشی لحاظ سے پاکستانی تھے لیکن مشن ان کا پوری جہاں کے سنیوں کیلئے ایک مربی کی حیثیت رکھتا ہے جو یہ بتلاتا ہے کہ تمہارا والد روحانی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور والدہ روحانیہ عائشہ صدیقہؓ اور بھائی جمیع صحابہ کرام ہیں اور شہید اسلام جیسے مسلمانوں کے لئے ایک کامل قائد کی حیثیت رکھتے تھے اگرچہ ان کے زندگی میں ہم نے اس کا قدر نہیں جانا تھا

" قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار شود"

لیکن ہمارے سنی مسلمانو ایران کے مظلوم مسلمان سنیوں سے جا کر پوچھئے اور وہاں کے حالات کو دیکھ کر تو آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ ہر شہر اور قریہ سے آپ کو یہ آواز آتی ہے کہ یہی وہ شہر اور قطعہ ہیں جسیں صحابہ کرامؓ نے اپنے خون کو گرمایا تھا لیکن آپ اپنے گرم اور نرم بستر پر مزدی اور عارضی التفاتات میں مشغول ہو۔ مملکت ایران علم اور دین کا گہوارہ رہا ہے اور دین اسلام کے بڑے بڑے مقتدا اور پیشوا اسمیں گزرے ہوئے ہیں لیکن آج کل ان شہروں میں ان کا نام لینا جرم ہے ایران کا سب سے بڑا شہر اور دارالحکومت جو کہ تہران ہے جس کا دوسرا نام ری ہے۔ جسیں

> **مولانا حق نواز شہیدؒ اگرچہ پیدائشی لحاظ سے پاکستانی تھے لیکن ان کا مشن پورے عالم کے سنیوں کے لئے ایک مربی کی حیثیت رکھتا ہے**

اہلسنت والجماعت کے عظیم مفسر قرآن فخر رازیؒ جیسے بزرگ گزرے ہیں اور اصفہان جس کو نصف جہان کہا جاتا ہے جسیں بڑے بڑے صاحب علم جیسے راغب اصفہانی گزرے ہیں اور خاص اسمیں ایک عظیم جامع مسجد بنام مسجد عمرؓ مشہور و معروف ہے لیکن مسلمانوں اور عمر فاروقؓ کے پیروکاروں کو کیا ہو گیا ہے جو ہم خواب غفلت سے کبھی بیدار نہیں ہوتے اور وہ مسجد پکار رہی ہے کہ کوئی نماز پڑھنے والا کئی صدیوں سے میرے قریب نہیں آیا۔ مسلمانو ذرا ہوش میں آؤ کہ وہ مسجد آج تک ویران پڑا ہے اور سرخس جسیں علامہ سرخسیؒ اور نیشاپور جسیں اہلسنت کے رہبر امام غزالیؒ گزرے ہیں اور اسی نیشاپور میں علامہ قاضیؒ جیسے مفسر قرآن گزرے ہیں اور شیراز جسیں سعدی شیرازیؒ اور تفتازان علامہ سعد الدین تفتازانیؒ اور گیلان جسیں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور گرگان جسیں بڑے بڑے ماہر علوم گزرے ہیں اور خراسان جو مشہور اور معروف ہے علم اور دین کا سب سے بڑا مرکز رہا ہے خاص کر جسیں امام مسلمؒ جیسے شخصیت گزرے ہیں اور سیستان جسیں ابو داؤد سیستانیؒ گزرے ہیں۔ مسلمانو آج وہاں جا کر دیکھو کیا کوئی اثر باقی ہے؟ کرمان اور سمنان میں مسجد عمرؓ کے نام سے دو مساجد ہیں مگر ان مسجدوں میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ شیر اسلام نے مظلوم کے سامنے شیعہ کا کفر پیش کیا اور ہر قسم کی کوششوں اور قربانیوں سے دریغ نہیں کیا۔ حتیٰ کہ شیر اسلام نے اپنے جسم مبارک کو اس مقصد کے حاصل کرنے کیلئے بشب جمعہ تقریباً آٹھ بجے پیش کیا جبکہ دشمنانِ اسلام اپنے پلید عزائم حملہ کر کے آپ کے جسم کو گولیوں کا نشانہ بنایا ہو۔ پاکستان کے وہ قائد پورے جہاں کے سنیوں کا ترجمان تھا۔ ہم تو پہلے ایرانی مظلوم سنیوں کے حقوق کی تلفی کی وجہ سے رو رہے تھے لیکن آج پاکستان کے سنیوں کو اس ملک میں کیوں ان کے حقوق نہیں دیئے جاتے جبکہ سنیوں کی اکثریت ہے خاص کر وہ حقوق جو کہ اگر کوئی فرقہ ہمارے اسلاف اور مقتدیوں کو کافر کہے اور ہم صرف ایک حرف جواب دیں تو ہمارا نہ جان محفوظ ہے اور نہ ایمان اور وہ ظالم اپنے پلید اور نجس جسارت سے شیر اسلام مولانا حق نوازؒ جیسے ہستی کو ہمارے سامنے ایسے بے رحمانہ اور ظالمانہ طور پر قتل کریں اور ہمارے لئے کوئی مانع بھی نہ ہو اور یہ بھی مشہور ہو کر حکومت تماشائی رہی ہے۔ لیکن ہمارے مقتدا شیر اسلام کو ایسے دردناک حالت میں شہید کیا جائے اور پولیس رات کرفیو نافذ ہو حتیٰ کہ جنازہ میں شریک ہونے والوں کیلئے بھی کرفیو نافذ ہو اور ہم صرف اسی بات پر خوش رہیں کہ حکومت ہماری ہے۔ مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت کے بعد ہم

Scanned by CamScanner

اپنے بھائی سُنیوں سے التماس کرتے ہیں کہ ہم مظلوموں کو یتیم نہ چھوڑیں لیکن آج کل ہم سُنّی اس آیت کریمہ (اور کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مظلوم مردوں، عورتوں اور بچوں کی خلاصی کے لئے نہیں لڑتے ہو جوکہ کافروں کے ظلم کے بیچ میں پھنس کر رہ گئے ہیں جو پکار کر کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے

ہم تو ایرانی مظلوم سُنیوں کے حقوق کی تلفی کی وجہ رو رہے تھے لیکن پاکستان میں بھی سُنیوں کے ہی حقوق غصب کئے جا رہے ہیں

باشندے بڑے ظالم ہیں اور ہمارے واسطے اپنی طرف سے کوئی حمایتی پیدا فرما اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی مدد گار بنا) کے مستحق بھی اور یہ وجہ ہے کہ شیر اسلام کے بعد ہماری فریاد کو ہمارے بھائیوں تک کون پہنچائے گا اور شیر اسلام کے یہ لفظ امی امی۔ امی ہمارے جگروں کو سولخ کر کے دل تک پہنچا ہے اور یہ کہتا ہے کہ شیر اسلام تمہیں بچے کی طرح امی امی کرکے مہربان اور شفیقہ امی تک پہنچ گئے اور تم رہ گئے ہو۔ لہٰذا خدارا سُنیوں ہوش میں آؤ قیامت کے دن اگر صحابہ کرام تمہیں چھوڑ بھی جائیں لیکن شیر اسلام کبھی ہاتھ کو ہماری گریبان سے دور نہیں کرے گا پھر کیا جواب ہوگا۔ آپ کہیں گے کہ ہم درس و تدریس میں مشغول تھے اور مسجد میں قرآن خوانی اور تہجد میں مشغول تھے۔ کیا بس ظالم نے مولانا شیر اسلام کو شہید کیا وہ تمہیں کبھی معاف کرے گا ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اب تو جاگو خرگوش والے خواب سے۔ بیدار ہو جاؤ۔ انجمن سپاہ صحابہؓ سے دوری اختیار نہ کرو کیونکہ صحابہؓ تمہارے ہیں دشمن کے نہیں۔

"جاگو جاگو مسلمانو"

نوٹ:۔ اردو کے کمزوری کی وجہ سے جو غلطی ہوئی ہو اور سطروں کی کمی میں جو غلط اور نشیب ہوں ان کو صحیح کر دیں کیونکہ یہ میرا پہلا خط ہے جو اخبار میں لکھ رہا ہوں۔

نام نہاد شیعہ مجتہدین جو تحریف قرآن کے قائل ہیں

شیعہ کا ترجمہ قرآن جس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ دنیا میں کوئی قرآن صحیح موجود نہیں ہے۔ یعنی قرآن کا صحیح نسخہ ایک بھی نہیں ہے۔

ترجمہ قرآن علی۔ ص۴۶

۱۔ علی بن ابراہیم قمی المتوفی بعد ۳۰۷ ہجری
۲۔ محمد یعقوب کلینی " " ۳۲۹ "
۳۔ محمد بن حسن صفار " " ۲۹۰ "
۴۔ محمد بن ابراہیم نعمانی " " "
۵۔ سعد بن عبداللہ قمی المتوفی بعد ۳۰۱ ہجری
۶۔ علی بن احمد الکوفی " " ۳۵۲ "
۷۔ محمد بن العباس الماسیار " " ۲۸۵ "
۸۔ ابوالقاسم حسین بن روح " " ۳۲۶ "
۹۔ احمد بن محمد خالد برقی " " ۲۷۲ "
۱۰۔ حسن بن سلیمان حلی " " ۸۲۱ "
۱۱۔ ابوطاہر عبدالواحد بن عمر القمی " " ۴۵۰ قبل

تحریف قرآن پر متواتر روایات بیان کرنے والے شیعہ راہنما

۱۔ ملا محمد صالح المتوفی ۱۰۸۲ھ
۲۔ علی بن عبدالعالی " "
۳۔ ابوالحسن شریف " ۱۱۳۸ھ مصنف (مرآۃ الانوار)
۴۔ باقر مجلسی " ۱۱۱۱ھ مصنف (بحار الانوار)
۵۔ نعمت اللہ جزائری " ۱۱۱۲ھ مصنف (انوار نعمانیہ)
۶۔ تقی مجلسی " ۱۰۷۰ھ مصنف (من لا یحضرہ الفقیہ)
۷۔ علاؤالدین گلستانی " ۱۱۰۰ مصنف (نہج البلاغہ)

ان کے علاوہ بھی شیعہ مصنفین تحریف قرآن کے عقیدہ پر دنیا سے رخصت ہو گئے آج کے اس دور میں عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے تقیہ کیا جا رہا ہے کہ ہم اسی قرآن کے قائل ہیں۔

تاریخ

عطاء الرحمٰن شہباز مدنی
(شمندی)

حضرۃ خواجہ خان محمد صاحب

خانقاہ سراجیہ نزد کندیاں ضلع میانوالی

مکرم محترم جناب مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سلام مسنون کے بعد گزارش ہے کہ مولانا حق نواز مرحوم و مغفور کی المناک شہادت کے بعد آپ کو جو سب سے زیادہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ فقیر کی طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ فقیر دعا گو ہے کہ مولا پاک آپ کو اس کی اہلیت و قابلیت اور صلاحیت سے سرفراز فرمائے اور ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں ثابت قدم رکھے اور ہر حال میں اپنی حفاظت و نصرت شامل رکھے۔ نرم برتی اپنے انعامات سے مشرف فرمائے۔ آمین

فقیر خان محمد عفی عنہ
(۲ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ)

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کے قلم سے انتہائی معلومات پر مشتمل کتاب

سیدنا امیر معاویہؓ کا

مطالعہ فرمائیں

امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے بعد

ضلع جھنگ

مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد جھنگ شہر میں ۲۳ فروری سے ۲۹ فروری تک ہڑتال رہی۔ احتجاجی جلسے جلوسوں کا سلسلہ جاری رہا۔ شیعہ کے ایک مکان سے احتجاجی جلوس پر فائرنگ سے انجمن سپاہ صحابہؓ کا ایک کارکن محمد ندیم شہید ہوا۔ ایک لڑکے کی آنکھیں ضائع ہوگئیں۔ ۳ نوجوان بم کے دھماکے میں شہید اور ۳۵ زخمی ہوئے۔ سپاہ صحابہؓ کا کارکن شہید اور ایک پولیس کا سپاہی شیعہ کی فائرنگ سے شہید ہوگئے۔ اس کے علاوہ ۲۰ کے قریب شدید زخمی نوجوان زیرِ علاج ہیں۔

کبیر والا

مولانا حق نواز شہیدؒ کی سفاکانہ قتل کے بعد پورے علاقے میں غم و غصے اور رنج و الم کی فضا پیدا ہوگئی۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کی طرف سے ایک پُرامن احتجاجی جلوس نکالا جس پر شیعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک مکان کی چھت سے فائرنگ کی گئی جس سے انجمن سپاہ صحابہؓ کے کارکن زخمی ہوئے۔ مگر بعد میں پولیس نے جانبداری کا ثبوت دیتے ہوئے انجمن سپاہ صحابہؓ کے ہی چھ آدمی گرفتار کرلئے۔

جتوئی ضلع مظفر گڑھ

جتوئی میں مولانا جھنگویؒ کی شہادت کے بعد احتجاجی جلوس پر شیعہ نے فائرنگ کی جس سے سپاہ صحابہؓ کا ایک نوجوان شہید اور دس زخمی ہوگئے۔ شہر میں تین دن تک مکمل ہڑتال رہی۔

احمد پور سیال

مولانا جھنگوی کی شہادت پر احتجاجی جلوس کے دوران شیعہ نے اپنے مکان کی چھت سے فائرنگ کی جس سے انجمن سپاہ صحابہ کا ایک نوجوان شہید اور بیسیوں زخمی ہوگئے۔ شہر میں تین دن تک مکمل ہڑتال رہی۔

تحصیل جنڈ ضلع اٹک

مولانا حق نواز شہید کی دردناک شہادت پر جنڈ شہر میں بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ جلوس کے شرکاء

حق نواز تیرا خون۔ انقلاب لائے گا
شہیدؒ تیرے خون سے انقلاب آئے گا

نعرے لگا رہے تھے۔ جلوس کے اختتام پر جلسہ میں مولانا حق نواز شہید کی اسلامی خدمات کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔

سمندری ضلع فیصل آباد

مولانا حق نواز شہیدؒ کی المناک شہادت پر سمندری شہر میں ۲۸ فروری کو احتجاجی ہڑتال ہوئی۔ بزرگوں کے مطابق اس جیسی ہڑتال سمندری کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ چھابڑی والوں سے لیکر بڑے دوکانداروں تک سب نے ہڑتال میں حصہ لیا۔ ۱۰ بجے بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا جس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔

۳ مارچ کو فاروق اعظمؓ چوک میں ایک احتجاجی جلسہ ہوا۔

فیصل آباد شہر

مولانا حق نواز شہیدؒ کے سفاکانہ قتل پر شہر کی تمام تجارتی انجمنوں نے دو روز قبل ہی احتجاجی ہڑتال کا اعلان کردیا تھا۔ جس سے ۲۶ فروری کو شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ ہڑتال میں تمام دوکانداروں، ریڑھی، چھابڑی والوں نے حصہ لیا اور احتجاجی جلوس میں شرکت کی۔

ماموں کانجن

مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت پر ماموں کانجن میں ۲۶ فروری کو انجمن تاجران نے احتجاجی ہڑتال کا اعلان کیا۔ اور دس بجے انجمن سپاہ صحابہ ماموں کانجن کی طرف سے ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا جس میں شہر کے علاوہ چکوک سے بھی لوگوں نے شرکت کی۔ انتظامیہ سے مولانا حق نواز کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

فاروقہ ضلع سرگودھا

۲۳ فروری بروز جمعۃ المبارک گراؤنڈ ہائی سکول فاروقہ میں مشترکہ طور پر ادا کیا گیا ہے۔ تمام مکاتب فکر نے بھرپور تعاون کیا ہے۔ اس کے بعد ایک پُرامن احتجاجی جلوس نکالا گیا جو صدیق اکبرؓ چوک پر اختتام پذیر ہوا ہے۔

۲۵ فروری ۱۲ بجے تک شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ مسجد صدیق اکبرؓ میں احتجاجی جلسہ ہوا ہے

۲ مارچ بعد نماز جمعہ مسجد فاروق اعظمؓ سے ایک پُرامن احتجاجی جلوس نکالا گیا جو دفتر سپاہ صحابہؓ فاروقہ کے سامنے اختتام پذیر ہوا ہے۔ بعد ازاں احتجاجی جلسہ ہوا ہے۔

۵ مارچ کو مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید کے سفاکانہ قتل کے خلاف کمپنی باغ سرگودھا میں بہت بڑا احتجاجی جلسہ ہوا جس میں مولانا فضل الرحمٰن کے علاوہ دیگر علماء نے خطاب کیا۔

کراچی

مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت پر کراچی کے تمام اسلامی حلقوں میں غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ بعض کاروباری مراکز سوگ میں بند رہے۔ آرام باغ کراچی اجتماعی جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس کے بعد بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا جس میں کراچی کے علاقوں سے انجمن سپاہ صحابہ کے کارکن کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ جلوس کی قیادت انجمن سپاہ صحابہ کے قائد مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی جناب محمد یوسف مجاہد اور مولانا محمد اعظم طارق نے کی۔ جلوس کے دوران انجمن سپاہ صحابہ کے ہزاروں کارکنوں نے عہد کیا کہ مولانا حق نواز شہیدؒ کے مشن کی تکمیل کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

سچے واقعات

ترتیب: شبیر احمد

بکچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو یادگار بن جاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ جامعہ خالد بن ولید کے مہتمم حضرت مولانا ظفر احمد نے بیان کیا خود ان کی زبانی سنیے گذشتہ عید الفطر کے موقع پر مجھے کراچی جانے کا اتفاق ہوا۔ اُستاد محترم نے حکم دیا کہ آج جمعہ کا خطبہ تم دو گے۔ عید کا دن تھا سامعین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ میں نے خطبہ کے دوران شیعہ کے عقائد کے ساتھ خمینی کی تحریر کردہ کفریہ عبارات بیان کیں مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے سامعین ابھی میرے خلاف بھڑک اٹھیں گے۔ جمعہ کے بعد لوگوں نے مجھے گھیر لیا میں نے جرأت کے ساتھ مولانا منظور احمد نعمانی کی کتب "ایرانی انقلاب" ان کو دکھائی میرے پاس ۱۰۰ نسخے موجود تھے کئی لوگ پڑھنے کے لئے کتابیں مجھ سے لے گئے۔ میرے استاد محترم جو اس مسجد کے خطیب تھے ان کو بھی اپنی ملازمت کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ غیر رات کے بارہ بجے کے قریب کسی نے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ سب گھر والے خوفزدہ ہو گئے مگر لیکن جمعہ کے خطبہ کے ردِ عمل کے طور پر شیعہ نہ ہوں۔ آخر میں نے جرأت کر کے دروازہ کھولا تو قریباً ۵۰ سال کا آدمی اپنے دو بیٹوں کے ساتھ موجود تھا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں۔ ہم نے اپنی دو لڑکیوں کی منگنی شیعہ خاندان میں طے کی تھی ابھی چند دن بعد شادی ہونے والی تھی آپ کی جمعہ کی تقریر سننے کے بعد ہم اپنی لڑکیوں کے سسرال میں گئے میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ کیا آپ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر فاروق کو نعوذ باللہ کافر سمجھتے ہیں تو انہوں نے کہا ہاں اس کے علاوہ آپ نے جو شیعہ کے عقائد بیان کئے تھے ان کی بھی انہوں نے تصدیق کر دی تب ہم نے اسی وقت لڑکیوں کی منگنی توڑ کر شادی سے انکار کر دیا ہے اب آپ کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں کہ آپ نے ہمیں زندگی بھر کی ذلت و رسوائی سے بچا لیا ہے۔ یاد رہے مذکورہ شخص کراچی میں سیشن جج کے عہدے پر فائز ہے۔

(عبدالغفار سلیم)

آیۃ الکرسی کی برکت

یہ واقعہ ۱۹۸۶ء کا ہے جب انجمن سپاہ صحابہ کی طرف سے گڑھ مہاراجہ میں دفاع صحابہ کانفرنس کا اعلان ہوا۔ ہم چھ ساتھی سمندری سے مغرب کے بعد گڑھ مہاراجہ کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ ہی میں ہمیں روک لیا گیا کیونکہ پولیس نے سخت ناکہ بندی کے ذریعہ گڑھ مہاراجہ کے تمام راستے بند کر دیئے تھے ہم نے فیصلہ کیا کانفرنس میں شرکت تو نہیں کر سکے چلو باہو سلطان دربار پر دعا کر کے واپس جائیں گے۔ ہم قریباً دس بجے دربار پہنچے وہاں عشاء کی نماز ادا کی اطمینان سے دعا کر کے واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔ جھنگ سے گوجرہ روڈ پر جب ہم درمیان میں پہنچے تو عجیب منظر دیکھا۔ دو ٹرک اور ایک کار سنسان میں کھڑے ہیں۔ بالکل سناٹا چھایا ہوا ہے۔ جب ہم ٹرک کے قریب پہنچے تو تین مسلح آدمی بھاگ کر ہماری طرف آئے۔ انہوں نے رکاوٹ کھڑی کر کے راستہ مکمل طور پر بلاک کر رکھا تھا۔ دو آدمیوں کے پاس کلہاڑیاں تیسرا جو کہ ان کا سرغنہ تھا اس کے ایک ہاتھ میں کاربین اور دوسرے ہاتھ میں ٹارچ تھی اس نے بڑی رعب دار آواز میں گرج کر کہا کوئی شخص باہر نکلنے کی کوشش نہ کرے بلکہ جو کچھ تمہارے پاس ہے ہمارے حوالے کر دو ورنہ گولی مار دوں گا۔ ہم مجبوراً اپنی جیبوں سے پیسے نکال کر اُسے دینے لگے۔ پھر اس نے ہمیں باری باری نکال کر تلاشی لینا شروع کی۔ جو رقم ہم نے گاڑی کے اندر سیٹوں کے نیچے چھپا دی تھی وہ بھی انہوں نے نکال اور بڑی بدتمیزی کے ساتھ ہمیں گالیاں نکالنے لگا ہمارے ساتھ مدرسہ جامعہ عثمانیہ کے مہتمم قاری عبدالرحمن جامی بھی تھے۔ اس بدبخت نے مولانا جامی صاحب کو دھکا دیکر ان کے منہ پر تھپڑ مارا۔ مولانا جامی صاحب نے آیۃ الکرسی کا ورد شروع کر دیا۔ اتنے میں دوسری جانب سے ایک اور کار آ گئی۔ وہ ڈاکو ہمیں اندر بٹھا کر خاموش رہنے کی تلقین کر کے اس کار کی طرف چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد اچانک فائر کی آواز آئی اتنے میں پولیس کی وردی میں ملبوس ایک آدمی ہماری طرف بھاگا۔ اس نے واویلا شروع کر دیا کہ مجھے بچاؤ۔ ہم مزید گھبرا گئے۔ لیکن پھر ہم جرأت کر کے گاڑی سے باہر نکلے تو ششدر رہ گئے۔ کہ وہ ڈاکو جو چند منٹ پہلے ہمیں گالیاں اور دھکے دے رہا تھا۔ وہ زمین پر تڑپ رہا ہے۔

ہوا یوں کہ اس کار میں نادر لیاقت پور تھانہ کا ایس ایچ او مہر فاضل لیفٹ کر جھنگ جا رہا تھا جب ڈاکوؤں نے اسے روکا تو اس نے فوراً باہر نکلنے کی کوشش کی اور ڈاکوؤں کو للکارا جس پر ایک ڈاکو نے کلہاڑی کا وار کیا جو کہ اس کی ٹانگ پر لگا تب فوراً ہی اس نے پستول سے فائر کر دیا تو گولی ڈاکوؤں کے سرغنہ کے ماتھے پر لگی۔ تو وہ وہیں ڈھیر ہو گیا اس کے دیگر ساتھی بھاگ گئے۔ اس کے بعد ٹرکوں پر موجود لوگ جنہیں ڈاکوؤں نے مال چھین کر خاموش رہنے کو کہا تھا۔ وہ بھی اتر آئے۔ ہم اس ڈاکو کو فوراً اپنی گاڑی میں ڈال کر جھنگ ہسپتال لے گئے۔ راستے میں ہم نے اس کی تلاشی لی۔ تو اپنی گھڑیاں اور رقم وغیرہ ہم نے نکال لی اور باقی رقم اس کی جیب میں ہی رہنے دی۔ ہسپتال میں ایس پی جھنگ آئے۔ ہمارے بیان لیکر ہمیں فارغ کر دیا۔ ڈاکو دوسرے دن دم توڑ گیا۔ تفتیش مکمل ہونے پر پتہ چلا یہ ڈاکو سزائے موت یافتہ تھا کچھ دن پہلے بہاولپور جیل سے دیگر سات آدمیوں کے ساتھ فرار ہوا تھا میں سمجھتا ہوں کہ آیت الکرسی کی برکت سے خداوند کریم نے اس ڈاکو کا ستیاناس کیا۔

(ملک ناہر محمود)

نفرت

ہمارے محلے میں شیعہ کا ایک مکان تھا ان کا لڑکا محسن رضا میرا بچپن کا دوست تھا اس کا والد کسٹم آفیسر تھا۔ ان کے گھر میرا بڑا آنا جانا تھا۔ انہوں نے شہر کے باہر نئی کوٹھی بنائی تو مجھے اور دیگر مہمانوں کو دعوت دی۔ اس دعوت میں صرف میں ہی سُنی تھا باقی سب مہمان شیعہ تھے مجھے پیشاب کی حاجت ہوئی۔ لیٹرین میں تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ لیٹرین کے اندر بیٹھنے کی جگہ چپس کے فرش پر سیدنا ابوبکر و عمر کے نام لکھے ہوئے تھے اس کے علاوہ پیچھے حضرت عثمان اور سیدہ عائشہ کا نام تھا۔ یہ منظر دیکھ کر میرے ہوش اُڑ گئے اسی وقت حاجت سے فارغ ہوئے بغیر باہر آ گیا۔ شیعہ سے تعلق چھوڑ دیا بلکہ مجھے شیعہ سے سخت نفرت ہو گئی۔

(جمیل احمد ماڈل ٹاؤن لاہور)

بلاول ہاؤس یا ماتم کدہ؟

سیاہ جھنڈا اور پنجتن کا پنجہ کس گروہ کا نشان ہے؟

توڑ پھوڑ

ابنِ غنی کے قلم سے!

مذہب اور غیرت کا ازل سے چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ عشق اور مُشک کی طرح مذہب کی چکاچوند کو دل کے نہاں خانے میں پوشیدہ نہیں رکھا جا سکتا۔ انسان مذہب کی حقیقی رُوح کو کھو کر بھول بھلیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ حقیقت سے دُور رہ کر وہ واقعتاً مذہبی حمیت کی آڑ میں تعصب کی آلودگی میں پھنسا رہتا ہے۔ کوئی بھی انسان سیکولر ہونے کا باطل دعویٰ نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ جدید علوم کے سمندر سے جتنے بھی موتی اپنے دامن میں سمو لے عقل و دانش سے نئی دُنیا کو دریافت کر لے یا پھر خلاؤں کو مسخر کر کے اپنے تابع بنا لے یا آسمانوں کی بلندیوں کو انسانی معراج کو عروج آدم کی انتہا تک پہنچا دے۔ مگر اس کی چشم دید میں تعصب اور کٹڑپن کا موتیا اپنی تاریکی کو نہیں چھوڑتا۔ بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کا اثر اور نمایاں ہوتا جاتا ہے ——— یہی تعصب اور کٹڑپن کا موٹا شیشہ محترمہ وزیراعظم پاکستان کی عینک پر چڑھا ہوا ہے۔ آکسفورڈ اور ہارورڈ کی یونیورسٹیوں سے جدید ترین علوم سے خوشہ چینی کرنے والی وزیراعظم جب شیعہ مذہب کی اتھاہ گہرائیوں میں اپنا عکس تلاش کرتی ہے۔ تو تعصب کی موٹی جلد میں لپٹا ہُوا اس کا عکس اس کے سامنے اُبھرتا ہے۔ اس کے اندر کا مذہبی جنون ماتمی لباس میں ملبوس کالے جھنڈے کی صورت میں بلاول ہاؤس پر لہرا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی شیعیت کا مذہبی نشان پنجہ فضا کی آلودگی میں اضافہ کرتا ہے۔ یہی وزیراعظم پاکستان ——— جو اپنی تقاریر میں اپنے آپ کو ہر مکتب فکر کے لوگوں کی نمائندہ قرار دیتی ہے۔ اور اپنے آپ کو فرقہ واریت کے زہر سے پاک و آزاد گردانتی ہے سیکولر ازم کی حامی وزیراعظم ——— جن کے اُجلے من کے کالے اپنی کنڈلی کو کبھی نہیں چھوڑتے۔ ان کا اندر کا زہر کبھی نہ کبھی طوفان سے ایک نہ ایک دن ضرور اُبھر آتا ہے ——— حیرانگی اور افسوس کا مقام تو یہ ہے۔ کہ جدید اور ماڈرن خیالات سے وابستہ ہوتے ہُوئے محترمہ شیعیت کا کالا چوغہ زیب تن کئے ہُوئے سُنیوں کی واضح اکثریت پر حکمران ہیں۔

بلاول ہاؤس پر کالا جھنڈا اور پنجہ اس بات کا غماز ہے۔ کہ بی بی ایرانی النسل (نصرت بھٹو) کی شیعہ اولاد ہے۔ جو دُنیاوی علوم کی جدت کے سامنے

> **۹۵ فیصد سُنّی اکثریت پر ۳ فیصد شیعہ اقلیت کی حکومت سازش کے تحت مُسلط کی گئی ہے!**

بھی قدامت پر اڑنا باعث فخر سمجھتی ہے۔ نیاز اور محبت شیعہ مذہب کا خاصہ ہے۔ شاید بخت آور کی آمد کی خوشی جھنڈا اور پنجہ لہرا کر کی گئی ہو۔ یا پھر دُنیا کی شیعہ ریاستوں اور حکمرانوں کی نظر میں اونچی اُڑان کا جنون ، اس کا پیش خیمہ ہو۔ بہر کیف یہ صُورت پاکستانیوں کے لئے ہر لحاظ سے بدصُورت ہے یعنی تعصب میں انتہا کی صورت جمہوری قوانین کا اس بات پر اجماع ہے۔ کہ اکثریت ، اقلیت پر ہمیشہ غالب رہتی ہے۔ حکمران و بادشاہ وہی ہو گا۔ جو اکثریت کا حامی اور نمائندہ ہو ، مگر یہاں صُورت حال بالکل مختلف اور برعکس نظر آتی ہے ہماری محترمہ صبح و شام جمہوری اقدار کی مالا جپتی رہتی ہے۔ اور اپوزیشن کو جمہوریت کے دشمن گردانتی ہے۔ کیونکہ وُہ اقلیت میں رہتے ہُوئے ہیں کہ جس کے دست میں زور ہے اُلٹا نہ رہتے ہیں۔ پاکستان کی تقریباً ۹۵٪ فیصد آبادی سُنّی العقیدہ ہے۔ اور شیعہ ۲ سے ۳ فیصد ہیں ———،

پاکستانی قوم کو دجل و فریب دیکر سُنیت کا ڈھونگ رچایا گیا ، جس کی بنا پر پیپلز پارٹی برسر اقتدار آئی۔ مگر بلاول ہاؤس پر ماتمی بادل نے یہ ظاہر کر دیا کہ بی بی انتہائی تعلیم یافتہ اور بلند پایہ سیاستدان ہوتے ہُوئے بھی شیعی تعصب کے خول میں بُری طرح جکڑی ہُوئی ہے۔ وُہ کسی بھی حالت میں اس تعصب اور کٹڑپن سے دستبردار ہونے کیلئے ہرگز تیار نہیں پنجتن کا پنجہ .... تو مجبورت ہُوا کر

کالا جھنڈا صرف اور صرف معدود چند شیعوں کی اقلیت کا نمائندہ ہے۔ جو بی بی صاحبہ کا امتیازی نشان ہے۔ اس سے تو جمہوریت کی نفی ہوتی ہے۔ یعنی مغلوب ، غالب پر اور اقلیت اکثریت پر حکمران ہے ——— یعنی سُنیوں کی اکثریت پر شیعہ کی اقلیت اور ذریت حاوی و بھاری ———،

کیا یہی جمہوری اقدار کے اصول رکھیں ؟۔ کیا یہی پاکستان کی نظریاتی اساس ہے ؟ کیا یہی عروج آدم کی انتہا ہے ——— ، یا پھر تعصبیت کی آندھی میں محبت کے بجھتے ہُوئے چراغ کی لو ، کیا یہی حصولِ پاکستان کا ماحصل ہے ؟ کیا نسلی اور گروہی تعصب ملکی ترقی کے زینے ہیں۔ یا پستیاں ——— کیا یہ مذہبی اور سیاسی انحطاط و خودکشی نہیں ———،

جمہوریت کے لبادے میں تعصب کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر شیعیت سُنیوں کے مقدر کو اپنی مٹھی میں بند کرنا چاہتا ہے ——— ، مگر اقلیتی ہتھکنڈوں کو اکثریت کے سامنے ایک نہ ایک دن جھکنا پڑے گا۔ (انشاء اللہ)

ضروری گذارش

انعامی مقابلہ میں شمولیت کے لئے جوابات ہر ماہ پندرہ تاریخ سے قبل دفتر پہنچ جانا ضروری ہیں

مولانا ایثار القاسمی

ضیاء الحق شہید سٹیڈیم جھنگ میں

آل پاکستان دفاعِ صحابہؓ کانفرنس

ایک لاکھ سے زائد سپاہِ صحابہؓ کے کارکن کانفرنس میں شریک ہوئے

۲۷ مئی انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے زیرِ اہتمام عظیم الشان علماء کنونشن اور رات بعد نمازِ عشاء دفاعِ صحابہؓ کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں پاکستان بھر سے انجمن سپاہ صحابہ کے کارکن بسوں، ویگنوں، موٹر سائیکلوں پر قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔ ضیاء الحق شہید سٹیڈیم جھنگ کے وسیع و عریض گراؤنڈ کے علاوہ شرکاءِ جلسہ اِرد گرد سیڑھیوں اور دیواروں پر بھی بیٹھے ہوئے تھے محتاط اندازے کے مطابق کانفرنس میں ایک لاکھ سے زائد سپاہِ صحابہؓ کے کارکن شریک ہوئے۔ بہت بڑا سٹیج خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج کے پیچھے......

......انجمن سپاہ صحابہؓ کا بہت بڑا بینر آویزاں تھا۔ سٹیج کے دائیں اور بائیں طرف انجمن سپاہ صحابہؓ کے رنگین لہراتے ہوئے جھنڈوں کی قطاریں عجیب سماں پیدا کئے ہوئے تھیں۔ گراؤنڈ کے ارد گرد دیواروں پر بڑے بڑے بینر آویزاں تھے جن پر مختلف نعرے درج تھے۔ اسٹیج سے دائیں طرف سو میٹر لمبا بینر جس پر لکھا تھا "جھنگوی تیرے خون سے انقلاب آئے گا!"

کانفرنس کے انتظامات سپاہ صحابہ کے تین سو تربیت یافتہ کارکنوں نے سنبھال رکھے تھے۔ سیکورٹی کیلئے سینکڑوں کارکنوں کا الگ دستہ متعین تھا۔ پنڈال میں داخل ہونے والے شرکاء کی ۲۰۰، ۱۰۰ گز کے فاصلے پر تین جگہوں پر تلاشی لی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ ایک سو کارکن ارد گرد عمارتوں پر سٹیڈیم کا جائزہ لینے پر معمور تھے۔

کانفرنس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ مختلف شعراءِ کرام نے اپنے اپنے مخصوص انداز میں مولانا شہیدؒ کو منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ ان میں سرِ فہرست طاہر جھنگوی، خالد جھنگوی، ملک شیر محمد شریف ناہی، محمد شاہد تھے۔ ان کے بعد مولانا یار محمد عابد احمد پور شرقیہ، مولانا مفتی ضیاء الحق سرگودھا، قاری محمد صدیق اٹک مولانا محمد اسلم طارق کراچی، مولانا محمد سلیمان طارق، مولانا ضیاء القاسمی جناب یوسف مجاہد، مولانا ایثار القاسمی کے علاوہ دیگر علماءِ کرام نے خطاب کیا۔ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کی تقریر سے پہلے طاہر جھنگوی اور ہمنواؤں نے "جب تک سورج چاند رہے گا جھنگوی تیرا نام رہے گا" نظم پیش کی تو سارا مجمع جھومنے لگا۔ مولانا فاروقی نے اپنے خطاب کے دوران انجمن سپاہ صحابہ کا آئندہ لائحہ عمل بیان کیا۔ مولانا فاروقی نے فرمایا انجمن سپاہ صحابہ خارشاتی تحکیم نہیں بلکہ واضح مؤقف اور نظریہ رکھنے والی جماعت ہے۔ میرا مشن وہی ہے جو میرے قائد حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا تھا۔ ہم اللہ کے فضل و کرم سے جھنگوی شہیدؒ کے خون کا حساب لے کر رہیں گے۔ اگر حکومت نے ہمارے مطالبات منظور نہ کئے تو یکم جولائی سے پنجاب حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔

کانفرنس اور کنونشن کے مطالبات

- مولانا شہیدؒ کے گرفتار شدہ قاتلان کو فوری پھانسی دی جائے۔
- مولانا شہیدؒ کے قتل کی سازش میں شریک افراد کو فی الفور گرفتار کر کے سزا دی جائے۔
- اہلسنت پر کئے جانے والے تمام ناجائز مقدمات غیر مشروط پر ختم کئے جائیں اور گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔
- شیعہ ملتان بم کیس، قتل کیس، فائرنگ کیس گھیراؤ جلاؤ ناجائز اسلحہ کیسوں میں ملوث افراد کو فی الفور گرفتار کر کے مقدمات چلائے جائیں۔
- اہلسنت کے نقصانات کا معاوضہ دیا جائے خصوصاً زخمی افراد کی امداد کی جائے۔
- شیعی ماتمی جلوسوں کو مکمل طور پر امام باڑہ میں پابند کیا جائے۔
- پاکستان کو سُنّی سٹیٹ قرار دیا جائے۔
- آئندہ مردم شماری شیعہ سُنّی عنوان سے کی جائے۔
- مرزائی قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔ اور ان پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔
- شیعہ زکوٰۃ کا منکر ہے لہٰذا اہلسنت کی زکوٰۃ کسی بھی شیعہ ادارہ یا فرد کو قطعاً نہ دی جائے۔
- شیعہ کی علیؓ ولی اللہ خلیفۃ بلافصل کا ل اذان میں تبرا ہے اس پر پابندی عائد کی جائے۔

انجمن سپاہ صحابہؓ کا لٹریچر

- مولانا حق نواز کی جدوجہد اور نصب العین
  ۱۰/- روپے فی سینکڑہ
- کیا شیعہ سُنّی بھائی بھائی ہیں؟
  ۳۰/- روپے فی سینکڑہ
- علماءِ بریلوی کے فتاویٰ جات
  ۲۵/- روپے فی سینکڑہ
- صحابہ کرامؓ کا مختصر تعارف
  ۵۰/- روپے فی سینکڑہ

مرکزی دفتر انجمن سپاہ صحابہؓ مسجد حق نواز شہید
جھنگ صدر

یہ اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب ہے!

رپورٹ: چوہدری محمد اختر صاحب

حق نواز ہم شرمندہ ہیں

حق نواز کا دوسرا نام!

بیگم عابدہ حسین کو اسلامی جمہوری اتحاد سے نکال دیں۔ ریاست بہاولپور کے صدر مقام احمد پور شرقیہ کا اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب ہے۔ آج اسٹیشن پر بڑی گہما گہمی ہے۔ ہزاروں انسانوں کا ہجوم ہے جن میں بزرگ، نوجوان، کمسن بچے شامل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے جانشین جناب مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی جو جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کے بعد ان کے مشن کو پایۂ تکمیل پہنچانے کی خاطر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار ساتھیوں صحابہ کرامؓ جن کے متعلق حدیث نبوی ہے کہ میرے تمام صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں۔ منکرین صحابہ۔ ان پر تبرا کرنے والوں کے خلاف ملک کے گوشہ گوشہ کا دورہ کر کے عوام کو شیعوں۔ رافضیوں کا اصل روپ ان کی زیر زمین سرگرمیوں کو بے نقاب کرنے کی خاطر آج خیبر میل کے ذریعہ کراچی جا رہے ہیں۔ اتفاقات دیکھئے کہ گاڑی صرف چند منٹ لیٹ ہو جائے تو ریلوے والوں کو کوسا جاتا ہے مگر آج ہر شخص کہہ رہا ہے کہ گاڑی ایک گھنٹہ لیٹ ہونے کی بجائے کئی گھنٹے لیٹ ہو جائے۔ تاکہ دور دراز کے قصبوں سے بھی صحابہ کرامؓ سے محبت کرنے والے اپنے محبوب قائد کو دیکھ سکیں۔ سیاسی لیڈروں۔ اقتدار پرستوں اور مذہبی جماعتوں میں یہی فرق بہت نمایاں ہے کہ وہ لوگ کرسی سے مخلص ہوتے ہیں۔ جبکہ یہ لوگ اپنے نظریہ سے مخلص۔ شہر میں لاؤڈ اسپیکر پر اعلان نہیں ہوا۔ انجمن سپاہ صحابہ کے مخلص ورکر بھاگ بھاگ کر سائیکلوں پر جگہ جگہ اطلاع دے رہے ہیں۔ صحابہ کرام سے محبت کرنے والے اپنا کام کاج چھوڑ کر پیدل۔ رکشہ پر۔ تانگہ پر جوق در جوق اسٹیشن کی طرف رواں دواں ہیں۔ ہر لمحہ اسٹیشن پر لوگوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ پلیٹ فارم پر تل دھرنے کو [illegible]س۔ اللہ اکبر کے نعروں سے عجیب سا سماں ہے

- تیرے قاتل زندہ ہیں!
- ضیاء الرحمٰن ضیاء الرحمٰن!

اوپر والے نعرے بینرز پر بھی لکھے ہیں۔ اور صحابہؓ کے شیدائی بھی یک زبان ہو کر یہ نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ شیعہ ممبر اسمبلی بیگم عابدہ حسین کے خلاف بڑا غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ زیادہ اس وجہ سے کہ مولانا حق نواز جھنگویؒ کے قاتلوں میں اس کا نام ہے۔ مولانا حق نواز جھنگویؒ شہادت کا درجہ پا کر صحابہ کرامؓ کے ساتھ سرخرو ہو بیٹھے ہیں۔ انجمن سپاہ صحابہ کو فخر ہے کہ ان کا پہلا قائد صحابہ کی راہ پر چلا۔ مشکلات جھیلیں اور پھر شہید ہو گئے۔ دوسرا قائد بھی اللہ کے فضل سے اسی راہ پر چل رہا ہے اور اسی مشن پر قائم ہے۔

سگنل ہو چکا ہے گاڑی آ چکی ہے۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ ہر شیدائی بیقرار ہے کہ ہم مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کی ایک جھلک دیکھیں۔ ٹرین رک چکی ہے مگر یہ جان کر مایوسی ہوئی کہ خیبر میل نہیں آئی جن میں ان کے محبوب قائد آ رہے ہیں۔ بلکہ یہ بہاؤ الدین زکریا ایکسپریس ہے گاڑی میں بیٹھے ہزاروں مسافر لوگوں کو دیکھ رہے ہیں۔ پوچھ رہے ہیں کہ جس حساب سے اسٹیشن پر ہجوم ہے کیا کسی ملک کا سربراہ آ رہا ہے۔ انہیں کیا پتہ کہ سربراہوں سے بھی بڑا سربراہ آ رہا ہے۔ جو ناموس صحابہ کی عظمتوں کا امین ہے ہادیٔ عالم حضرت محمد مصطفےٰ کے جانثاروں کو گالیاں بکنے والوں کے لئے ایک سیسہ پلائی دیوار ہے۔ عوام کی آنکھوں کا تارا اور دلوں کی دھڑکن ہے۔ اب ہر شیعہ چاہے وہ کسی امام کی اولاد ہو (بعض شیعہ جھوٹ کہتے ہیں کہ ہم ان شیعوں میں نہیں جو صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں مگر تقیہ شیعہ مذہب میں جائز ہے) تمام شیعہ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ چاہے سید ہو یا غیر سید کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ اہل سنت مُردہ نہیں تھے وہ خواب غفلت کا شکار تھے۔ انہیں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے جگا دیا ہے۔ اب انشاء اللہ جاگتے ہی رہیں گے۔ اب صحابہ کرام کے شیدائی مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کی قیادت میں متحد ہو کر جان کا نذرانہ دینے کو تیار ہیں۔ تین فیصد اکثریت رکھنے والے (شیعہ) اب ذرا انتظار کریں۔ جس طرح ایران کے آئین میں کوئی سُنی صدر، وزیراعظم، اسپیکر، کمانڈر انچیف نہیں بن سکتا اور سرکاری مذہب اثنا عشریہ ہے انشاء اللہ پاکستان میں بھی وقت آنے والا ہے کہ پوری قوم متحد ہو کر قادیانیوں کی طرح انہیں کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دے گی۔ سینیٹ میں شریعت بل تو پاس ہو چکا ہے۔ اب قومی اسمبلی کی باری ہے۔ اگر کسی ممبر، وزیر نے شریعت بل کی مخالفت کی تو عوام کو ان کا گھیراؤ، سماجی، سیاسی، معاشی بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ پاکستان کے عوام کو بہت بیوقوف بنایا جا چکا ہے۔ آخر انتظار کا جاں گسل لمحہ ختم ہوا۔ گاڑی آنے کا اعلان ہو گیا ہے انجمن سپاہ صحابہ کے کارکن پہلے سے تیار ہیں کہ ہم جناب مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کا خطاب سنیں گے اور گاڑی اس وقت چلے گی جب تک خطاب نہ ہو سکے۔ بیسیوں نوجوان آگے چلے گئے ہیں کہ گاڑی کے آگے لیٹ جائیں گے۔ گاڑی آ چکی ہے۔ بستی دوبارہ زور دار اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی ہے۔ بوگی سے جناب محمد یوسف مجاہد اور قاضی خورشید الحسن باہر آئے ہیں اور جب انہوں نے بتایا کہ مولانا فاروقی صاحب ملتان سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی چلے گئے ہیں۔ تو ہزاروں انسان مایوس ہو گئے منزل قریب آتے ہی دور ہو گئی۔ راقم کو ذاتی طور پر مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب سے ملاقات کرنا چاہتا تھا آج سے نہیں کئی سالوں سے عقیدت ہے انہیں کی وجہ سے کہ میں جب ادارہ اشاعت المعارف میں ناظم تھا۔ شہیدؒ حق نواز جھنگوی کو دیکھا۔ چند منٹ باتیں ہوئیں۔ آج وہ ہم میں نہیں ہیں مگر سب دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بھی شہادت نصیب ہو ہم صحابہ کرام کو...... نعوذ باللہ گالیاں نکالنے والوں کو آسانی کے ساتھ جینے نہیں دیں گے چاہے ہماری جان چلی جائے۔ شہادت کی تمنا کون نہیں کرتا مسلمانوں سے بڑھ کر شہادت کی تمنا کوئی نہیں کرتا۔ راقم بوگی کے اندر چلا گیا ہے۔ گاڑی ۱۰ منٹ تک کھڑی رہی۔ جناب یوسف مجاہد صاحب اور قاضی خورشید صاحب مولانا ضیاء الرحمٰن

مسکین پُور شریف ضلع مظفر گڑھ

(خصوصی رپورٹ) مولانا پیر محمد شاہ برصغیر کی معروف خانقاہ نقشبندیہ فضلیہ میں ۱۹۶۲ء یکم اپریل کو پیدا ہوئے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا پیر فضل علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے پیر طریقت حضرت مولانا کلیم اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ ابتدائی تعلیم خانقاہ پر واقع دارالعلوم فضلیہ میں حاصل کی۔ دورہ تفسیر پیر طریقت حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔ موقوف علیہ تک پڑھنے کے بعد اپنے والد مکرم نوراللہ مرقدہ [illegible] کے بعد دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں ۱۹۷۵ء میں جامعہ اسلامیہ میں داخل ہوئے ۱۹۸۱ء تک وہاں پر تعلیم حاصل کی۔ بعد میں اپنے والد مکرم کے حکم پر خانقاہ پر قیام کیا۔

مدرسہ کا انتظام و انصرام کے ساتھ ساتھ خانقاہ کا نظام بھی سنبھالا۔ سلسلہ نقشبندیہ سلوک کے تمام منازل اپنے شیخ والد مکرم سے طے کئے۔ ۱۹۸۶ء میں سلسلہ عالیہ کی تبلیغ کے لئے اپنے والد مکرم سے مجاز ہوئے۔ اس کے بعد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا علی المرتضیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (گڈائی) ڈیرہ غازی خان جو کہ قطب عالم حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب خلیفہ تھے۔ سے اربعہ سلاسل میں مجاز ہوئے۔ سلسلہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ انہوں نے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی قیادت میں انجمن سپاہ صحابہ پاکستان میں شامل ہو کر ضلعی سطح پر کام شروع کیا۔ ضلع بھر میں انجمن سپاہ صحابہ کے یونٹ بنائے۔ سب سے پہلے شہید عظمت اصحاب رسول مولانا حق نواز نے جلسہ میں تقریر کے دوران اپنے مخصوص انداز میں شیعہ کے کافر ہونے پر مکمل مفصل دلائل دیئے۔ شہر سلطان اور مضافات کے آئے لوگوں کے دل میں شیعیت کی نفرت پیدا ہوئی اور سُنیت کچھ بیدار ہوئی۔ جھنگوی شہید کے جلسہ کے چند یوم بعد شہر سلطان کی سپاہ صحابہؓ نے انتہائی منظم اور خفیہ طریقہ سے اپنے شہر کی ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک شروع کی۔ اور انجمن سپاہ صحابہ کے رہنماؤں نے تمام کونسلر حضرات کو ریلسٹ بہاولپور میں ایک مخصوص جگہ پر منتقل کر دیا۔ جب اجلاس کا وقت آیا۔ تو سپاہ صحابہ کے کارکن اپنے کونسلروں کو انتہائی حفاظت سے ٹاؤن کمیٹی شہر سلطان لائے۔ اور کارروائی کے بعد شیعہ چیئرمین اظہر حسین شاہ اپنی چیئرمینی سے محروم ہو گیا۔ اور ایک سُنی العقیدہ مسلمان چوہدری عبدالستار کو اس کی جگہ چیئرمین منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد دوبارہ انتخاب میں بھی انجمن سپاہ صحابہ کے سید عابد حسین شاہ بخاری بھاری اکثریت سے کامیاب ہو کر چیئرمین منتخب ہوئے۔ جو کہ اب بدستور چیئرمین ہیں۔ انہوں نے پہلا کام یہ کیا کہ پورے شہر کے مین بازاروں کے نام خلفاءِ راشدین کے نام سے رکھے شاہراہِ پاکستان پر چار خوبصورت دروازے بنوائے۔ جو کہ خلفاءِ راشدین کے نام سے منسوب ہیں۔

سابقہ شیعہ چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک میں ڈاکٹر محمد اصغر جو کہ اب ضلعی نائب صدر ہیں اور مولانا انعام الحق احمد سید محمد شاہ صاحب نے اہم کردار ادا کیا۔ مقامی جماعت کی سرپرستی استاذ العلماء حضرت مولانا غلام محمد صاحب خطیب مسجد نواراں نے کی۔ اس کے بعد علی پور شہر بلدیہ کے چیئرمین چوہدری غلام حسین ارشد نے جو کہ اب سٹی یونٹ کے صدر ہیں نے شہر کے مین گیٹ بنوائے اور ان کے نام خلفائے راشدین سے منسوب کئے۔ پھر سیت پور شہر میں چاروں دروازوں کے نام رکھے گئے۔ مظفر گڑھ شہر میں انجمن سپاہ صحابہؓ کے کفن پوش کارکنوں نے پوری ایمانی جرأت کے ساتھ مقامی انتظامیہ کا مقابلہ کیا بالآخر کمشنر اور ڈی۔ آئی۔ جی کی موجودگی میں ڈی۔ سی۔ اور ایس۔ پی نے خلفاءِ راشدین کے مقدس ناموں کو شہر کے بڑے بازاروں اور دروازوں کے نام سے مستقل طور پر منظور کر دیا۔

یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پورے ملک کی طرح ضلعی مقام مظفر گڑھ میں نمایاں گیا۔ شہر کی بڑی جامع مسجد سے جلوس نکلا۔ جلوس کی قیادت ضلعی صدر انجمن سپاہ صحابہ پیر محمد شاہ صاحب نے کی۔ جلوس میں ہزاروں کی تعداد میں بریلوی، دیوبندی اور اہلحدیث مکاتب فکر کے لوگ شریک تھے۔

شہید عظمت اصحابؓ رسولؐ حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک شہادت کے بعد پورے ملک کی طرح ضلع مظفر گڑھ میں ہزاروں کارکنوں کو سخت صدمہ ہوا۔ کوٹ ادو، دائرہ دین پناہ، محمود کوٹ، سیت پور، شہر سلطان، جتوئی، چوک قریشی، بستی اللہ بخش میں جلسے اور جلوس منعقد ہوئے۔ علی پور میں کچھ مقامی علماء کرام کم علمی، عدم واقفیت اور تعصب کی بناء جھنگوی شہیدؒ کے مقدس مشن کے مخالف ہیں۔ انہوں نے قسمیں اٹھا رکھی ہیں۔ کہ یہاں انجمن سپاہ کا جلسہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ مولانا محمد نعمان صاحب نے انتہائی جرأت کے ساتھ یہاں احتجاجی جلسہ منعقد کیا۔ اور اس جلسہ کا اہتمام جمیعت علماء اسلام اور انجمن سپاہ صحابہ کے مشترکہ کارکنوں نے کیا۔ جس میں قائد جمیعت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور صوبائی وزیر خزانہ مولانا عصمت اللہ بھی تشریف لائے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے مجسٹریٹ کا محاصرہ توڑ کر پُر امن جلوس کی اختتامی تقریر جو کہ مولانا محمد رفیق صاحب شروع کرنے والے تھے کہ موقع پرستوں نے انجمن سپاہ صحابہ کے نہتے کارکنوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ جس سے انجمن سپاہ صحابہ کے چالیس سے زیادہ کارکن زخمی ہو کر زمین پر گر گئے۔ اور ایک کارکن محمد اصغر موقع پر شہید ہو گیا۔ مقامی علماء کرام مولانا محمد رفیق صاحب اور مولانا احمد یار صاحب مولانا کلیم اللہ صاحب بدستور اپنے مقام پر کھڑے رہے۔ ضلعی جنرل سیکرٹری معین الدین نے اپنے ساتھیوں کو سنبھالا اور پولیس کو بلایا موقع پر پولیس نے آنسو گیس پھینکی اور بعد میں زخمیوں کو مظفر گڑھ ہسپتال اور نشتر ہسپتال ملتان روانہ کر دیا گیا۔ اس واقعہ کے فوراً بعد ضلعی صدر پیر محمد شاہ صاحب موقع پر پہنچے اور مقدمہ درج کرایا اور حالات کو انتہائی احتیاط سے کنٹرول کیا۔ واضح رہے کہ پورا شہر خان گڑھ سراپا احتجاج ہیں

Scanned by CamScanner

چکا تھا۔ حملہ آور شیعوں کی تعداد ۵۰/۶۰ کے قریب تھی مقدمہ میں بائیس ملزم نامزد کئے گئے جس میں خان گڑھ کا وائس چیئرمین نواب مظفر خان بھی شامل ہے۔ جو شیعوں کی طرف سے حملہ آوروں کی قیادت کر رہا تھا۔ مظفر خان۔ نواب زادہ نصر اللہ خان کا انتہائی قریبی عزیز ہے جو کہ ابھی تک مفرور ہے۔ مقدمہ ابھی زیرِ تفتیش ہے۔

اسی طریقہ سے شہر سلطان میں مکی مسجد والی میں مولانا غلام محمد صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی نمازی اپنے اپنے گھروں کو لوٹ کر چلے گئے تھے۔ بعد نماز جمعہ مشتعل شیعہ جن کی قیادت عالم شاہ اور سابقہ چیئرمین اجمل حسین شاہ کر رہے تھے مکی مسجد پر حملہ آور ہوئے اور مسجد شریف پر خشت باری شروع کر دی۔ جب اس صورتِ حال کا اعلان مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر کیا گیا۔ تو سنی بھی مسجد کی طرف بڑھے جس میں شہر کے کافی معزز لوگ بھی شامل تھے جب مسجد کے دروازہ پر ساتھی جمع ہوئے تو عالم شاہ نے وائس چیئرمین ملک فیض بخش کو پستول کا نشانہ بنایا جو کہ اس سے خطا ہو گیا اور دوسرا ساتھی (عبدالجبار) کو لگا جو کہ موقع پر شہید ہو گیا۔ اس مقدمہ کی تفتیش بھی ابھی جاری ہے۔ لیکن انتظامیہ انتہائی جانبداری سے کام لے رہی ہے۔

بقیہ۔ سٹیشن ڈیرہ نواب صاحب

کے رفیق انجمن سپاہ صحابہ کے ہزاروں کارکنوں کو ہدایات دے رہے ہیں۔ اور وعدہ کر رہے ہیں کہ ۲۰ جون کو بہاولپور کانفرنس جس میں مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب بھی شامل ہوں گے۔ کے بعد جولائی اگست میں احمد پور شرقیہ ضرور آئیں گے۔ انہوں نے جھنگ کی طاقت کو للکارا ہے اب اسے ختم کر کے دم لیں گے اور کسی حالت میں بھی مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے مشن کو ناکام نہیں بنانے دیں گے۔ ویسے بھی علمائے اہلسنت کی تاریخ قربانیوں سے بھری پڑی ہے تحریک خلافت ہو یا ریشمی رومال تحریک ۱۹۵۳ء کی ختم نبوت تحریک ہو یا ۱۹۷۴ء کی تحریک جب قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ قومی اسمبلی میں جناب مفتی محمود صاحب۔ پروفیسر غفور احمد صاحب مولانا عبدالستار خان نیازی، مرزائی خلیفہ کو مدلل جواب دے رہے ہیں۔ سرکوں پر قائد تحریک مولانا محمد یوسف بنوری صاحب اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید تھے۔ ۱۹۷۷ میں آمر کو ہٹانے والے مفتی محمود صاحب قومی اتحاد کے قائد تھے۔ اب شریعت بل بھی مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف نے پاس کرایا اور قائد اعظم کی نماز جنازہ بھی مولانا شبیر احمد عثمانی نے پڑھائی تھی۔

شیعہ کا کفر عدالت میں

عدالتوں کے بعد شیعہ کا کفر اسمبلی میں ننگا کیا جائے گا!!؟

انجمن سپاہ صحابہؓ جہانیاں کے سرپرستِ اعلیٰ مولانا منیر احمد اختر ۲۰ اپریل کا جمعہ پڑھا کر فارغ ہوئے تو شیعہ نے چوک جامع مسجد غریب آباد میں اصحابِ رسولؐ پر تبرا بازی شروع کر دی جس کی رپورٹ تھانہ میں دی گئی تین دن متواتر تھانہ کا چکر صدر انجمن سپاہ صحابہ جناب عبدالمجید صاحب فیض اور ضلعی صدر جناب ڈاکٹر خادم حسین صاحب اور مولانا منیر احمد اختر لگاتے رہے بالآخر ایس۔ ایچ۔ او جہانیاں نے رپٹ درج کر لی۔ ایس۔ پی خانیوال جناب خلیل الرحمٰن صاحب نے طلب کر لیا۔ اس نے پھر پیشی دے دی۔ پھر منظور حسین شاہ ڈی۔ ایس۔ پی خانیوال کے پاس شنوائی ہوئی۔ تو

مولانا منیر احمد اختر نے موقف اختیار کیا کہ شیعہ نے اصحابِ رسولؐ پر تبرا کیا ہے۔ پرچہ درج کیا جائے اور شیعوں نے موقف اختیار کیا۔ مولوی منیر ہمیں کافر کہتا ہے تو مولانا منیر احمد اختر نے کہا کہ ان کو کافر کہنے کا کیس میرے خلاف درج کیا جائے اور اصحابِ رسولؐ کو کافر کہنے کا کیس شیعہ کے خلاف درج کیا جائے جناب ڈی۔ ایس۔ پی نے کہا کہ اصحابؓ رسولؐ کو کون کافر کہتا ہے تو مولانا منیر احمد اختر نے کہا کہ شیعہ اصحابِؓ رسولؐ کو اپنی کتابوں میں کہہ چکے ہیں۔ تو ڈی۔ ایس۔ پی نے کتاب طلب کی تو مولانا نے ان کی کتاب حیات القلوب کا وہ صفحہ کھول دیا جس میں لکھا تھا کہ عائشہؓ۔ حفصہؓ لعنت اللہ علیہا وعلی ابویہا

یہ عبارت ڈی ایس پی نے اپنی آنکھوں سے پڑھ کر چونک گیا اور کہنے لگا مولانا صاحب یہ تو واقعی لکھا ہوا ہے آپ یوں کریں کہ صاحب کے پاس مقدمہ درج کرائیں جتنا خرچہ آئے گا میں دوں گا۔ اس پر مولانا نے کہا کہ خرچہ سپاہ صحابہؓ کے پاس ہے آپ خود پرچہ درج کریں۔ وہ کہنے لگا نہیں مجھے بھی ثواب ہو گا۔ اس کے بعد شیعوں نے اسی مقام پر کہا کہ یہ کتاب ہماری نہیں ہے تو اس پر مولانا نے کہا کہ شیعوں کو کہو کہ مجھ پر چار سو بیس کا کیس کریں اگر یہ کتاب شیعہ مذہب کی ثابت کر سکوں تو پھر مجھے عدالت کے ساتھ فراڈ کرنے کی سزا دی جائے اس پر شیعہ عدالت میں لاجواب ہو گئے اور بوکھلا کر مولانا اور ان کے ساتھیوں کے خلاف درخواست دے دی۔ پھر کیس مجسٹریٹ شارق مسعود انصاری کے پاس گیا۔ انہوں نے پچاس ہزار کی ضمانتیں طلب کر لی۔ ان کی عدالت میں بھی شیعہ کی کفریہ عبارتیں مستند کتابوں سے پیش کیں ——— تو مجسٹریٹ نے کہا کہ اسکی فوٹو کاپیاں ہمیں دو۔ شیعہ کی کفریہ عبارتیں خود مجسٹریٹ نے پڑھیں۔ اب پیشی ۲۲/۶/۹۰ کو ہے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ پہلے ہمارا پرچہ درج کریں جو ہم نے رپٹ درج کرائی ہے۔ ضمانت اس سے قبل ہم نہیں دے سکتے

مولانا منیر احمد اختر نے کہا عدالتوں کے بعد انشاء اللہ شیعہ کا کفر اسمبلی میں ننگا کیا جائے گا۔

بلدیہ عبدالحکیم کا سنہری کارنامہ

بلدیہ عبدالحکیم کے چیئرمین نے بلدیہ کی جانب سے باب صدیق اکبر اور سیدنا امیر معاویہ چوک منظور کر کے وہاں پر انجمن سپاہ صحابہ کے صدر محمد امان اللہ غازی کی موجودگی میں ایک تقریب کے ذریعہ سنگ مرمر کی تختیاں نصب فرمادی ہیں۔ جس پر تمام اہالیانِ شہر خصوصاً سنی نوجوانوں نے چیئرمین بلدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

کاروباری حضرات ماہنامہ "خلافتِ راشدہ" میں اشتہار دیکر تعاون فرمائیں ؟

Scanned by CamScanner

حضرت معاویہؓ آنحضرتؐ کی زبان میں

انتخاب۔ رانا محمد اعظم خان

حضرت معاویہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ لگاؤ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان پر خصوصی شفقت فرماتے تھے۔ بیشتر احادیث میں بڑی صراحت کے ساتھ کئی مواقع پر آپ کے مقام علو کا ذکر ملتا ہے، ملاحظہ ہو۔

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم اجعلہ ھادیاً مہدیاً واھد بہ

"اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا، اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ ۱؎

۲۔ اللّٰھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب۔ (الحدیث)

اے اللہ معاویہؓ کو حساب کتاب سکھا اور اس کو عذاب جہنم سے بچا۔ ۲؎

۳۔ اللّٰھم علمہ الکتاب ومکن لہ فی البلاد وقہ العذاب

اے اللہ معاویہؓ کو کتاب سکھلا دے اور شہروں میں اس کو حکمران بنا دے اور اس کو عذاب سے بچا۔ ۳؎

۴۔ ایک روایت میں تو یہاں تک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو کسی کام کے مشورے کے لئے طلب فرمایا۔ مگر وہ لوگ کوئی مشورہ نہ دے سکے آپ نے فرمایا۔

ادعوا معاویۃ احضروہ امرکم فانہ قوی امین۔

"معاویہؓ کو بلاؤ اور معاملہ کو ان کے سامنے رکھو۔ کیونکہ وہ قوی اور امین ہیں۔ (غلط مشورہ نہ دیں گے)" ۴؎

۵۔ لاتذکروا معاویۃ الا بخیر

"معاویہؓ کا تذکرہ صرف بھلائی کے ساتھ کرو" ۵؎

۶۔ یبعث اللہ تعالیٰ معاویۃ یوم القیامۃ وعلیہ رداء من نور الایمان

"آپ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ قیامت کے دن معاویہؓ کو اٹھائیں گے تو ان پر نور ایمان کی چادر ہوگی۔ ۶؎

۷۔ قال النبی صلی اللہ ان معاویۃ لا یضارع احداً الا صرعہ

حضور نے فرمایا جو بھی معاویہؓ سے لڑے گا۔ زیر ہوگا۔ ۷؎

۸۔ صاحب سری معاویۃ بن ابی سفیان فمن احبہ فقد نجا ومن ابغضہ فقد ھلک

معاویہؓ میرا راز دان ہے جس نے اس کے ساتھ محبت کی نجات پا گیا جس نے بغض رکھا ہلاک ہوا۔ ۸؎

۹۔ احلم من امتی معاویۃ

میری امت میں معاویہؓ سب سے زیادہ بردبار ہوگا۔ ۹؎

۱۰۔ اللّٰھم املاء ہ علما

اے اللہ معاویہؓ کو علم سے بھر دے۔ ۱۰؎

۱۱۔ یامعاویہ ان ولیت الامر فاتق اللہ

اے معاویہؓ تمہارے سپرد امارت کی جائے تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا ۱۱؎

۱۲۔ اوّل جیش من امتی یغزون البحر فقد اوجبوا۔

میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو بحری لڑائیوں کا آغاز کرے گا۔ اس پر جنت واجب ہے ابن اثیرؒ اور تمام تاریخوں کے مطابق حضرت معاویہؓ واحد شخص ہیں۔ جنہوں نے سب سے پہلے بحری لڑائی کا آغاز کیا۔

حوالہ جات:

۱؎ جامع ترمذی ج ۲ صفحہ ۲۴۷ مطبوعہ سعید قرآن محل کراچی ابن اثیر اسد الغابہ صفحہ ۳۸۶ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ تہران ۱۲۸۲ھ۔

۲؎ کنز العال ج۷ ص ۸۷ بحوالہ ابن النجار مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۵۶

۳؎۔ مجمع الزوائد منبع الفوائد ج ۹ ص ۳۵۶

۴؎ " " "

۵؎ جامع ترمذی

۶؎ کنز العال ج۶ ص ۱۹۰

۷؎ " " ج۶ ص ۸۶ ۸؎ تطہیر الجنان ص

۹؎ تاریخ الاسلام حافظ ذہبی۔

۱۰؎ ابن حجر الاصابہ ج۳ ص ۴۱۳

۱۱؎ بخاری جلد اوّل ص ۴۰۹

حج کے موقع پر کوئی گروہ بدامنی پھیلانے کی کوشش نہ کرے

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے ایک بیان میں کہا اگر اس سال حج کے موقع پر کسی ملک کی طرف سے احتجاج یا کوئی مظاہرہ کیا گیا تو سپاہ صحابہؓ دنیا بھر میں اس گروہ کے عقائد و نظریات کے خلاف احتجاج کرے گی، انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ نے حج کے موقع پر امن و امان سے متعلق سعودی موقف کی پر زور حمایت کی ہے انہوں نے کہا حج مسلمانوں کا عظیم ملی فریضہ ہے جس کے لئے عبادت کے تمام اصولوں کو بروئے کار لانا چاہیے مولانا فاروقی نے کلیم آل پاکستان شریعت بل کی منظوری کے لئے انجمن سپاہ صحابہ ملک بھر میں تحریک نفاذ شریعت میں بھرپور حصہ لے گی۔

سپاہ صحابہ طالبات کا قیام

عبد الحکیم ضلع خانیوال میں سپاہ صحابہ طالبات قائم کی گئی جس کا افتتاح امیر عزیمت نے ۱۸ شوال ۳/۸۹ کو کیا۔ طالبات میں سپاہ صحابہ کی تنظیم کے قیام پر شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا تھا۔ سپاہ صحابہ طالبات کی صدر نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ہم اصحاب رسولؐ کی عظمت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گی۔ مولانا شہیدؒ کے مشن پر کاربند رہیں گی۔

اے کنول

انتہائی اہم معلومات پر مشتمل "خلافت راشدہ" ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ہر سال شائع ہوتا ہے۔

کارکنان انجمن سپاہ صحابہؓ کی خصوصی توجہ کے لئے

امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے اپنی مبارک زندگی میں شیعیت کے کفریہ عقائد اور اسلام دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کرنے میں زندگی بھر قربانیاں پیش کیں۔ حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ کی عظمت کے پرچم کو سربلند رکھنے میں اپنی جان کا بھی نذرانہ پیش فرمایا۔ اس مشن کی آبیاری میں جھنگ، لیہ، احمد پور سیال، اسلام آباد، خان گڑھ اور شیر سلطان کے شہداء کا خون بھی شامل ہے۔ اتنی قربانیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس عظیم مقصد میں کامیابی نصیب فرمائی ہے کہ اب حضرت شہیدؒ کی آواز ہر بستی کی آواز بن گئی ہیں۔ کل تک جو سپاہ صحابہؓ کے مقصد پر غور کرنے کو تیار نہ تھے بلکہ اختلاف ظاہر کرتے تھے وہ اب سپاہ صحابہؓ کے قافلہ میں شامل ہو کر اسی منزل کی طرف گامزن ہو چکے ہیں۔

ا۔ موجودہ حالات میں اس امر کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ نئے شامل ہونے والے حضرات کو منظم کیا جائے اور سپاہ صحابہؓ کے مرکزی دفتر سے جاری ہونے والے لٹریچر اور ماہانہ جماعتی رسالہ "خلافت راشدہ" اور حضرت شہیدؒ کی تقاریر کی کیسٹوں کے ذریعے ان کی مکمل ذہن سازی کی جائے۔ شیعیت کی گھناؤنی تصویر سامنے آجانے کے بعد شیعیت کے خلاف پورے ملک میں نفرت کا جو سیلاب آیا ہوا ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر اہلسنت پر اور خصوصاً نوجوانوں پر بھرپور محنت کر کے ان کو اپنے پروگرام سے ہم آہنگ کیا جائے۔ پہلے سے قائم شدہ یونٹوں کی تجدید و توسیع کی جائے اور جہاں ماضی میں یونٹ قائم نہ ہو سکے تھے علاقہ کے ذمہ دار احباب وہاں یونٹ قائم فرمانے کی سعی فرمائیں۔ ہر محلہ اور ہر گاؤں میں یونٹ ہونا چاہیے۔

ب۔ حضرت شہیدؒ کی شہادت سے قبل یا بعد میں کسی علاقہ کی بھی سپاہ صحابہؓ کی طرف سے شیعوں کے خلاف درج کرائے گئے مقدمات اور ان مقدمات کی موجودہ صورت حال سے بمعہ نقل ایف آئی آر بالتفصیل مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سپاہ صحابہؓ کے خلاف شیعوں یا انتظامیہ کی طرف سے درج کرائے گئے مقدمات کی بھی تفصیل ارسال فرمائیں نیز حضرت شہیدؒ کے خلاف آپ کے علاقہ میں ابتدائی ایام خطابت سے شہادت تک جتنے بھی مقدمات درج ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل جدول کے مطابق ارسال فرمائیں۔ خواہ ان کا فیصلہ ہو چکا ہو یا داخل دفتر ہو چکے ہوں تاکہ حضرتؒ کی صحیح تاریخ مرتب کی جا سکے۔

نمبر شمار	مقدمہ نمبر	تاریخ اندراج مقدمہ	عنوان مقدمہ	دفعات	متعلقہ تھانہ	عدالت زیر سماعت مقدمہ	اس مقدمہ میں اگر گرفتار ہوئے تو کتنا عرصہ جیل یا حوالات میں	اگر ضمانت ہو گئی تو کب اور کس عدالت سے	مقدمہ کی آخری کیفیت	اگر سزا ہوئی تو کتنی اور کس عدالت سے
(۱)	(۲)	(۳)	(۴)	(۵)	(۶)	(۷)	(۸)	(۹)	(۱۰)	(۱۱)

ان تفصیلات کیلئے آپ کو جانفشانی کرنی پڑے گی لیکن ہر ضلع تحصیل ہیڈکوارٹر پر متعلقہ دفتروں / عدالتوں / جیل میں آپ کو ایسے ساتھی مل جائیں گے جو آپ کو پورے عرصہ کی متعلقہ معلومات بہم پہنچا سکتے ہیں۔

(ج) ۵ فروری ۱۹۹۰ء کو چوک حق نواز شہیدؒ جھنگ میں جہاد کشمیر کانفرنس کے موقع پر حضرت شہیدؒ نے اعلان فرمایا تھا کہ حکومت مجاہدین کو مقبوضہ کشمیر بھیجنے کا بندوبست کرے تو ان شاء اللہ انجمن سپاہ صحابہؓ پچاس ہزار مجاہدین مہیا کرے گی۔ چنانچہ ہر یونٹ سے درخواست کی جاتی ہے کہ کم از کم ایسے پانچ افراد کی فہرست جو جہاد میں عملی طور پر حصہ لینا چاہتے ہوں بمعہ فوٹو سٹیٹ شناختی کارڈ ارسال فرمائیں۔ اگر شناختی کارڈ نہ بنا ہو تو عذر قبول کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل جہاد افغانستان میں بھی سپاہ صحابہؓ کے کافی افراد عملی طور پر حصہ لے چکے ہیں اور چند احباب درجۂ شہادت بھی پا چکے ہیں۔

ویسے بھی ہر مسلمان کیلئے دورِ حاضر کے طریقوں کے مطابق جہاد کی عملی تربیت ضروری ہے

د۔ ہر یونٹ سے درخواست کی جاتی ہے کہ جب تک حضرت شہیدؒ کے قتل کی سازش میں ملوث تمام بڑی مچھلیاں گرفتار نہیں کی جاتیں اس وقت تک پرامن احتجاج جاری رکھیں۔ ہفتہ میں دو تین مرتبہ اخبارات میں احتجاجی بیانات جاری فرمائیں۔

و۔ جماعتی پروگرام، لٹریچر، کنونشن جات، عدالتی اخراجات، مرکزی دفتر کے معمول کے اخراجات کیلئے کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے جو کارکنان و دیگر مخیر احباب کی معاونت سے پورا کیا جا سکتا ہے۔

جھنگ بم کیس میں زخمی ہونے والے ۲۹ افراد کو جھنگ ہسپتال میں داخل کرایا گیا اور ان کی ادویات اور فوری طبی امداد پر پہلی رات ہی -/۹۲۰۰ (بانوے ہزار روپے) کی ادویات صرف ہوئیں۔ بعد میں ۲ افراد کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد منتقل کرنا پڑا جس میں سے ایک زخمی عبدالرشید کی حالت ابھی تک تشویشناک ہے وہ اب تک گفتگو کرنے کے قابل نہیں ہے۔ ان کے علاج اور ہسپتال میں ان کے رفقاء کے قیام و طعام کے تمام اخراجات جماعت برداشت کر رہی ہے۔ اسی طرح ۲۲ فروری شب شہادت امیر عزیمت کو ہونے والی فائرنگ سے ایک کارکن کی بینائی ضائع ہو گئی ہے جس کا علاج ملک میں ہونا ہے لہٰذا زکوٰۃ، عشر، چرم قربانی، عطیات وغیرہ زیادہ سے زیادہ وصول کر کے مرکزی دفتر میں پہنچائیں

Scanned by CamScanner

د۔ بعض علاقوں سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ بعض پیشہ ور حضرات سپاہِ صحابہؓ کے نام سے یا حضرت شہیدؒ کے بچوں کے نام سے فنڈ وصول کر رہے ہیں چنانچہ اس کا سدِ باب کرنے کیلئے مندرجہ ذیل ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ (۱) جماعت کے مزاج اور وقار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کسی جلسہ عام میں سپاہِ صحابہؓ کے مرکزی دفتر یا حضرت شہیدؒ کے بچوں کیلئے فنڈ نہ مانگا جائے (۲) مرکزی دفتر سے متعین کردہ کسی شخص یا مرکزی خازن ایم آئی صدیقی کے علاوہ کسی اور کو مرکزی دفتر یا مولانا کے بچوں کے لئے فنڈ نہ دیا جائے بلکہ ایسے افراد کی مرکز کو اطلاع دی جائے۔ (۳) مرکزی دفتر میں خود یا بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرماکر رسید حاصل کی جائے (۴) اکاؤنٹ نمبر ۵۹۵ یونائیٹڈ بنک بازار کھیتانوالہ جھنگ صدر میں بذریعہ ڈرافٹ رقم ارسال فرمائی جائے۔ (۵) مولانا کے بچوں کے لئے فنڈ جماعت کی معرفت دیا جائے۔ (۶) ماہنامہ "خلافت راشدہ" کی خریداری کے لئے سالانہ ممبر شپ کی بنیاد پر زیادہ سے زیادہ افراد کو تیار کیا جائے اور مبلغ -/۵۰ روپے مرکزی دفتر کو ارسال کئے جائیں۔ (۷) تمام خبریں، کاروائی، ماہنامہ جریدہ خلافت راشدہ اور پندرہ روزہ "ذوق سلیم" کے لئے مرکزی دفتر کو روانہ کریں اور خط کے اوپر وضاحت کر کے نام لکھیں۔

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان سے وابستہ سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جناب عمر فاروق اسٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج جھنگ کو سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان کا تین ماہ کیلئے کنوینر مقرر کر دیا گیا ہے۔ تمام طلبا اپنے تعلیمی اداروں میں ایس۔ایس۔ایس کی تنظیم نو کیلئے جناب عمر فاروق صاحب سے تعاون کریں اور رابطہ کے لئے مرکزی دفتر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس پاکستان مسجد حق نواز شہید میں رجوع فرمائیں۔

"خبردار"

کائنات کے بدترین کافر کی طرف سے ایک سنی دشمن کے اشتعالات بھڑکانے کی نئی چال

گذشتہ کئی روز سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں اردو ٹائپ شدہ چند صفحات پر مشتمل ایک پمفلٹ گردش کر رہا ہے کہ جس کا سرورق کچھ اس طرح ہے۔ ود محبتِ صحابہ رحمتُ اللہ "یا اللہ مدد" تحفظ صحابہ

فتنۂ بریلویت کا پوسٹ مارٹم

بریلویت کی مکروہ صورتیں

انجمن سپاہِ صحابہ وطن عزیز پاکستان میں کفر و شرک کو ختم کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اسے علماء اسلام کی مکمل تائید حاصل ہے لہٰذا اس سے تعاون تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ شرک و بدعت اور فتنۂ بریلویت، رافضیت، مرزائیت اور شیعیت جیسے بڑے بڑے شیطانوں کے خاتمے کے لئے تیار ہو جائیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو سکے۔

انتباہ: ہم حکومت پاکستان کو انتباہ کرتے ہیں۔ کہ انجمن سپاہِ صحابہ کے تمام اسیران کو فی الفور رہا کر کے ان پر قائم جھوٹے مقدمات ختم کئے جائیں۔ ورنہ ہم راست اقدام کریں گے۔

مرکزی دفتر

انجمن سپاہِ صحابہ پاکستان (جھنگ)

اس کے آخری صفحہ پر ملنے کا پتہ انجمن جامع مسجد حق چار یار (رجسٹرڈ) محلہ منڈی جھنگ لکھا ہوا ہے۔

یاد رکھو!

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کی طرف سے ایسا کوئی پمفلٹ یا ہینڈ بل شائع نہیں ہوا۔ انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان تمام اہلسنت سنی نوجوانوں کی ملک گیر فعال تنظیم ہے۔ جو کہ صرف اور صرف اصحابِ رسولؐ کے دشمن شیعہ کے خلاف نبرد آزما ہے۔ اسے دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث مکاتب فکر کے اختلاف سے کوئی سروکار نہیں ہے بلکہ یہ تمام اسلامی فرقوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتی ہے۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کا دعویٰ اور مشن ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ کسی گروہ کو اس دعویٰ سے اختلاف ہے تو وہ انجمن کے قائدین کو قانونی طریقہ سے عدالت میں طلب کرے قائد انجمن کا اعلان ہے کہ اگر ہم شرعی عدالت میں شیعہ کو کافر ثابت نہ کر سکیں تو عدالت کو اختیار ہے ہمیں سزائے موت دے دے۔

تمام اہلسنت خصوصاً سپاہ صحابہؓ کے نوجوانوں کو چاہیئے ہے کہ اس قسم کا نیا لٹریچر پھیلانے والے تخریب کاروں پر نظر رکھیں ان کا محاسبہ کریں اور مرکزی دفتر میں اطلاع دیں۔ محمد یوسف مجاہد

سیکرٹری جنرل انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان

آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

آئی جی جیل خانہ جات توجہ فرمائیں

ڈسٹرکٹ جیل شاہپور صدر کا عملہ انتہائی بد اخلاق اور بدکردار ہے۔ جیل کی ڈیوڑھی میں داخل ہوتے ہی ریشم خان تمام نقدی غصب کر لیتا ہے۔ ڈیوڑھی سے آگے چکر پر محمد نواز چیف -/۲۰ روپے فی کس وصول کرتا ہے اگر کوئی آدمی مذکورہ رقم نہ دے تو اس حوالاتی سے جھاڑو اور پانی وغیرہ پر لگا دیا جاتا ہے

چند دن پہلے دو حوالاتیوں کی لڑائی ہوئی انہیں چکر پر لے جا کر چھتر لگائے اور قصوری چکی میں بند کر دیا۔ بعد ازاں -/۲۰۰ روپے فی کس رشوت

ڈسٹرکٹ جیل شاہپور صدر میں رشوت کا بازار گرم اور قیدیوں کی حالت نازک ہے!

لے کر انہیں چکی سے نکالا گیا۔ پچاس روپے دو تو چھوٹی بڑی پیشی کا چکر معاف ہو جاتا ہے جیل کا عملہ خصوصاً نور محمد، عبدالرزاق، امیر علی سب انسانوں کو حیوان سمجھتا ہے۔ ہسپتال میں نزلے سے لیکر شانے تک کے مرض کے لئے ایک ہی گولی موجود ہے۔ مریضوں کو بھی وہی خوراک دی جاتی ہے جو عام قیدی کھاتے ہیں۔ آئی جی جیل خانہ جات، حافظ قاسم صاحب سے درخواست ہے کہ شاہپور ڈسٹرکٹ جیل میں قیدیوں کے مسائل پر توجہ فرمائیں۔

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے مختلف قسم کے سٹکر -/۱۰ روپے سیکڑہ کے حساب سے حاصل کریں۔

مرکزی دفتر۔ انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان مسجد حق نواز شہیدؒ جھنگ صدر

Scanned by CamScanner

خادمِ حرمین شریفین آل سعود

شاہ فہد بن عبدالعزیز

کو ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں

میں جدہ میں مقیم اہلِ پاکستان کی طرف سے
خادمِ حرمین شریفین آلِ سعود کو ہر سال حج کے موقع پر حجاج
کرام کی سہولتوں کیلئے وسیع تر انتظامات کرنے پر

مبارکباد پیش کرتا ہوں

منجانب الحاج شفاء الرحمٰن بخاری کنوینر پاکستان ایمپلائز ایسوسی ایشن
جدہ سعودی عرب فون ۶۵۱۲۷۷۰